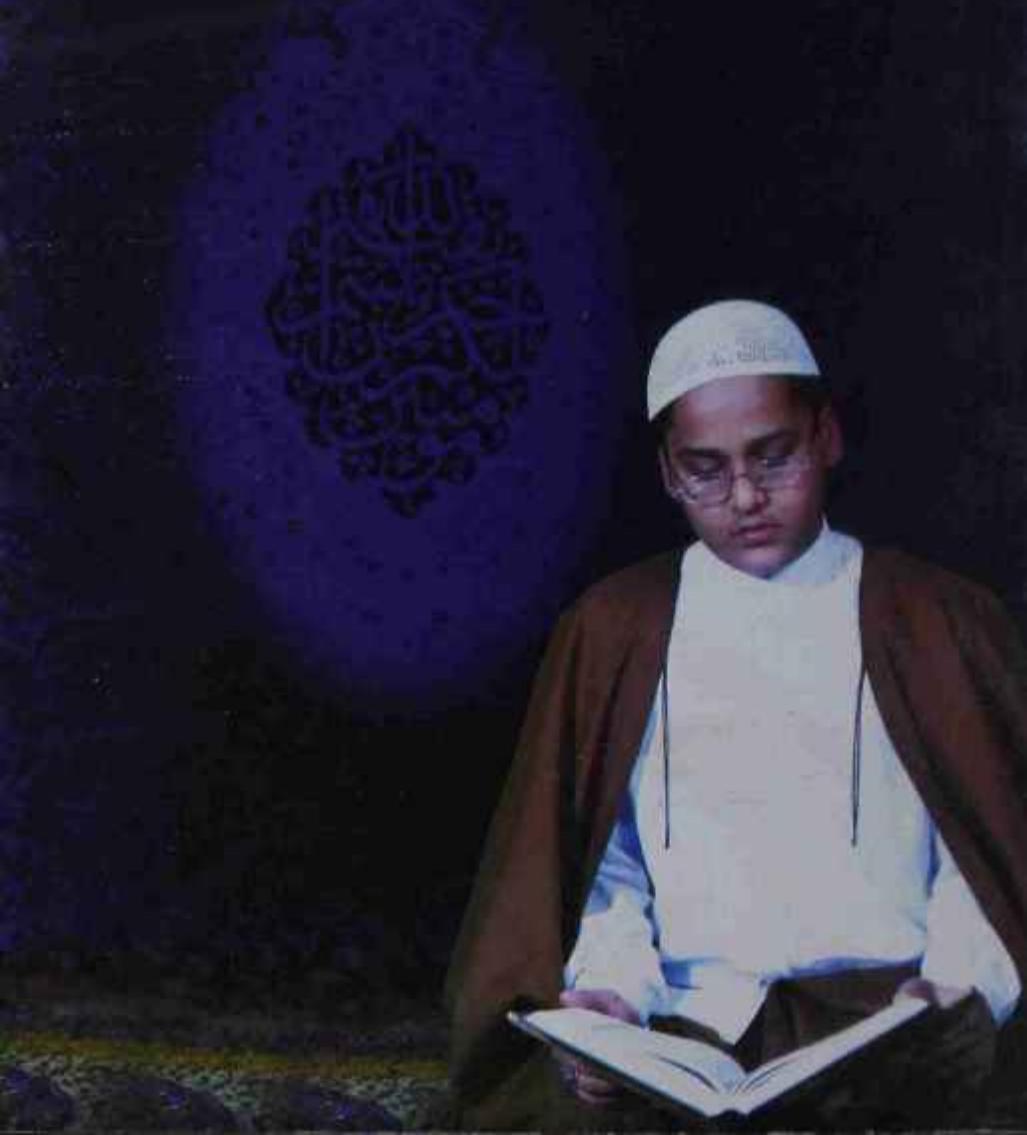


# حفظ قرآن کیوں اور کیسے؟

سید مسعود اختر رضوی اعظمی









# حفظ قرآن: کیوں اور کیسے؟

تألیف: سید مسعود اختر رضوی اعظمی

کتاب	:	حفظ قرآن: کیوں اور کیسے؟ (اردو)
تالیف	:	سید مسعود اختر رضوی عظیمی
ترتیب و ترجمہ	:	سید محمد رضوی
ناشر	:	عصمت باہمکاری علوی دارالقرآن
چاپخانہ	:	قدس
تیراٹ	:	۳۰۰۰ جلد
قیمت	:	۸۰۰ تومان
تاریخ طبع	:	عید سعید غدیر ۱۴۲۳ھ

شابک: ۷-۶۹۶۳-۹۶۴

ISBN: 964-6963-20-7

## فہرست:

۱۳	.....	مقدمہ ناشر
۱۵	.....	تقریظ
۱۷	.....	امتاب
۱۸	.....	دعائی حفظ قرآن
۲۱	.....	مقدمہ

## پہلی فصل:

۲۷	.....	حافظ قرآن اور ارشاد مخصوصین
----	-------	-----------------------------

## دوسرا فصل:

۳۶	.....	آداب تلاوت
۳۷	.....	۱۔ طہارت
۳۸	.....	۲۔ احترام قرآن

۳۸	۳۔ قبل
۳۸	۴۔ مساک
۳۹	۵۔ خوشبو
۳۹	۶۔ دعا
۴۱	۷۔ استغافہ
۴۱	۸۔ بسم اللہ
۴۱	۹۔ صلوات
۴۲	۱۰۔ ترتیل
۴۲	۱۱۔ استماع
۴۲	۱۲۔ تواضع
۴۳	۱۳۔ لحن
۴۳	۱۴۔ توجہ

### تیری فصل:

۴۷	تاریخ حفظ
----	-----------

### چوتھی فصل:

۵۷	عوامل حفظ
۵۷	۱۔ نصاحت و بلاغت

۵۸ .....	۲۔ اہتمام رسول اکرم ﷺ
۵۸ .....	۳۔ حافظ قرآن کا احترام و اکرام
۵۹ .....	۴۔ مضمون قرآن کریم
۶۰ .....	۵۔ ثواب آخرت

### پانچویں فصل:

۶۳ .....	مقدمات حفظ
۶۳ .....	۱۔ نیت
۶۴ .....	۲۔ شوق
۶۵ .....	۳۔ مصمم ارادہ
۶۶ .....	۴۔ استمرار
۶۶ .....	۵۔ اعتقاد نفس
۶۷ .....	۶۔ لمحت وقت
۶۸ .....	۷۔ نظم
۶۸ .....	۸۔ زبان
۶۹ .....	۹۔ مفہعیم
۷۰ .....	۱۰۔ دعا
۷۱ .....	۱۱۔ توصل

۱۲۔ روانگواني اور تجويد ..... ۷۰

۱۳۔ لغتہ حرام سے پہیز ..... ۷۱

۱۴۔ گناہوں سے پہیز ..... ۷۲

### چھٹی فصل:

۱۵ ..... اوازیات حفظ

۱۶ ..... انسخ ..... ۷۳

۱۷ ..... مکان ..... ۷۴

۱۸ ..... زمان ..... ۷۵

۱۹ ..... سوروں کے نام ..... ۷۶

۲۰۔ کہاں سے شروع کریں ..... ۷۷

### ساتویں فصل:

۲۱ ..... حفظ کے فائدے

۲۲ ..... اثواب آخرت ..... ۷۸

۲۳ ..... ہدایت ..... ۷۹

۲۴ ..... اطمینان قلب ..... ۸۰

۲۵ ..... قوی حافظ ..... ۸۱

۲۶ ..... مونس ..... ۸۲

۸۹

۶۔ معنی و مشہوم

### آٹھویں فصل:

۹۳

اقسام حفظ

۹۳

۱۔ حفظ موضوعی

۹۳

۲۔ حفظ ترتیبی

۹۳

۳۔ مرور

۹۳

۴۔ دورہ

### نویں فصل:

۹۷

حافظہ

۹۷

۱۔ حافظہ بڑھانے والی چیزیں

۹۹

۲۔ حافظہ کم کرنے والی چیزیں

### دوسریں فصل:

۱۰۳

مراحل حفظ

۱۰۳

پہلا مرحلہ: ولادت سے قبل

۱۰۵

پہلا نکتہ: شریک حیات

۱۰۶

دوسرا نکتہ: نیت

۱۰۶	تیرانکت: حمل
۱۰۷	چوتھا نکتہ: حجاب
۱۰۷	پانچواں نکتہ: گناہوں سے دوری
۱۰۸	چھٹاں نکتہ: تکمہ حلال
۱۰۹	ساتواں نکتہ: عبادت
۱۰۹	آٹھواں نکتہ: تلاوت قرآن
۱۱۰	نواں نکتہ: دعاء و مناجات
۱۱۰	دوسری مرحلہ: ولادت سے دو سال تک
۱۱۲	تیسرا مرحلہ: ۲ رسال سے ۷ رسال تک
۱۱۲	چوتھا مرحلہ: ۷ رسال کے بعد
گیارہوں فصل:	
۱۱۵	حفظ قرآن؟
۱۱۶	روش حفظ
۱۱۷	مبادرث
۱۱۷	کیت
۱۱۸	استاد
۱۱۸	کتابت

۱۱۹ .....	سابقہ
۱۱۹ .....	تشویق
<b>بارہویں فصل:</b>	
۱۲۷ .....	مشکل آیات
۱۲۷ .....	مشابہ آیات
۱۲۸ .....	۱۔ تشابہ کلی
۱۲۷ .....	۲۔ تشابہ کلی لیکن معمولی فرق
۱۳۹ .....	۳۔ کلمہ میں تشابہ
۱۳۹ .....	۴۔ واسطان میں تشابہ
۱۵۲ .....	۵۔ تقدم و تاخر میں تشابہ

(نظر مبارک جیۃ الاسلام والسلیمان جناب مولانا سید کلب جواد نقی  
 امام جماعت و جماعت لکھنؤ ہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے جو اسلام دل کیں اُنہاں سب سعید اخیر ہیں کہ اُنہاں کو اللہ کی برگزیدگی کی  
 حکم دے دیں۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی  
 سرسری ہے۔ ۱۹۷۴ء۔ میں اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی  
 اور بارگزیدہ خدمتی پرداز ہوئے۔ اپنی سماں تھے سب سعید اخیر کی  
 ایجاد۔

ایک سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد  
 اسلامیہ ہے۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد  
 اور سرسری ہے۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد  
 دیکھ سے دیکھ سکتے ہیں اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد  
 اور سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی  
 تحریک میں ایک انتہائی ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی  
 ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی  
 تحریک میں ایک انتہائی ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی  
 ایجاد۔ اسی سب سعید اخیر کی تحریک میں ایک انتہائی ایجاد۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سید کلب  
 ۱۹۷۴ء۔

## مقدمہ ناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

جهالت سے علم، گراہی سے ہدایت، فقر سے غنی، تاریخی سے روشنی، معلومات سے مجموعات کا عالم حاصل کرنا انسانی فطرت ہے اسی فطرت کی بنا پر انسان اشرف الخلق اور پاپا اسی علمی تفکی کو ختم کرنے کے لئے رسول مقبول نے امت کے حوالے تلقین کیا تھا، جب تک جہالت، گراہی، فقر، تاریخی رہے گی قرآن اور وارث قرآن، علم، ہدایت، بے نیازی اور روشنی عطا کرتے رہیں گے۔

اسلام دلکھلوں کا مجموعہ ہے خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار، اللہ اور امت کے رابطہ کا نام قرآن ہے، رسول اللہ اور امت کے رابطہ کا نام پارہ امام ہیں، قرآن بھی قیامت تک باقی رہے گا اور امامت کی آخری کڑی حضرت جesse bھی قیامت تک باقی رہیں گے۔

برادر عزیز جنت الاسلام والملین سید مسعود اختر رضوی صاحب نے ثابت کر دیا کہ عمی طور پر ان دونوں سے دابت ہیں آپ کے ہونہار وہر دل عزیز فرزند سید بحقی رضوی سلنہ نے دنیا کے بڑے بڑے حفاظات سے اوہا منوایا اور انہیں کہنا پڑا کہ واقعہ قرآن حفظ ہوتا یے ہو۔

ہماری قوم میں شدت سے ضرورت تھی کہ سید بحقی رضوی جیسے بہت سے بچے حفظ قرآن بھی نہ سے مالا مال ہوں تو اس ضرورت کا احساس مولانا موصوف نے بھی کیا اور علوی دار القرآن کے اراکین مسلسل اصرار بھی کرتے رہے کہ حفظ قرآن کی روشن اور طریقہ کار کو کتابی مکمل میں پیش کریں۔

اَمْلَدُ اللَّهُ وَهُوَ وَقْتٌ بِجَهِيْ اَغْنِيَا كَرْ كِتابَ آپَ كَے باَقِھُوں میں آئُنی يقیناً سولانا نے بڑی  
کاوش اور رسمیتیں برداشت کی ہیں اور انی مرتبہ نظر ہانی کی ہے چونکہ موضوع بہت اہم ہے لہذا  
ارباب علم سے گذارش ہے کہ جہاں بھی غلطی ملاحظہ فرمائیں ادارہ کو مطلع کریں تاکہ آئندہ  
اشاعت میں ان غلطیوں کا زالہ کیا جاسکے۔

آخر میں ادارہ، مؤلف محترم اور فخر اسلام، قوم و ملت استاذ الایسات مذہ سید مجتبی رضوی  
صاحبان کی صحت و سلامتی و طول عمر کے لئے دعا گو ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین سے تادری  
خدمت نقیین لیتا رہے۔

حافظ کے لئے جو مدرس علوی دار القرآن کے نام سے قائم کیا گیا ہے محتاج تعارف نہیں  
ہے آئندہ زیادہ ممالک کے سیکڑوں بچے اور طلاب حفظ قرآن میں مشغول ہیں بہت مختصر مدودت  
میں پانچ لوگوں نے پورا قرآن حفظ کر لیا ہے۔

اہل خیر حضرات سے گذارش ہے اس ادارہ کو فرموٹی نہ کریں اپنے مفید مشوروں سے  
نوازتے رہیں تاکہ ادارہ بہتر طور پر قرآنی خدمت انجام دے سکے۔

اس مفید کتاب کے لکھنے، پروف ریڈنگ کرنے اور ہر قسم کے تعاون کرنے والوں کا  
ادارہ تہذیب دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند عالم بحق قرآن و اہل بیت ان  
مخلصین کی تمام مشکلات کو بر طرف فرمائے اور انہیں مزید خدمت اسلام کی توفیق عنایت فرمائے

آمن یارب العالمین

سید تیز الحسن رضوی

علوی دار القرآن، قم المقدس، ایران

## تقریظ

(جنت الاسلام والملائکہ عالی جناب مولانا سید حسین مہدی الحسینی مدظلہ)

بسم الله الرحمن الرحيم

انسان کو اندھیرے میں روشنی اور گمراہی میں ہدایت اور بے شمار راستوں میں منزل تک پہنچادیتے والے صحیح راست کی تلاش ہمیشہ رہی، اس کی اس ضرورت کی تکمیل خدا کی کتاب قرآن حکیم سے ہوتی ہے جو سراپا نور ہے اس کے پیغام میں ہدایت کے اصول ہیں اور وہ صراط مستقیم ہے جس میں کہیں سے انحراف و بھی کا گذر نہیں۔

شعور انسانی جس قدر بیدار ہو رہا ہے قرآن کی طرف انسانی توجہ بھی بڑھتی جا رہی ہے اپنے بیگانے بھی قرآن پر نظر جائے ہوئے ہیں وہ تم تنقید کی زگاہ سے دیکھ رہا ہے دوست تربیت کی لائج سے مصروف فکر و نظر ہے۔

ہماری صدی کو گذشتہ صدی پر یہ حقیقت حاصل ہے کہ اس میں کمپیوٹر کی ایجاد کی وجہ سے قرآن کے مختلف پہلوؤں کو روشناس کیا جا رہا ہے جس سے ماخی کے منظر بن محروم تھے اسی طرح حفظ قرآن کا شعبہ بھی تقریباً معدوم تھا جس کا احساس دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا تھا۔

خدا کا شکر ہے کہ یہ کبھی ہمارے یہاں سے جاتی رہی اس کے سر خلیل برادر عزیز ججۃ الاسلام حاج آقا سید مسعود اختر رضوی زید عزہ ہیں جنہوں نے اپنی چند سال کی کوششوں سے پہلے اپنے نور نظر مجتبی رضوی سلمہ کو سات سال کی عمر میں پورا قرآن حفظ کرایا اس کا میابی کے بعد موصوف نے "علوی دار القرآن" کے نام سے ایک مدرس قائم کیا جس میں سینکڑوں طلاب مصروف حفظ ہیں۔

ضرورت تھی کہ حفظ قرآن کے ادب و اصول پر فارسی و عربی کی طرح اردو میں بھی ایک ایسی کتاب ہوتی جس میں اردو دال طبقہ کو اسرا حفظ معلوم ہو سکیں، خدا کا شکر ہے کہ یہ ہر ابھی انھیں کے سرہا اور نہایت مفید مضامین سے آراستہ کر کے یہ کتاب منتظر عام پر لارہے ہیں، میری دعا ہے کہ رب جلیل مولانا کو قرآن کی ترویج و نشر کی بھرپور صلاحیت سے نوازنہ اتارے تاکہ عترت کے ساتھ قرآن مجید سے بھی شیعہ قوم کی وابستگی طعنہ نہیں پر آشکار ہو جائے۔

سید حسین مهدی یمنی

مرکز تحقیقات الحیات۔ یمنی

۲۰۰۳ء

## ﴿انتساب﴾

اس ناچیز کوشش کو والدہ مرحومہ کی خدمت میں منصب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کی ایمانی تربیت نے قرآن اور اہل بیت کی محبت جیسی نعمت عطا کی آپ کی تعلیمات کی بنیاد پر دن رات خدمت دین کرنے کا جذبہ پیدا ہوا کیونکہ آپ فرمایا کرتی تھیں جتنا کھاؤ گے اتنی ہی خوراک بڑھے گی جتنا سوو گے اتنی ہی نیندا ے کی جتنا کام کرو گے اتنا ہی مزید کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو گا جتنا قرآن پڑھو گے اتنی ہی خوشی حاصل ہو گی اہل بیت سے جتنی محبت کرو گے اتنا خدا سے قریب ہو گے خدا یا تجھے واسطہ ہے قرآن اور اہل بیت کا روز جزا ان دونوں کو والدہ مرحومہ کا شفیع قرار

۔۔۔

سید مسعود اختر رضوی  
یکم رب جمادی ۱۴۲۳ھ  
قم المقدسه، ایران

## دعاۓ حفظ قرآن

مرحوم گلینی نے اصول کافی جلد ر صفحہ ۳۶۸ پر روایت نقل کی ہے:  
 رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علیؓ میں تمہیں وہ دعا بتارہا ہوں کہ  
 ہرگز قرآن نہیں بھولو گے (بھولنا عیب ہے مخصوص ہر عیب سے منزہ ہے یہ تاکید  
 ہمارے جیسے انسانوں کے لئے ہے کہ اگر اعتقاد کے ساتھ دعا پڑھیں تو قرآن یاد  
 رہے گا)



اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتِرْكِ مَا أَبْقَيْتَنِي وَ ارْحَمْنِي  
 مِنْ تَكْلِيفٍ مَا لَا يَعْنِينِي وَ ارْزُقْنِي حُسْنَ الْمُنْتَرِ فِيمَا يُرِضِيكَ عَنِي وَ  
 الزِّمْرِ فَلِي حِفْظُ كِتَابِكَ كَمَا عَلَمْتَنِي وَ ارْزُقْنِي أَنْ تَلُوَةَ عَلَى  
 السُّحُولِ الَّذِي يُرِضِيكَ عَنِي .

اللَّهُمَّ نُورِ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَ اشْرَحْ بِهِ صَدْرِي وَ فَرِّخْ بِهِ قَلْبِي  
 وَ اطْلِقْ بِهِ لِسَانِي وَ اسْتَعْمِلْ بِهِ بَدَنِي وَ قَوْنِي عَلَى ذَالِكَ وَ أَعْنِي عَلَيْهِ  
 إِنَّهُ لَا مُعِينَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

ترجمہ: خدا یا جب تک مجھے زندگی دے گنا ہوں سے بچنے کی توفیق عنایت فرماء، جو چیز میرے لئے مھین دم دگار نہیں ہے اس کی رحمتوں سے مجھے محفوظ رکھ، وہ بہترین مناظر جو تیری رضایت کا باعث ہوں میرے لئے قرار دے، جیسا کہ تو نے مجھے علم دیا ہے اپنی کتاب (قرآن) حفظ کرنے کی جانب میرے قلب کو ملازم قرار دے، مجھے توفیق دے کہ قرآن کو اس طرح پڑھوں جیسی تیری مرضی ہو۔ پر دگار اپنی کتاب کے ذریعہ میری آنکھوں کو نورانی بنا، میرے سینے کو کشادہ کر، میرے قلب کو شاد فرماء، زبان کو گویاں عطا فرماء، مجھے قرآن پر عمل کرنے والا قرار دے اور مجھے قوت عطا فرماء، تو میری مدد فرماء، تیرے علاوہ کوئی مددگار نہیں ٹو وحدہ لا شریک ہے۔

(نظر مبارک جمیع الاسلام والسلیمان جناب مولانا سید احمد علی عابدی  
 مدیر محترم حوزہ علمیہ امیر المؤمنین بخشی ہاؤس سبھی)

درج ۱۱ صفحہ

لیس نہ کر لیں

قد اپنے نام کا نہ کوں کندھاچل کو اچھے فرست دیں  
 مدد پرست کی خانہ بھیں سے عذر و اور ان کی زیارت  
 کا نہ رفت عاصی ہو۔ مدد حاصل دن گروہ کو دعویٰ کر  
 سخت سرت میں۔ قدم ادا کر اور خا منکر  
 مرنس فرم فرست پڑھ کر مدد، مدد ہمارے سید مسٹر دفتر  
 نہ رفت۔ اور ان کے معلم فرنڈہ حافظہ قرآن فرم  
 دفعہ اس پیدا نہ بنیاب ہمار سبھی بھائیں نہ رہیں  
 کرہ طرح کی ذلت اور فرست مسکر حاصل ہیں سے  
 مدد نہ فرمائے نہ اور ان کی یہ فہم دست فرن  
 دعویٰ دید پرست کی نہ دعویٰ اندھیں میں تبریزیت  
 کو فرست سے سرفراز ہو۔ اُب

لیکن

لیکن یہ تاجر

۱۴۲۳/۸/۲۵

## مُقْتَدِّمَةٌ

قرآن کریم کی فضیلت اور عظمت پر کچھ عرض کرنا مقصود نہیں ہے اس لئے کہ ہر مسلمان اس کی عظمت کا قائل ہے بلکہ غیر مسلمین بھی قرآن کریم کی ہمہ گیری کے معرفت میں۔

یہاں صرف دو سوال کا جواب دینا مقصود ہے پہلا سوال جو خود ہم سے مختلف جگہوں پر متعدد افراد نے کیا کہ آپ حافظ قرآن کیوں بنے اور اپنے بچوں کو قرآن کریم کیوں حفظ کرایا؟

دوسرा سوال جو ہزاروں افراد نے سیکڑوں جگہوں پر کیا وہ یہ تھا کہ ہم کیسے حافظ قرآن نہیں؟ اس کتاب کی تالیف کا مقصد انہیں دونوں سوالوں کا جواب دینا ہے۔ پہلے سوال کا دو جواب ہے ایک شخصی دوسرا اعلیٰ، شخصی جواب یہ ہے کہ جب آپ ہم سے سوال کریں گے کہ ہم حافظ قرآن کیوں بنے تو ہم آپ سے سوال کریں گے کہ آپ حافظ قرآن کیوں نہیں بنے بہ الفاظ دیگر آپ کسی عالم سے سوال نہ کریں کہ تم عالم کیوں بنے بلکہ جاہل سے سوال کریں کہ تم جاہل کیوں ہو اپنی جہالت دور کرنے کے لئے اقدام کیوں نہیں کیا۔

دوسرا اعلیٰ جواب یہ ہے کہ ہم سب سے زیادہ اپنے خالق کو محبوب رکھتے ہیں اس

نے اپنے کو قرآن کا حافظ کہا ہے سورہ مجرکی آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْذِكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ انسانوں کی ہدایت کے لئے آسمانی کتب کے علاوہ اللہ نے انبیاء علیہم السلام کے بعد آخر بھیجے جو ہمارے لئے شمولہ عمل ہیں ہم ان کی پیروی اور تقدیر کرنے والے ہیں ان کا عمل ہمارے لئے مشغول راہ ہے، ان کا قول ہمارے لئے جلت ہے، جب ہم آخر کی زندگی کا مطابعہ کرتے ہیں تو ہمیں ملتا ہے کہ سب کے سب حافظ قرآن تھے ہم آئمہ کو مخصوص مان کر اگر حافظ قرآن نہیں تو ہم سے سوال نہ ہو کہ ہم حافظ کیوں بنے ہم تو حافظان قرآن کی پیروی کرنے والے ہیں ہی۔

لاریب یہ سوال ان لوگوں سے ہو سکتا ہے جن کے ہادی و راہنمایا تو قرآن سے بالکل بے بہرہ تھے یا چالیس چالیس سال تک کوشش رہے مگر پورا قرآن تو دوسرے سورہ بقرہ بھی حفظ نہ کر سکے۔

ہمارے آئمہ صرف عملی طور سے ہی حافظ قرآن نہ تھے بلکہ حفظ قرآن کی تائید کرتے رہے رسالت مآب اور دوسرا آئمہ نے قرآن حفظ کرنے والے افراد کی مدح فرمائی ہے اور قرآن حفظ کرنے کی تائید کی ہے۔

قرآن شفا و رحمت ہے قرآن میں ہر خلک و تر موجود ہے قرآن میں ہر رض کی دوا موجود ہے قرآن نور ہے، قرآن حکمت ہے، قرآن ہدایت ہے، قرآن راہنمایا ہے، قرآن حق و صداقت ہے، قرآن گنجینہ و انش ہے، قرآن معرفت کا خزانہ ہے، قرآن کتاب زندگی ہے جس طرح قرآن ناطق امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جو کچھ معلوم کرنا ہے مجھ سے معلوم کرلو اسی طرح قرآن صامت میں بھی سب کچھ موجود ہے۔

اگر آج مسلمان اہل بیت عصمت و طہارت کے فرمودات اور تعلیم قرآن کریم پر عمل کرتا تو دنیا میں رسول اذلیل ہونے کے بجائے ساری دنیا میں حکومت کرتا اور وہ بھی زور زبردستی، طاقت کے مل بوتے پر نہیں بلکہ علم و تہذیب کی بنا پر۔ لیکن جب کچھ مسلمانوں نے اہل بیت کو چھوڑ کر خشنُبُشَا کتاب اللہ کا نزہہ بلند کرنا شروع کیا تو قرآن سے ہی دور ہو گیا اور اس کے بیانات اور اعمال تعلیم قرآن سے دور ہو گئے اور جب کچھ نادانوں نے قرآن سے روگردانی اختیار کر کے صرف اہل بیت کو کافی جانا تو اہل بیت نے فرمایا کہ ہم قرآن سے جدا نہیں ہو سکتے ہم تو قرآن کی تعلیم کے لئے معلم بن کر بھیجے گے ہیں ہم کبھی کتاب سے علیحدہ نہیں ہو سکتے تبھی تو رسالتِ آبَ نے بار بار فرمایا تھا: "إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الْقُلُّيْنِ إِكْتَابَ اللَّهِ وَعَتَرَتِي أَهْلُ بَيْتِيْ" ہم حضرت علیؑ کو پہلا امام اور خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں آپؐ کی ولادت خاتمة کعبہ میں ہوئی اور شہادت مسجد میں آپؐ نے قرآن نازل ہونے سے پہلے قرآن کی تلاوت فرمائی، حضرت امام حسینؑ نے ہمیں جینے اور مرنے کا سبق سکھایا آپؐ کی گرون جدا کردی گئی مگر نوک نیزہ کی بلندی سے کئے ہوئے سرنے قرآن پڑھ کر پیغام دیا کہ ہم قرآن سے جدا نہیں ہو سکتے تبھی تو رسالتِ آبَ نے فرمایا تھا: علی مع القرآن والقرآن مع علی۔

قرآن والہل بیت لازم و ملزم ہیں جس طرح قرآن کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ وہ الٰہی کتاب ہے ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے اس میں ذرہ برابر کی وزیارتی نہیں ہے کلام اللہ میں تنہ آثار، قرآن کریم ہے جو باقی ہے ورنہ اللہ نے بہت سی کتابیں اور صحیح نازل کئے مگر یا تو وہ ختم ہو گئے یا تحریف کا شکار ہو گئے مگر قرآن کریم ایک زندہ جاوید متجزہ ہے کہ جب سے نازل ہوا اسی وقت اس کے حفظ کرنے والے بھی پیدا ہونے لگے کوئی دور ایسا

نہیں آیا جس میں قرآن لاوارث رہا ہو آج بھی وارث حقیقی موجود ہے جو پردہ غیب میں رہ کر اپنے علماء اور خادموں کے ذریعہ قرآن کی حفاظت کر رہا ہے۔

امام حنفی و حنفیت کے ادنیٰ غلام سید مجتبی رضوی سلسلہ نے جب قرآن کریم حفظ کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا تو دوست و شمن سب نے اقرار و اعتراف کیا کہ اس طریقہ کے حفظ کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے یہ صرف الٰہی بیعت اور قرآن دونوں سے حاصل کا نتیجہ ہے۔  
ہمارے آئمہ مخصوصین نے قرآن حفظ کرنے کی بہت تائید فرمائی ہے قرآن حفظ کرنے والے کا درج بہت بلند و اعلیٰ ہے حافظ قرآن کے فضائل و مراتب پر بہت زیادہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں ہم مقدمہ کے بعد چند حدیثیں نقل کریں گے تاکہ ہمارے بچے جان لیں کہ مخصوصین نے حفظ قرآن و حافظ قرآن کی کیا فضیلیتیں بیان فرمائی ہیں۔

بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ قرآن کریم اور الٰہی بیعت کی تعلیمات پر جیتنے کا سلیقہ اور مرنے کا حوصلہ عطا فرمائے اور حضرت جنتؓ کے ظہور میں تعمیل فرمائے ہم کو آنحضرتؓ کے خادموں میں شمار فرمائے۔

آمين بارب العالمين.

العبد العاصي:

سید مسعود اختر رضوی

یکم رب المراجب ۱۴۲۳ھ

قم، ایران

# پہلی فصل

حافظ قرآن اور ارشاد مخصوص میں

(نظر مبارک جمیع الاسلام و اسلامین جناب مولانا سید زاده حسین نقی  
فاضل حوزه علمی قم ایران)

پایه ندان و بجهه  
علی اللہ محمد رضا

اسلامی حضرت امیران کے مقدمہ ستر قسم صور، حجز و قیمت  
لور مددوں ہے ذائقہ معلوم قرآن اسرارم و حفظ و تحصیل و تقریب  
کے مدارس و مدرسے سائنس کمیٹیں اگر تو مدنظر قرآن کی  
اسلامیت پرستی ہے الحمد للہ، اس کی کوئی بروائی اگر نہ کر  
جواب صحیح اسکو و الم این حاجت اسی ایام مسعود لغز  
پرستی و پر عرض کرنے والے علوی دار الفرقان کی اسکی  
ذکری و اقتضائی بھت بڑا اور عظیم وظیفہ انجام دے سکتے  
اور اپنے دل کی طرف رکھنے والوں کی خوبی، خلاصہ حضرت احمد  
حاتم (حاتم احمد حسین) افسوسی رسم کو خاتما کیوں  
کہا کہ اس سے بنناہ محو کر فرعان چشم اور افراد شیخوں  
کے اندھی، رہنماءت کا حرف مکمل نہ ہو اور ایسا کوئی نہیں  
کہ اسیں بیجی ایک دل کا وہ درجہ نہیں تھا۔ اسی وجہ پر اسی وجہ پر  
کوئی ایسا نہیں ہے کہ اس کو ایک دل کا وہ درجہ نہیں تھا۔

## حافظ قرآن اور ارشاد مقصودین

۱۔ **قالَ رَسُولُ اللَّهِ: فَضْلُ حَمْلَةِ الْقُرْآنِ عَلَى الَّذِي لَمْ يَخْمَلْهُ كَفَضْلِ الْخَالِقِ عَلَى الْمَخْلُوقِ.**  
مخلوقات پر خالق کو جو فضیلت حاصل ہے وہی فضیلت حافظ قرآن کو دوسروں پر حاصل ہے۔

۲۔ **قالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمْلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيلِ.**

میری امت میں حافظ قرآن اور شب زندہ دار سب سے افضل ہیں۔

۳۔ **قالَ رَسُولُ اللَّهِ: حَمْلَةُ الْقُرْآنِ أُولَيَاءُ اللَّهِ فَمَنْ عَادَ أَهْمُ فَقَدْ عَادَ إِلَهُ وَمَنْ وَالَّهُمْ فَقَدْ وَالَّهُ.**

حافظ قرآن اولیاء اللہ ہیں جس نے انہیں محجوب رکھا اس نے اللہ کو محجوب رکھا اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے خدا سے دشمنی کی۔

قرآن اور اہل بیت کے ربط کو ملاحظہ فرمائیں غدری خم میں رسالت مامب نے فرمایا تھا جس کا میں مولی ہوں یہ علی بھی اس کے مولی ہیں اے اللہ جو علی کو دوست

رکھئ تو بھی اسے دوست رکھ اور جعلی سے دشمنی کرے تو بھی اسے دشمن قرار دے اور یہاں فرمار ہے ہیں کہ حافظ قرآن کا دوست اللہ کا دوست اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن

ہے

۳۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَايَةِ الْإِسْلَامِ وَمَنْ**

**أَكْرَمَهُ فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهَ وَمَنْ أَهَانَهُ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.**

حافظ قرآن علمدار اسلام ہے جس نے اس کا اکرام کیا اس نے خدا کا اکرام کیا اور جس نے اس کی توجیہ کی اس پر خدا کی لعنت ہو۔

اب معلوم ہوا کہ رسالت آب نے تمام جنگوں میں پرچم اسلام حضرت علی کو صرف شجاعت کی بنابر نہیں۔ بلکہ حافظ قرآن ہونے کی بنابر دیاتھا اور جانشیں رسول خدا فرزند علی مرتضیٰ امام حسینؑ نے کربلا میں پرچم اسلام حضرت ابوالفضل العباس کے ہاتھوں میں اسی لئے دیاتھا کہ آپ شجاع، باوقا اور حافظ قرآن تھے۔

۴۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : أَغْنَى النَّاسَ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ مَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ فِي**

جوہر۔

حافظ قرآن سب سے غنی ہیں اس لئے کہ ان کے قلب میں اللہ نے قرآن

بھرا ہے۔

۵۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : طُوبِي لِمَنْ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَخْشُورٌ**

بِالْقُرْآنِ۔

خوشحال وہ افراد جو قیامت میں اس حال میں محسوس ہوں کہ ان کے قلب  
قرآن سے ملبوہوں۔

۷۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِفْرَادُ الْقُرْآنَ وَأَسْتَظْهَرُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَعِذُّبُ قُلُبًا وَغَيْرَ الْقُرْآنِ.**

قرآن پڑھوار سے حفظ کرو یقیناً وہ قلوب جو قرآن سے لبریز ہیں ان پر اللہ  
تعالیٰ عذاب نازل نہیں کرے گا۔

۸۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ أَكْرَمَ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ**

خدا کے نزدیک سب سے مکرم انبیاء میں ان کے بعد علام، پھر حامل قرآن ہیں

۹۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَكْرِمُوا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فَمَنْ أَكْرَمَهُمْ فَقَدْ**

**أَكْرَمَهُنِّي.**

حافظ قرآن کا اکرام کرو جس نے ان کا اکرام کیا گویا اس نے میرا اکرام کیا۔

۱۰۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: طُوبِي لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ مِمَّا لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكِرَامَةِ وَالشَّرَفِ.**

خوشحال طالب علم اور حافظ قرآن کہ اللہ کے یہاں ان کا بہت بڑا شرف

ہے اور وہ بہت باکرامت ہیں۔

۱۱۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: عَدْدُ ذَرَجِ الْجَنَّةِ عَدْدُ آيِ الْقُرْآنِ فَإِذَا**

ذَخْلَ صَاحِبِ الْجَنَّةَ قِيلَ لَهُ : إِرْقٌ وَ أَقْرَءَ لِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً فَلَا يَكُونُ  
فُوقُ حَافِظِ الْقُرْآنِ دَرَجَةً.

جنت کے درجات آیات قرآنیہ کے برابر ہیں جب حافظ قرآن بہشت میں  
جائے گا تو اس سے کہا جائے گا ایک آیت پڑھوا وار آگے پڑھو جو پورے قرآن کا حافظ  
ہو گا اس سے بلند کوئی درجہ نہیں ہو گا۔

۱۲۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ  
كَيْتَبَتِ الْخَرْبُ.

وہ قلب جس نے بالکل قرآن حفظ نہیں کیا وہ ایک خرابہ کے ماندہ ہے۔

۱۳۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : حَمَلَةُ الْقُرْآنِ عُرْفَاءُ أَهْلُ الْجَنَّةِ.  
حافظان قرآن کریم عرفاء اہل جنت ہیں۔

۱۴۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَنْ حِفْظِهِ ثُمَّ ظَلَّ إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى لَا يَغْفِرُ لَهُ فَهُوَ مِنْ أَسْتَهْزَءِ بِآيَاتِ اللَّهِ.

جو شخص حفظ سے قرآن پڑھے اور گمان کرے کہ خدا سے نہیں بخشے گا کویا وہ  
شخص آیات الہی کا مدقائق اڑانے والا ہے۔

۱۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : مَنْ حَتَّمَ الْقُرْآنَ فَكَانَمَا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ بَيْنَ  
جَنَّيْهِ وَ لِكَنْهِ لَا يُوحِي إِلَهٌ.

جس نے قرآن حفظ کیا گواہ درجہ نبوت پر فائز ہو گیا صرف اس پر وحی الہی

نہیں ہوتی۔

۱۶۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ حِفْظَ كِتَابَةٍ فَظَرَّ أَنْ أَحَدٌ أَعْطَى أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ غَمَطَ أَفْضَلَ النِّعَمَةِ.**

جسے اللہ نے حفظ قرآن جیسی نعمت عطا کی ہوا گروہ یہ گمان کرے کہ خدا نے اس سے بڑی نعمت کسی دوسرے کو عطا کی ہے تو وہ بڑی نعمت کو چھوٹی شمار کرنے والا ہے۔

۱۷۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى يَسْتَظْهِرَهُ وَيَخْفِظَهُ أَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَ لَهُمُ الْأَنَارَ.**

جو شخص اتنا قرآن پڑھے کہ حفظ ہو جائے تو خدا سے بہشت میں داخل کرے گا اور اس کے خاندان میں سے دس ایسے افراد جن پر جنم لازم قرار دی گئی ہو ان کی شفا عت بھی قبول کرے گا۔

۱۸۔ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا يُعَذِّبُ اللَّهُ قَلْبًا أَسْكَنَهُ الْقُرْآنُ.**

جس نے اپنے دل میں قرآن کو جلدی اللہ اس پر عذاب نہیں کرے گا۔

۱۹۔ **قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: وَأَغْلَمُوا اللَّهَ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقِهٖ وَلَا أَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غَنِيٍّ.**

اے لوگو جان لو جس کے پاس قرآن ہے وہ محتاج نہیں اور جس پاس قرآن

نہیں وہ غمی نہیں۔

جس نے قرآن کو اپنایا، قرآن کے سایہ میں زندگی ڈھالنے کی کوشش کی،  
ماہی لحاظ سے اگر وہ محتاج اور فقیر بھی ہو تو وہ فقیر نہیں اور اگر کسی نے قرآن کریم سے  
دوری اختیار کی اور دنیا کا ثروت مندا آدمی بن گیا تب بھی وہ محتاج ہے۔

۲۰۔ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَنْ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ وَ حِفْظَهُ وَ أَخْلَأَ

حَلَّةً وَ حَرَمَ حَرَامَةً أَذْخَلَ اللَّهَ بِالْجَنَّةِ .

جو شخص قرآن پڑھے اور حفظ کرے حلال قرآن کو حلال، حرام قرآن کو حرام

سمجھے خدا قرآن کے دلیل سے اسے داخل بہشت کرے گا۔

۲۱۔ قَالَ عَلَىٰ إِبْنُ الْحُسَيْنِ: حَمَلَةُ الْقُرْآنِ فِي الدُّنْيَا عَرَفَاءُ أَهْلِ

الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

دنیا میں قرآن حفظ کرنے والے قیامت میں عرفاء الہیں جنت ہوں گے۔

۲۲۔ قَالَ الصَّادِقُ: إِنَّ الَّذِي يُعَالِجُ الْقُرْآنَ وَ يَحْفَظُهُ بِمَسْقَةِ مِنْهُ

وَ قِلَّةُ حِفْظِهِ لَهُ أَجْرًا .

جو شخص قرآن کے ذریعہ علاج کرے اور حافظ کم ہونے کے باوجود اسے حفظ

کرے اللہ تعالیٰ اسے وہرا اجر عطا کرے گا۔

۲۳۔ قَالَ الصَّادِقُ: أَللَّهُمَّ حِبِّبْ إِلَيْنَا حُسْنَ بَلَوْبَهِ وَ حِفْظُ

آیاتِهِ .

خدا یا ہمارے لئے اچھی تلاوت اور حفظ کو محبوب قرار دے۔

**٢٤۔ قال الصادق: الحافظُ الْقُرْآنِ العَامِلُ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكَرَاءَةُ الْبَرَّةُ.**

جو حافظ قرآن ہوا اور اس پر عامل بھی ہو وہ تیکوں اور اچھوں کے ساتھ ہو گا۔

**٢٥۔ قال الصادق: إِنَّ أَحَقَ النَّاسِ بِالْتَّخُشُّعِ فِي السُّرِّ وَالْعَلَايَةِ لِحَامِلِ الْقُرْآنِ.**

یقیناً لوگوں میں ظاہری اور باطنی خشوع رکھنے والے افراد حافظ قرآن بننے کے زیادہ مستحق ہیں۔

(نظر مبارک جنت الاسلام والملین چناب مولانا شیخ غلام اکبر حیدری  
فضل حوزہ علمیہ قم ایران)

لهم  
لهم

۲۰۷۳

۱۴۳۸ھ - ۱۹۶۰ء - ۲۰۰۰ء - ۲۰۰۵ء  
سے ۱۴۳۸ھ تک حضرت مسیح پیغمبر اکبر حیدری بیہ دہلیہ کا  
کتاب کریم سیفیں حضرت ۲۰۰۰ھ چھوٹے پیغمبر و خداوند اکبر حیدری مدرس احمد  
حضرت کرام کریم دینی عالمیم ولیٰ فیض آن سے مدرس کے حضور  
پیغمبر مدرس سید ناصر سید سعیدہ لیلہ ریحی صاحب پیدا کیا  
سبت عوام مدرس سید رفیق واقعہ اسی وقت قرآن  
بیوی سارہ کردہ تھی، لیکن حضرات تھے کبھی نہ دیکھیں ان اعلیٰ  
صلف حضرت پیدا کر میشان صوبہ کے بیل نہیں کوئی فتویٰ  
تھے جن سے دوسرے تھے کہ مدرس پیدا کر مدرس نہ کر کے بروج  
پس پدر فرد دوسرے عالم خدیجہ و اعلیٰ حضرت ماریم پیدا کر دوسرے تھے دوسرے  
کی حضورت کریم دوسرے تھی قطبیت کوئی اعلیٰ حضرت اعلیٰ اعلیٰ  
کرام کوئی سماں تھے سید سلیمان ہے حضرت اعلیٰ حضرت اعلیٰ اعلیٰ  
۱۴۳۸ھ - دین دوسرے قرآن مکمل ہے حضرت اعلیٰ حضرت اعلیٰ اعلیٰ  
پس پدر فرد دوسرے تھے کی تو فیضات دینیں ۱۴۳۸ھ - ۱۹۶۰ء  
مدرس سے اعلیٰ حضرت چناب مسیح پیغمبر اکبر حیدری کے حضورت  
دوسرے تھے مدرس کا مسیح و مسلمان، دوسرے تھے دوسرے  
وہ مدرس دار الحضرت مسیح پیغمبر اکبر حیدری کیوں مدرس کی تھی  
۱۴۳۸ھ - اعلیٰ حضرت چناب مسیح پیغمبر اکبر حیدری کی تھی

غلام اکبر حیدری  
رویت دلیر زادہ محدث الحضرت مسیح پیغمبر اکبر حیدری

# دوسرا فصل

آداب تلاوت

(نظر مبارک جیه الاسلام و اسلامین حاج آقا شیخ محمد جواد فاضل لکرانی  
استاد حوزه علمیه قم ایران)

بسم الله الرحمن الرحيم

در جای خود رم خوش خطا دیست باید رزمندی را بینندی  
داشت که صد از زمینه مدد در فصل غصه منزه باشد و زمانه خوب است  
در خوشی زدن سریع هم زار و قدر نهاده باشد تقدیر و مدد تو در عده داده  
انتین دو زنگ نیز که عطفاً خود را از این راه روح شکر در خود داشت  
بر سلام و سلام مرغی بدلد خوبی دو زنگ از این دوی اسری عجی  
خواه دنی خوش شنی پائند صد زنگ همچوی میم و زنگ دو زنگ ای  
د هر روز را غافت دید و خوش بودی شفعت را از فرد و داده  
۲۶-۳۸

## آداب تلاوت

چونکہ حافظ اور حفظ کار بطال تلاوت سے ہے قرآن کی تلاوت کے سلسلہ میں ہم چند وہ چیزیں بیان کریں گے جن کا اثر حفظ قرآن پر پڑتا ہے اور ان کی رعایت کرنے سے حفظ قرآن میں بھی آسانی ہوتی ہے اور حافظ قرآن معنویت سے قریب ہوتا ہے انہیں آداب تلاوت کا نام دینا مناسب ہے آداب تلاوت قرآن پاک کے ذیل میں چند باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

### ۱۔ طہارت:

ہم جب بھی قرآن کی تلاوت کریں ظاہر ہیں، طہارت کا خیال رکھیں، بغیر وضوء کے قرآن نہ پڑھیں، جب بھی طہارت ختم ہو جائے نوراً وضو کریں، دوچار بار وضو کرنے میں سستی نہ کریں، خود باوضور ہنا عبادت ہے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر وضو کے قرآن کے الفاظ کو مس کرنا حرام ہے لہذا ہم بغیر وضو کے اس طرح قرآن پڑھیں کہ الفاظ مس نہ ہوں مجبوری کی حالت میں تو یہ نھیک ہے لیکن عام حالات میں بغیر وضو کے قرآن نہیں پڑھنا چاہئے وضو نور ہے اور قرآن بھی نور ہے

حفظ قرآن: کیوں اور کیسے؟

اگر دنور جمع ہوں گے تو شرعاً مفید ثابت ہوگا قرآن نے فرمایا ہے: ﴿لَا يَمْسُأُ إِلَّا  
الْمُطَهَّرُونَ﴾.

### ۲۔ احترام قرآن:

قرآن کریم کا احترام جتنا زیادہ ممکن ہو کریں خاص کر قرآن حفظ کرنے والے کے لئے قرآن کا احترام بہت ضروری ہے ہر وہ کام جس سے قرآن کا احترام ہو رہا ہو اسے انجام دے اور ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جو قرآن کی بے احترام کا باعث ہتھی ہیں۔

### ۳۔ قبلہ:

قرآن حفظ کرنے والے کے لئے مناسب ہے کہ جب بھی تلاوت کرے قبلہ بینٹے پشت پر قبلہ بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

### ۴۔ مساوک:

مساوک سنت مولیٰ کردہ ہے رسول اکرم نے بڑی تاکید فرمائی ہے خاص کر حافظ قرآن کے لئے بہت مناسب ہے کہ ہر روز مساوک کیا کرے تاکہ منہ بدبو نہ کرے بعض ایسے افراد ہیں جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو منہ سے بدبو آتی ہے ایسے افراد اگر قرآن پڑھیں گے تو قرآن کی معنویت میں کمی واقع ہو گی لہذا ضروری ہے کہ صبح اور شام مساوک کیا جائے رسول اکرم سے حدیث ہے آپ نے فرمایا: نَظَفُوا

**الطَّرِيقُ الْقُرْآنِ قِيلَ :** يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَرِيقُ الْقُرْآنِ قَالَ: أَفْوَاهُكُمْ  
**قِيلَ :** بِمَاذَا قَالَ: بِإِسْوَاكَ آپ نے فرمایا قرآن کے راستوں کو پاک رکھو  
 لوگوں نے سوال کیا قرآن کا راستہ کون سا ہے آپ نے فرمایا تمہارے دہن، سوال کیا  
 کیسے پاک رکھیں فرمایا مساوک کے ذریعہ۔

### ۵۔ خوشبو:

قاری قرآن اور حافظ قرآن کو معطر ہنا چاہئے، اس کے لباس اور بدن میں  
 خوشبو ہونی چاہئے، خوشبو پر جتنا بھی پیسہ صرف کیا جائے اسراف نہیں ہے امام زین  
 العابدؑ اپنی آمدی کا کافی حصہ خوشبو پر خرچ کرتے تھے۔

### ۶۔ دعا:

قرآن حفظ کرنے سے پہلے بلکہ ہر وقت جب بھی قرآن کی تلاوت شروع  
 کی جائے بہتر ہے کہ دعا پڑھی جائے کوئی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے ہم یہاں پر امام  
 جعفر صادقؑ کا عمل نقل کرتے ہیں آپ جب بھی قرآن پڑھنے بینتھے تھے تو پہلے یہ دعا  
 پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا كِتَابُكَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلَىٰ  
 رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ وَكَلَامُكَ النَّاطِقُ عَلَىٰ لِسَانَ نَبِيِّكَ جَعَلْتَهُ هَادِيَا  
 مِنْكَ إِلَىٰ خَلْقِكَ وَجَلَّا مُتَصَلِّاً فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِبَادِكَ اللَّهُمَّ

إِنِّي نَشَرْتُ عَهْدَكَ وَكِتَابَكَ اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِي فِيهِ عِبَادَةً وَقِرَائِي  
فِيهِ فِكْرًا وَفَكْرِي فِيهِ اغْتِبَارًا وَاجْعَلْنِي مِمْنَ اتَّعْطَ بَيْانًا مُوَاضِعَكَ فِيهِ  
وَاجْتَبِ مَعَاصِيكَ وَلَا تَنْطِعِ عِنْدَ قِرَائِي عَلَى سَمْعِي وَلَا تَجْعَلْ عَلَى  
بَصَرِي عِشاَوَةً وَلَا تَجْعَلْ قِرَائِي قِرَائِي لَا تَدْبِرْ فِيهَا بَلْ اجْعَلْنِي أَتَدْبِرْ  
آيَاتَهُ وَأَخْكَامَهُ آخِدًا بِشَرَاعِ دِينِكَ وَلَا تَجْعَلْ نَظَرِي فِيهِ غَفَلَةً  
وَلَا قِرَائِي هَذِرًا إِنَّكَ أَنْتَ الرَّوْفُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ: اے میرے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ وہ کتاب ہے جو تیرے نبی  
حضرت محمد پر نازل ہوئی اور تیراہ کلام ہے جو رسول اللہ کی زبان سے جاری ہوا تو نے  
قرآن کو اپنی جانب سے مخلوق کے لئے ہادی اور وسیلہ قرار دیا ہے اے میرے معبود میں  
نے تیرے عبد اور تیری کتاب کو نشر کیا ہے اے میرے اللہ قرآن پر میری نظر وہ کو  
عبادت قرار دے، اور تلاوت کو تکلیر قرار دے اور تکلیر کو عبرت قرار دے، اے میرے اللہ  
قرآن میں تیری صحیحیں ہیں مجھے ان کو حاصل کرنے اور معصیت سے دور رہنے والا قرار  
دے، تلاوت کے وقت میرے کانوں اور میری آنکھوں پر پردہ نہ ڈال، ایسی تلاوت  
جس میں غور و فکر و تدبیر ہو قرار نہ دے، مجھے توفیق عنایت فرماتا کہ میں قرآن کی آیات  
اور احکام پر مدد بر کروں کہ تیری شریعت اور دین کو اخذ کرنے والا قرار پاؤں، میرے  
معبود میری نگاہوں کو غافل اور تلاوت کو عبث قرار نہ دے، تو میر بان اور بخششے والا ہے۔

### ۷۔ استغاثہ:

جب بھی قرآن حفظ کرنے والا قرآن کی تلاوت کرتا چاہے تو سب سے پہلے شیطان سے دوری اختیار کرے یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہے کیونکہ سورہ نحل آیت ۹۸ میں ارشاد ہوتا ہے: فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِدْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ جب بھی قرآن پڑھو شیطان مطرود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

### ۸۔ سُمُّ اللَّهِ:

شیطان رجیم پر لاغت کے بعد قاری، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے کام کے آغاز میں بِسْمِ اللَّهِ کہتا چاہئے خاص کر اللہ کی کتاب شروع کرنے سے قبل، اس لئے کہ قرآن کی ابتداء ہی اللہ کے نام سے ہوئی، سورہ علق جو رسول اکرم پر سب سے پہلے نازل ہوا اس کی ابتداء ہی اِقْرَاءِ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سے ہوئی۔

### ۹۔ صلوٰات:

قرآن کریم کی ابتداء اور آخر میں محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیجے تلاوت ختم کرے تو صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ کہے یہاں پر علی خدا کے لئے استعمال ہوا ہے مگر بعض دشمن علی ایسے ہیں جو یہاں سے علی حذف کر دیتے ہیں صرف صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ کہتے ہیں اگر نام علی سے دشمنی ہے تو اللہ سے بھی دشمنی کرنی ہو گی کیونکہ اللہ علی تھا اس نے علی بنایا، نام علی بھی اعلیٰ سے مشتق ہے۔

### ۱۰۔ ترتیل:

قرآن حفظ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن آہستہ آہستہ سوچ  
کبھی کر پڑھے بہت تیزی سے نہ پڑھے بعض حافظ قرآن اس طرح پڑھتے ہیں کہ  
الغاظ بحثنا تو در کنار الحکیم سے سنا بھی نہیں جاسکتا، قرآن خود فرماتا ہے: وَرَأَتِ  
الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا۔

### ۱۱۔ استماع:

جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے اسے سننا چاہئے تاکہ قرآن سننے کا ثواب  
حاصل ہو قرآن میں آیت ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے اسے سوتا کہ  
الذم پر رحم کرے۔

وَإِذَا فَرِيَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانْصِتُوا لِعَلْكُمْ تُرْحَمُونَ

(اعراف ۲۰۳)

### ۱۲۔ توضیح:

قرآن حفظ کرنے والا قرآن کے مقابلہ میں ہمیشہ متواضع رہے حفظ کرنے  
سے قبل اور حافظ بن جانے کے بعد بھی کسی قسم کا تکبر نہ پیدا ہو بلکہ توضیح میں اضافہ  
ہونا چاہئے۔

### ۱۳۔ لحن:

قرآن حفظ کرنے والا اگر شروع سے حروف کے خارج، ان کے تلفظ پر توجہ دے تو بہت بہتر ہے اور کوشش کرے کہ قرآن کریم کو عربی الجد میں پڑھنے سے حدیث رسول مقبول بھی ہے کہ قرآن عربی لحن میں پڑھو۔

### ۱۴۔ توجہ:

جب بھی قرآن پڑھا جائے ساری توجہ قرآن پر ہوتی چاہئے دل و دماغ میں صرف الفاظ و معانی قرآن ہوں بے دلی اور بے توجہی سے قرآن نہ پڑھے اس وجہ سے کہ بے توجہی میں نہ الفاظ یاد ہوتے ہیں اور نہ ہی معانی کا خیال رہتا ہے، ان مطالب پر اگر توجہ دی گئی تو انشاء اللہ پورا پورا فائدہ حاصل ہو گا۔

(نظر مبارک جنت الاسلام و اسلامین حاج آقا محمد باقر گلپایگانی  
استاد حوزه علمی قم ایران)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أي تدلكم منكم أبغضكم ثباتاً وآدمي

حضرت خاصه حضرت حجت بزرگترین هدایت سعی مردم خوزستان  
در مرقد حضرت پروردگار ۲۳ بهمن ماه خاطر فراز رفاقت از طلاق  
حضرت خاصه ابراهیم خاتمه نبیو نبیویت تقویت حوزت پروردگار  
در زیر پروردگار ون دل از از زندگانی خود حضرت خانق حضرت پروردگار  
ز دل از خاصه حجت بزرگترین هدایت خانق حضرت پروردگار

لذی دل در عالم داع فرود لذی دل در عالم سفت دلم خوبیها  
از پروردگار و نافردازی از دل مردم خود رفته باشند

# تیسری فصل

تاریخی حفظ

(نظر مبارک جمیع الاسلام والسلیمان جناب مولانا مختار عباس و سایا  
امام جماعت حیدری جماعت لندن)

بامداد مرحوم

۱۴ میوز جدید سال ۱۴۰۲ - ۱۶.۸.۲۰۰۲ دارالعلوم پیغمبر اکرم  
بیانی رضوی ماتحت این طراز و بنیع البدری مددود کاشت  
حاصل ہے سازمان امن مدرسہ احمدیہ کے مدرسہ بھر جو اس  
مددوب و مددود بھی فرزد کاریب ہے متأخر ہے۔  
لشکر ہائی کے دعا ہے کہ مددوب و مددود کاریب ہے متأخر ہے  
اور اپنے خدا دریان پر کچ دشمنانہ و مذکور اکمل نصر حمد اللہ  
کفر کرنے والے اپنے نظر سے اور اپنے اجر حمد اللہ عزیز ہے اور

عمر حامی  
علی ہیس

20 EASTREHAM ROAD  
LONDON SW16 5PQ

## تاریخچہ حفظ

ہم نے مخصوصین کے اقوال نقل کئے جن سے واضح ہو گیا کہ اہل بیت کی معرفت کے ساتھ جو قرآن کریم حفظ کرے وہ دنیا کا سب سے افضل اور آخرت کا سب سے بلند انسان ہے۔ اب دوسرے سوال کا جواب دیا جائے کہ قرآن کریم کو ہم کیسے حفظ کریں قبل اس کے کہ قرآن حفظ کرنے کی روشن اور طریقے بیان کئے جائیں مناسب ہے کہ مختصر طور پر تاریخچہ حفظ قرآن کریم بیان کیا جائے تاکہ مطلب مکمل ہو جائے اور آج کا مسلمان قرآن حفظ کر کے بہت زیادہ فخر محسوس نہ کرے گے کار نمایاں انعام دیا ہے بلکہ وہ جان لے کہ اس سے قبل بھی ہزاروں اور لاکھوں لوگوں نے بھی یہ شرف حاصل کیا ہے۔

جب سے قرآن کا نزول شروع ہوا اسی وقت سے حافظ قرآن بننے بھی شروع ہوئے سب سے پہلے حفظ کرنے والے رسالت مآب میں کیونکہ جبریل امین جب قرآن لے کر آتے تھے اور حضور اکرمؐ کے سامنے آیات کی تلاوت کرتے تھے تو آپ بڑی تیزی سے اسے دھراتے تھے تاکہ حفظ کر لیں اس مطلب کو سورہ قیامت آیت نمبر ۱۶ میں بیان کیا گیا ہے: ﴿لَا تَحِرِّكْ يَدَ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾

اے رسول آپ قرآن پڑھنے اور حفظ کرنے میں عجلت سے کام نہ لیں  
زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں اس لئے کہ اسے جمع کرنا اور اسے پڑھوانا خود  
ہماری ذمہ داری ہے بعد وائی آیت میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَةُ  
وَقُرْآنَهُ﴾ یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اسے جمع کریں اور پڑھوائیں۔  
جیسے ہی جب تک امین آیات سن کر جاتے تھے آپ اپنے اصحاب کو جمع کرتے  
اور آیات کی تلاوت فرماتے بہت سے ایسے اصحاب تھے جو قرآن آیات کو حفظ  
کر لیتے تھے اور بہت سے ایسے تھے جو انہیں لکھ لیا کرتے تھے قرآن کریم حفظ کرنے  
والوں کی تعداد معلوم نہیں ہاں! اتنا یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ صدر اسلام سے آج  
تک کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں رسالت مآب اور قرآن کے شیدائی رہے ہوں  
اور قرآن کو حفظ نہ کیا ہو۔

حافظان قرآن! ہم یہاں بہت اختصار سے کچھ ایسے حفاظ کا نام درج  
کر رہے ہیں کہ جن کا حفظ قرآن مسلم ہے اور یہ شخصیتیں متفق علیہ ہیں ان کا احترام و  
اکرام ہر مسلمان کرتا ہے۔

- ۱۔ رسالت مآب حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم
- ۲۔ امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
- ۳۔ شہزادی کوئین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
- ۴۔ فرزند زہرا رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ

- ۵۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام۔
- ۶۔ حضرت امام علی ابن الحسین زین العابدین علیہ السلام۔
- ۷۔ حضرت امام محمد ابن علی الباقر علیہ السلام۔
- ۸۔ حضرت امام جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام۔
- ۹۔ حضرت امام موسیٰ ابن جعفر الکاظم علیہ السلام۔
- ۱۰۔ حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام۔
- ۱۱۔ حضرت امام محمد ابن علی آنحضرت علیہ السلام۔
- ۱۲۔ حضرت امام علی ابن محمد آنحضرت علیہ السلام۔
- ۱۳۔ حضرت امام حسن ابن علی العسكری علیہ السلام۔
- ۱۴۔ حضرت امام جعیة ابن حسن العسكری علیہ السلام۔
- ۱۵۔ کیثر شہزادی کوئین جناب فضیل۔
- ۱۶۔ جناب زید بن ثابت۔
- ۱۷۔ جناب ایود رداء۔
- ۱۸۔ جناب عبد اللہ ابن مسعود۔
- ۱۹۔ جناب ابی ایں کعب۔
- ۲۰۔ جناب زازان۔
- ۲۱۔ جناب ام ورقہ بنت حارث۔

۲۲۔ جانب فرزدق۔

۲۳۔ جانب شیخ ارسکس بولنی سینا۔

۲۴۔ جانب روکی شاعر۔

۲۵۔ جانب اسان الغیب حافظہ شیرازی۔

۲۶۔ جانب ناصر خروش مشہور شاعر۔

۲۷۔ جانب کاظم کربلای یزدی۔

۲۸۔ جانب آیت اللہ العظیم ابوالقاسم الخویی۔

۲۹۔ جانب زیدہ بنت ملا صدر اشیرازی۔

۳۰۔ جانب جعفر ابن ابی طالبؑ: امیر المؤمنین علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے نہ صرف یہ کہ آپ حافظ قرآن تھے بلکہ قرآن دا اسلام کے بہترین مبلغ تھے جب قریش مسلمانوں کو بہت زیادہ اذیتیں دینے لگئے تو کچھ مسلمان مجبور ہو کر جبش کی جانب چلے گئے ان مسلمانوں میں نمایاں طور پر جانب ہجڑ تھے جب قریش بادشاہ کے پاس گئے اور مطالبہ کیا کہ ان مسلمانوں کو ہمارے حوالے کر دیا جائے تو بادشاہ نے مسلمانوں سے ان کا مندہب، ان کے اعتقادات دریافت کئے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جانب ہجڑ نے سورہ مریم کی تلاوت کی جس سے متاثر ہو کر بادشاہ نے مسلمانوں کی تو قیر کی قریش کو مند کی کھانی پڑی جانب ہجڑ کی تقریر اور تبلیغ کے بعد جبش میں اسلام پھلنے پھونے لے رکا۔

۳۱۔ مالک اشتر تجھی: امیر المؤمنین کے باوقا ساتھی تھے آپ پر امیر المؤمنین کو بہت ناز تھا ہر موقع پر ساتھ رکھا آپ بہادر، جری، باوقا اور حافظ قرآن تھے۔

۳۲۔ حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام ابن امیر المؤمنین: افسوس تو اس بات کا ہے کہ سرکار وفا حضرت ابوالفضل العباس کو اس عنوان سے بہت کم ہی لوگ جانتے ہیں کہ وہ حافظ قرآن تھے جبکہ آپ کی شجاعت بہادری اور وفا کے تذکرے ہم سنتے رہتے ہیں۔

۳۳۔ حبیب ابن مظاہر: آپ غور تو کریں کہ کربلا میں سید الشهداء پر اپنی جانیں قربان کرنے والے کتنے افراد ہیں مگر جو فضیلت حافظ قرآن کو نصیب ہوئی کسی دوسرے شہید کو نہیں کیونکہ کربلا میں جو بھی امام کے ساتھ آیا اور اپنی جان کی قربانی پیش کی سب کے سب اپنی مرضی سے امام کے ساتھ آئے تھے مگر حافظ قرآن کو امام عالی مقام نے خود طلب کیا تھا حبیب ابن مظاہر گوفد میں تھے شہزادی زینت کے یادو لانے پر امام حسین نے حبیب ابن مظاہر کو کوفہ سے طلب کیا اور فقیر کے لقب سے نوازایہ لقب کی دوسرے شہید کو نہیں ملا۔

۳۴۔ عالمہ غیر معلم حضرت زینت بنت امیر المؤمنین: نہ صرف یہ کہ آپ قرآن کی حافظ تھیں بلکہ کوفہ میں عورتوں کو قرآن حفظ کرایا کرتی تھیں قرآن کریم پر جو ملکہ اور سلطان آپ کو حاصل تھا اس پر بہت زیادہ واقعات موجود ہیں۔

۳۵۔ سید محمد رضوی ابن سید مسعود اختر رضوی: مجتبی سلمہ کے بڑے بھائی ہیں

دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ قرآن حفظ کرنا شروع کیا لیکن محنتی سلسلہ نے زیادہ محنت کی اور جلدی حفظ کر لیا لیکن محمد سلمہ نے اپنے دوسرے دروس کو بھی جاری رکھا اور دو سال میں پورا قرآن کریم حفظ کر لیا۔

۳۶۔ فاطمہ رضوی بنت سید مسعود اختر رضوی: محنتی رضوی کی چھوٹی بہن ہیں

اس بچی نے کہنی میں ہی پورا قرآن حفظ کر لیا۔

۳۷۔ سید محمد حسین طباطبائی ابن سید مہدی طباطبائی: اس معصوم بچے نے نہ

صرف قرآن حفظ کیا بلکہ حفظ قرآن کے ذریعہ دنیا میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیا جو سونے کے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

۳۸۔ زہراء وزیری بنت حرمت علی وزیری: محمد صادق وزیری کی چھوٹی بہن

ہیں اس بچی نے حفظ قرآن کے وہ جو ہر دکھائے ہیں جسے ہر قرآن دوست جانتا ہے۔

۳۹۔ محمد صادق وزیری ابن حرمت علی وزیری: یوں تو جتاب حرمت علی

وزیری صاحب کا پورا گھر اتنا حفظ قرآن جیسی نجت سے مالا مال ہے مگر صادق وزیری

نے جو قرآن کی تبلیغ کی ہے وہ لاائق تحسین ہے اس بچے کو قرآن کا ایک ایک لفظ یاد

ہے کہ کس سورہ میں کس صفحہ پر اور کس سطر میں واقع ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا

پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرہ میں اپنوں کی قدر دانی نہیں ہے یا بہت کم ہے اگر قدر دانی

کی جاتی حوصلہ افزائی ہوتی تو بہت جلدی یہ بچہ درجہ اجتہاد پر فائز ہوتا مگر حالات سے

مجوز ہو کر اس قرآنی خاندان نے امریکہ بھرت کی جہاں سب کچھ مل سکتا ہے مگر احتجاد کا تصور کرنا بھی محال ہے۔

۳۰۔ سید مجتبی رضوی ابن سید مسعود اختر رضوی: اس مخصوص بچے نے اللہ کی مدد، مخصوصین کے وسیلہ اور بزرگوں کی دعاؤں کے نتیجے میں قرآن حفظ کر کے دنیا کے سامنے اپنے جوہر اس طرح دکھائے کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی لوہا مان لیا مختلف شخصیتوں نے متعدد القاب سے نوازا کسی نے سید الحفاظ کہا کسی نے تاج الحفاظ کہا کسی نے فخر ہندوستان کہا کسی نے فخر جہان کہا کسی نے مجھزہ کہا تو کسی نے کرامت کا نام دیا کسی نے فرشتہ کہا تو کسی نے بولتا ہوا قرآنی کپسیوڑ کا لقب دیا کسی نے مبلغ اعظم کہا تو میں نے بھی خادم قرآن و عترت کہہ دیا۔

جن حفاظ کی مختصر فہرست میں نے پیش کی ہے ان میں بعض کے واقعات بہت دلچسپ ہیں یقیناً ہمارے قارئین کے لئے درس عبرت ہوں گے کچھ حفاظ کے واقعات حفظ کو بیان کرنا مناسب ہے:

فرزدقؓ: فرزدقؓ بچپنے سے ہی شعر کہنے لگے تھے ایک دن ان کے والدیا دادا ان کو لے کر امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ یہ آپ کا علام ہے آپ کی مدح میں اشعار کہہ لیتا ہے امیر المؤمنینؓ بہت خوش ہوئے فرمایا فرزدقؓ کو تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ تم پہلے قرآن کریم حفظ کرو بعد میں شعر کہنا فرزدقؓ کو امیر المؤمنینؓ کی فصیحت پسند آئی قسم کھائی کہ جب تک قرآن حفظ نہیں کرلوں گا کوئی

شعر نہیں کہوں گا فرزدق کی نیت میں خلوص تھا لہذا بہت جلد پورا قرآن حفظ کر لیا پھر جو قصائد کہنے شروع کئے وہ اپنی مثال آپ بن گئے خاص کر حضرت امام زین العابدینؑ کی بیان اقدس میں جو قصیدہ لکھا ہے اسے حفظ کرنا ہر حافظ قرآن کو زیر دینتا ہے۔

**رازان:** فرزدق سے ملتا جلتا واقعہ رازان کا بھی ہے ایک دن کوفہ میں رازان چاہنے والوں کے درمیان اپنا کلام سنارہے تھے اچانک امیر المؤمنینؑ بھی تشریف لائے رازان کی بہترین آواز اور کلام سن کر خوش ہوئے تو شیخ فرمائی انعام سے نوازا اور کہا رازان اتنی اچھی استعداد اور آواز کے ہوتے ہوئے تم قرآن کریم کیوں نہیں پڑھتے رازان نے گریہ کرنا شروع کر دیا روتے روتے کہنے لگے میرے آقا میری جان آپ پر قربان ہو جائے میں تو سورہ حمد اور قل هو اللہ کے علاوہ کچھ جانتا ہی نہیں قرآن کیسے پڑھوں۔

امیر المؤمنینؑ نے رازان کو قریب کیا سینے سے لگایا اور دو جملہ القاء فرمائے جس کے نتیجہ میں ایک لمحہ میں رازان پورے قرآن کے حافظ ہو گئے۔

اللَّهُمَّ صُلْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

# چوہی فصل

عوامل حفظ

(نظر مبارک جمیع الاسلام والسلیمان جانب مولانا سید محمد ذکری باقری  
 مبلغ و امام جمعه و جماعت کنادا)

لسمیہ تعلیٰ

سیں از کرد میں تھارِ حمد و حمد بر کھدا تعالیٰ حمد و حمد  
 دلی مسرت پورے میں اپنی صاف طریقہ قرآن نہیں سیرت حضرت  
 امداد رحیم سے مدد و حمد ہے مدد و حمد اس کے مدد و حمد  
 سیرت سے مدد و حمد پر کریم ہر سرت و خدمت پورے  
 مدد ہے۔ ایک بیوی مدد و حمد سرخا ہے کب سد تے  
 ولف کس بائی سے علیہ ہے صبر کم مدد و حمد سے  
 دشمن ہے کہ فیض مدد تے ہم فرزند ہے زیادہ  
 استفادة، اُرسی گتا۔

هر چیز حمد و حمد اے حکیم ہے مدد و حمد اے  
 مدد و حمد کی دستیست ای دعا اُر کی بہر ہے مدد و حمد، مدد و حمد  
 حمد دل کرہ دنیا و آفرینش کی بہبی بہر ہے مدد و حمد ہے  
 وہ سب اے

لسمیہ تعلیٰ

روز/لیکن  
 رجیسٹریشن/ایمائل  
 ایڈریس  
 ۲۳-ستبلز ٹھیکنہ

## عوامل حفظ

حفظ کرنے کے بہت سے عوامل ہیں، ہم یہاں پر اختصار کے ساتھ کچھ کو بیان کر رہے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ قرآن کریم یوں ہی حفظ نہیں کیا جاتا بلکہ عوامل فراہم ہوتے ہیں پھر قرآن حفظ کیا جاتا ہے۔

### ۱۔ فصاحت و بлагعت قرآن کریم:

انسان کی طبیعت اور فطرت میں ہے وہ فصح اور بلیغ کلام کو سننا پسند کرتا ہے اور اسے یاد کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے عرب بھی زمانہ جاہلیت میں فصح و بلیغ اشعار حفظ کرتے تھے اور ایک دوسرے کے سامنے ننانے میں فخر و مبارکات کیا کرتے تھے لیکن جب قرآن کریم نازل ہوا تو عرب و غیر عرب سب کے اشعار قرآن کی فصاحت و بлагعت کے مقابلہ میں ماند پڑ گئے تو مسلمانوں نے اسی فصاحت و بлагعت کی بنابر قرآن حفظ کرنا شروع کر دیا جس سے فصح و بلیغ کلام حفظ کرنے کی ضرورت بھی پوری ہو گئی اور حافظ قرآن بننے کا بھی شرف حاصل ہو گیا۔

### ۲۔ اہتمام رسول اکرمؐ:

رسالت تاب مسلمانوں کے لئے ایک بادی و راہنمائی جو بھی فرماتے فوراً مسلمان عمل پیرا ہو جاتے تھے رسول اکرمؐ چاہئے والوں کے سامنے قرآن حفظ کرنے کی تاکید فرماتے تھے اور حافظ قرآن کی تشویق بھی کرتے تھے جس کی بنا پر بہت سے مسلمانوں نے رسالت تابؐ کی خشنودی حاصل کرنے کے لئے قرآن کریم حفظ کیا۔

### ۳۔ حافظ قرآن کا احترام اور اکرام:

فطری طور پر انسان احترام و اکرام پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کا احترام کریں اگر ہم کسی جلسے میں آنے والے بچے کا احترام کھڑے ہو کر، اسے بخشنی گیر کر کے، پیشانی کا بوسے لے کر کریں تو اس احترام و اکرام سے بچے کے اندر ایک خوشی کا احساس ہو گا اور وہ احترام کرنے والوں کا احترام کرے گا۔

صدر اسلام میں مسلمان اور بالخصوص رسول اکرمؐ حافظ قرآن کا جو احترام کرتے تھے اس سے بہت سے مسلمانوں کے اندر قرآن حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا بعض واقعات کو ہم یہاں اس لئے نقل کر دے ہیں کہ ہمارے معاشرہ میں بھی حافظ قرآن کا احترام و اکرام ہوان کی زیادہ سے زیادہ تشویق ہو، تاکہ دوسرے افراد بھی اس شرف کو حاصل کرنے کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔

حافظ سورہ بقرہ: ایک بار رسول اکرم پھر خاص لوگوں کو ایک سفر پر روان فرمادی ہے تھے دریافت کیا کہ تم میں سب سے زیادہ قرآن حفظ کرنے والا کون ہے ایک نوجوان نے بتایا کہ مجھے پورا سورہ بقرہ حفظ ہے آپ نے سن رسیدہ اور بڑے بزرگ کے ہوتے ہوئے بھی اس نوجوان کو سب کا سردار منتخب فرمایا۔

حافظ قرآن اور منصب امام جماعت: دوسرا واقعہ بحیرت کا ہے جب مسلمان مدینہ کی طرف بحیرت کرنے لگے تو رسول اکرم نے سالم گواام جماعت منتخب فرمایا جبکہ وہ غلام تھے مگر چونکہ حافظ قرآن تھے لہذا اپنے آقاوں پر فوکیت حاصل کر لی۔

سید الشہداء حضرت حمزہ سے قریب دفن: تیسرا واقعہ جنگ احمد کے بعد پیش آیا، ہر شہید کے خاندان والے چاہتے تھے کہ ان کا شہید سید الشہداء حضرت حمزہ سے قریب دفن کیا جائے مگر رسالت مآب نے فرمایا ہے جتنا زیادہ قرآن حفظ تھا اسے حضرت حمزہ سے اتنا ہی قریب دفن کیا جائے۔

### ۳۔ مضمون قرآن کریم:

قرآن کریم کے مضامین حیات بخش ہیں قرآن کریم زندگی ساز کتاب ہے جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہر مرض کی دوا قرآن میں ہے ہرگز ابھی سے نجات کا راستہ قرآن میں ہے ہر سوال کا جواب قرآن میں ہے تو قرآن حفظ کرنے کے لئے آگے بڑھے۔

### ۵۔ ثواب آخرت:

جیسا کہ اشارہ کیا جا چکا خدا کے نزدیک حافظ قرآن کے بڑے مراتب ہیں اس کا درج سب سے بلند ہے مسلمانوں نے آخرت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے قرآن حفظ کرنا شروع کیا۔

# پانچویں فصل

مقدمات حفظ

(نظر مبارک جمیع الاسلام و اسلامین حاج آقا سید ابوالفضل شریعت  
معاون محترم سازمان مدارس)

ایسپر تحری

۱۳ مرداد ۸۶ به هواخی بادگردی خوب مجتهد (امیر) آفرینش  
با خود کار سازنده دانش و حکمت عزیزیه شریعت از دلایل قدر  
دوسی بر دریب و نهاد اینجند آنکه مسیده مسعود اختر دانشبر  
غذیه از این راه استان حستان قوائی در پنج الیکی غیر مدار  
حصیل از برگردانی دانشی بسیار پر کار نسبت هاشمیه احمدیه  
این شنیده از مشهد مقدس محدث شریعت اهل القرآن  
اهل الدین خالصیه پیشنه در این مرکز توانی، منتظر  
و مخصوصی ممکنی در سراسر عالم پیکیش کنند چند دانش  
پیشنه داشتند از این رشیع نور آن را به اقصی سعادت عالم پرسانند  
و از ایمه ایلی و صاحب قرآن بخوبیه منته پیشنهاد داشتند

سید ابوالفضل شریعت  
۱۳ مرداد ۸۶

## مقدمات حفظ

بہت زیادہ ایسے افراد سے ملاقات ہوئی جنہوں نے قرآن حفظ کرنا شروع کیا شروع میں بڑی تیزی سے آگئی بھی بڑھے مگر کامیاب نہ ہو سکے اور بعض تو ایسے افراد تھے کہ بڑی لگن سے قرآن حفظ کرنا شروع کیا مگر اتنا دور ہو گئے کہ حفظ اور کفار قرآن کا پڑھنا بھی ترک کر دیا اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں لیکن سب سے اہم وجہ یہ معلوم ہوئی کہ انہوں نے صحیح طریقہ سے قرآن حفظ کرنا شروع نہیں کیا یا انکو اپنے استاد نہیں ملے کیونکہ بغیر استاد کے کوئی کام مکمل نہیں ہوا پاتا یہاں پر قبل اس کے کہ ہم حفظ کے طریقہ کو ذکر کریں بہتر ہے کہ مقدمہ حفظ کو بیان کریں اس لئے کہ بہت سے مقدمہ ذی مقدمہ سے بہتر ہوتے ہیں اس کی مثال دیتے ہی ہے جیسے کوئی بغیر طہارت کے خصوص و خشوع کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دے چونکہ مقدمہ یعنی طہارت نہیں ہے لہذا ذی مقدمہ یعنی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی جو مقدمات ہم ذکر کر رہے ہیں اگر ان پر عمل کیا گیا اور پورے طور پر رعایت کی گئی تو کم مخت میں زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کی جاسکے گی اور حافظ قرآن روز بروز شوق سے قرآن حفظ کرے گا۔

## ۱۔ نیت:

شریعت اسلام میں نیت کو خاص اہمیت حاصل ہے بغیر نیت کے کوئی بھی عمل قبول نہیں ہے نیت ہی کافی نہیں بلکہ خلوص کی ضرورت ہے اگر نماز و کراءے کے لئے ہو تو باطل، اسی طرح اگر حفظ قرآن بھی غیر اللہ کے لئے یا مال و دولت جمع کرنے، نام و نمود و شہرت حاصل کرنے یا کسی دوسری نیت سے ہو تو کوئی فائدہ نہیں چونکہ حفظ قرآن کریم عبادت ہے اور عبادت میں خلوص نیت شرط ہے لہذا صرف خوشنودی معبود حاصل کرنے کے لئے قرآن حفظ کیا جائے۔

ایک پروگرام کے بعد ہمارے کچھ اہل سنت دوستوں نے سوال کیا کہ شیعوں میں حافظ قرآن کیوں نہیں ہوتے اور جو ہوتے ہیں وہ اتنا آگے ہو جاتے ہیں کہ ان کا جواب نہیں پیش کیا جاسکتا، میں نے عرض کیا کہ چونکہ اکثر برادران اہل سنت نماز تراویح پڑھانے کے لئے قرآن حفظ کرتے ہیں لہذا صرف الفاظ رث لینے کو کافی جانتے ہیں لیکن شیعہ نہ نماز تراویح پڑھتے ہیں اور نہ اسے صحیح مانتے ہیں لہذا الفاظ کے ساتھ معانی پر بھی غور کرتے ہیں قرآن کو عبادت جان کر حفظ کرتے ہیں لہذا تائید الی شامل حال ہوتی ہے اور وہ پورے طور پر مسلط ہوتے ہیں۔

## ۲۔ شوق:

کسی بھی کام میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب اسے شوق اور اشتیاق سے انجام دیا جائے حفظ قرآن کے لئے بھی ضروری ہے کہ خود حافظ شوق و اشتیاق سے

حفظ کرتا جائے نہ کہ کسی کے کہنے یا ذائقے پر حفظ کرے بہت سے ایسے افراد کو دیکھا ہے جنہوں نے والدین کے مجبور کرنے پر قرآن حفظ کرنا شروع کیا چونکہ خود شوق نہیں تھا لہذا کامیاب نہ ہو سکے یہاں پر جناب مجتبی صاحب کے شوق کے سلسلہ میں ایک واقعہ بھی نقل کر دوں شروع میں مجتبی صاحب ہر روز ایک صفحہ حفظ کرتے تھے پھر دو صفحہ حفظ کرنے لگے ایک روز جب دو صفحہ حفظ کر کے سنا چکتے تو کہنے لگے بابا میری ایک بات آپ قبول کریں گے؟ میں نے کہا ہاں ضرور قبول کروں گا میں نے سوچا شاید کہیں گھونٹنے یا کسی کتاب یا کسی کھیل کی فرمائش کریں گے جب کسی مرتبہ وعدہ لے چکتے تو کہا کہ آج سے آپ مجھے روزانہ تین صفحہ حفظ کرایا کریں اسی دن ان کے شوق کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا تھا کہ بہت جلد یہ حافظ قرآن نہیں گے۔

### ۳۔ مصشم ارادہ:

قرآن کریم حفظ کرنے والے کا ارادہ مسحکم ہونا چاہیے قرآن شروع کرنے سے لے کر آخر تک اپنے ارادہ میں پختگی باقی رکھے اپنے تمام دوسراے کاموں پر حفظ قرآن کو مقدمہ رکھے ایسا نہ ہو کہ دوسراے کام زیادہ اہمیت حاصل کر لیں اور حفظ قرآن کے ارادہ میں سستی آجائے بہت سے ایسے افراد جنہوں نے پختہ ارادہ کے بغیر قرآن حفظ کرنا شروع کیا وہ چار جزء حفظ کرنے کے بعد ناکام ہو گئے اس کے عکس بہت سے افراد ہیں جنہوں نے چونکہ ارادہ پختہ کیا تھا لہذا تمام رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے حفظ قرآن میں کامیاب ہوئے۔

### ۳۔ استرار:

جب ہم گھر سے کہیں جاتے ہیں تو راست کی دوڑی، راستے کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہیں اور ہدف کے مطابق وقت بھی محسن کرتے ہیں کہ اتنی دیر بعد ہم وہاں پہنچ جائیں گے اسی طرح قرآن حفظ کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ منزل کو مدنظر رکھے کہ اسے قرآن کریم حفظ کرنا ہے مثال کے طور پر قرآن میں کل ۲۰۲ صفحے ہیں اگر ہر روز ایک صفحہ حفظ کرے گا تو دوسال سے پہلے ہی قرآن تمام کر لے گا لہذا بغیر کسی تاخیر و وقف کے ہر روز ایک صفحہ حفظ کردار ہے کبھی بھی آج کا کام کل پر نٹا لے اس لئے کہ بہت سے ایسے افراد ہیں جنہوں نے شروع میں پانچ پانچ صفحہ حفظ کیا لیکن چونکہ ان کے کام میں استرار نہیں تھا لہذا کامیاب نہ ہو سکے تھوڑا عمل جو مستقل کیا جائے ایک دفعہ زیادہ کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے: قلیل مددوم علیہ خیر من کثیر مملوں منه یعنی قلیل عمل جس میں استرار ہو تھا دینے والے عمل سے بہتر ہے۔

### ۵۔ اعتماد نفس:

کسی بھی کام میں کامیابی بغیر اعتماد نفس کے ممکن نہیں ہے بہت سے کام ایسے ہیں جنہیں انجام دینے والے نے صرف اعتماد نفس کی بنابر انجام دیا ہے، اور یہ کسی اوپنچی پیہاڑی پر قدم رکھنے والے سے اگر آپ پوچھیں گے کہ شروع میں تمہارے احساسات کیسے تھے؟ کامیابی کا یقین تھا یا نہیں؟ تو وہ جواب دیگا کہ اگر یقین نہ ہوتا

تو میں یہ زحمت ہرگز گوارانہ کرتا حافظ قرآن کو بھی قرآن شروع کرنے سے پہلے یہ اعتقاد قائم کرنا ہو گا کہ وہ آسانی سے قرآن حفظ کر سکتا ہے ورنہ اگر اس نے یہ سوچا کہ اس سے قبل جن لوگوں نے حفظ کیا ہے وہ بہت ذہین اور بہت تیز تھے تو وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ عمل جتنا نیک ہوتا ہے شیطان رجیم کے حملے بھی اتنے ہی تیز ہوتے ہیں کبھی تو وہ خیال ڈالتا ہے کہ تمہارے خاندان میں کوئی حافظ قرآن نہیں ہوا تم کیسے حافظ ہو گے کبھی کہتا ہے تمہاری عمر زیادہ ہو گئی تم قرآن حفظ نہیں کر سکتے کبھی کہتا ہے تمہارا ذہن زیادہ نہیں ہے تم جلدی بھول جاتے ہو قرآن حفظ نہیں کر سکتے کبھی ذہن میں خیال پیدا کرتا ہے کہ تم حفظ کر کے کرو گے کیا؟ لیکن ان تمام حریبوں اور شیطنت کو اعتاد نفس کے ساتھ دور کر کے آسانی سے قرآن حفظ کیا جا سکتا ہے۔

## ۶۔ نعمت وقت:

اللہ نے جو نعمتیں عطا کی ہیں ہم انہیں شمار بھی نہیں کر سکتے بہت بڑی نعمت عقل کی سلامتی کے ساتھ عمر کی ہے عمر محدود ہے ہم زیادہ سے زیادہ ۸۰ سال زندگی بسر کریں گے، کتنا اچھا ہو کہ اپنی عمر کا زیادہ حصہ خالق کے کلام کو حفظ کرنے میں لگائیں جس سے خالق و مخلوق دونوں کی خدمت ہو سکے کامیابی انہیں افراد نے حاصل کی ہے جنہوں نے وقت کو بیکار نہیں کیا وقت سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے حافظ قرآن بھی اپنا زیادہ تر وقت حفظ کرنے، مرور کرنے، دورہ کرنے، قرآن کا مباحث کرنے اور قرآنی مسابقات میں شرکت کرنے میں صرف کرے۔

## ۷۔ نظم:

قرآن حفظ کرنے والا پہلے ہی دن سے اپنے سارے کاموں کو اس طرح مرتب و منظم کرے کہ حفظ قرآن کریم میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو اگر اس نے آدھا صفحہ حفظ کرنے کا پروگرام بنایا ہے تو ہر روز آدھا صفحہ حفظ کرنا ہی چاہئے، ہر روز مباحث کرے، مرور کرے، دورہ کرے، اور کسی بھی صورت میں آج کا کام کل پر موقوں نہ کرے۔

## ۸۔ زبان:

کسی بھی زبان کے کلام کو حفظ کرنے کے لئے بہتر ہے کہ اس زبان کو جانتا ہو مگر یہ قرآن کریم کا مجموعہ ہے کہ بہت سے افراد حافظ قرآن ہو گئے مگر وہ عربی زبان سے واقف نہیں تھے خود تجتنی صاحب جب جمیۃ الاسلام والملین جناب آقا ی سید محمد الموسوی صاحب قبلہ کی دعوت پر سوریہ (شام) میں ان کے مدرسہ میں قرآنی پروگرام پیش کر رہے تھے تو موصوف نے اپنے عرب ساتھیوں سے یہی فرمایا تھا کہ کتنا عجیب ہے کہ یہ پچھے عربی زبان پر عبور نہیں رکھتا مگر حافظ قرآن ہے۔ اگر قرآن کریم حفظ کرنے والا عربی زبان سے واقفیت رکھتا ہو تو حفظ کی سرعت زیادہ ہو گی غلطیوں کا امکان کم ہو گا۔

### ۹۔ مفہوم:

قرآن کریم حفظ کرنے والا اگر مفہوم آیات سے آشنای رکھتا ہو تو بہت مفید ثابت ہو گا اور بہت سی غلطیوں سے محفوظ رہے گا مثلاً سورہ توبہ کی آیت ۳ میں ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِّيٌّ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ اگر حفظ کرنے والا مفہوم کو جانتا ہو گا تو پڑھے گا: ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِّيٌّ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ یعنی اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بے زار ہیں لیکن اگر ناواقفیت کی بنا پر اس آیت کو یوں پڑھا جائے: ﴿إِنَّ اللَّهَ بَرِّيٌّ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ﴾ تو مطلب ہو گا کہ اللہ مشرکین اور اپنے رسول سے بے زار ہے۔ (معاذ اللہ)

### ۱۰۔ دعا:

قرآن حفظ کرنے والا یہ خیال نہ کرے کہ اس کی کامیابی کے لئے صرف اسکی مختیں کافی ہیں اور وہ محنت کر کے کامیاب ہو گا یقیناً اس کی زحمت اور محنت کا اثر ہے مگر دعاؤں کا بھی بہت اثر ہوتا ہے اگر کوئی آیت یا صفحہ حفظ نہ ہوتا ہو تو دور رکعت نماز حاجت پڑھے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرے اور خود بزرگوں کی دعا میں حاصل کرے تو یقیناً وہ کامیابی کے مراحل طے کرے گا۔

### ۱۱۔ توسل:

توسل اور وسیلہ اختیار کرنا ایک فطری امر ہے جب بھی عاقل انسان کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہے تو متعلق افراد سے مدد طلب کرتا ہے، حقیقی مدد کرنے والا تو

بیقینا اللہ تعالیٰ ہے مگر ویلے بھی ضروری ہے، لہذا ضروری ہے کہ انبیاء و اولیاء اور مخصوصین سے توسل اختیار کیا جائے، جب بھی کوئی صفحہ یا کوئی سورہ حفظ کیا جائے تو اس کے ثواب کوئی مخصوص یا شہید کی روح اطہر کی خدمت میں ہدیہ کیا جائے، ان کے ویلے سے بارگاہ معبود میں دعا کی جائے کہ مزید حفظ قرآن کی توفیق عنایت فرمائے۔ جب ہم آنکہ مخصوصین کی خدمت میں ایک سورہ کے حفظ کے ثواب کو پیش کریں گے تو وہ اس سے بہتر ہدیہ یہ ہمارے لئے روانہ کریں گے اور ان کا بہترین ہدیہ حفظ قرآن کریم میں کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

### ۱۲۔ روانخوانی اور تجوید:

قرآن حفظ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ حافظ، تجوید اور روانخوانی سے واقفیت حاصل کرے کیونکہ اگر بغیر تجوید اور قواعد کے حفظ کرے گا تو بعد میں اسکی اصلاح بہت مشکل ہو جائے گی، بہت سے ایسے افراد کو دیکھا ہے جنہوں نے غلط حفظ کر لیا اور جب متوجہ ہوئے تو اس غلط کو بھلانا ان کے لئے مشکل ہو گیا ایک حافظ قرآن نے بچپنے میں سورہ قارب کو اس طرح حفظ کیا تھا ﴿يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كُلُّ فِرَاشِ الْمَبُوتِ﴾ جب وہ متوجہ ہوئے کہ قرآن میں تو فراش ہے تو بہت شرمندہ ہوئے مگر جب بھی تیزی سے قرآن پڑھتے ہیں تو پہلے مرحلہ میں فراش ہی کہتے ہیں بعد میں اصلاح کرتے ہیں، لہذا بہتر ہے کہ حفظ کرنے والا پہلے تجوید اور روانخوانی سے پہلے قرآن حفظ کرے۔

### ۱۳۔ لقمہ حرام سے پرہیز:

حرام غذاوں کا اثر انسان کے بدن و دل و دماغ پر پڑتا ہے جس طرح فاسد اور خراب کھانے سے انسان کا بدن مریض ہوتا ہے اسی طرح حرام کھانوں سے اس کی روح اور معنویت مریض ہو جاتی ہے اور وہ الہی مقاصد سے دور ہوتا جاتا ہے، بہت سے ایسے افراد ہیں جو سور کا گوشت اس وجہ سے نہیں کھاتے کہ وہ حرام ہے لیکن لوگوں کے مال کو غصب کر کے کھانے میں عیب محسوس نہیں کرتے، شراب اس وجہ سے نہیں پتیتے کہ وہ حرام ہے مگر بہت سی بخش چیزوں کھاتے ہیں خلافت اور ندک غصب کرنے والوں کو بر احتلا کتے ہیں مگر خود میں آل محمد اور انہیں کرتے ان کا منفی اثر ان پر اور انکی اولاد پر یقیناً پڑتا ہے بلکہ قرآن حفظ کرنے والے افراد اور ان کے مگر والوں کو چاہئے کہ نہ صرف یہ کہ حرام غذاوں سے پرہیز کریں بلکہ مشکوک اور مشتبہ غذاوں سے بھی دور رہیں۔

### ۱۴۔ گناہوں سے پرہیز:

گناہوں سے بچنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے اس لئے کہ گناہوں کا مر تک خدا کی رحمت سے دور ہوتا جاتا ہے خاص کروہ افراد جو الہی مقاصد کے لئے قدم آگے بڑھاتے ہیں ان کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ گناہ کبیرہ کے ساتھ گناہان صغيرہ سے بھی بچیں، حفظ قرآن تو پہلا مرحلہ ہے، دوسرا مرحلہ قرآن میں غور و فکر اور مدد بر ہے، تیسرا مرحلہ قرآن کی تعلیم پر عمل کرنا ہے، لہذا بہتر ہے کہ قرآن حفظ

کرنے والا پہلے مرحلہ سے ہی تمام گناہوں سے دور رہتا کہ تیرے مرحلہ کو بھی آسانی سے طے کر لے بہت سے ایسے افراد ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ناممکن ہے اس کی وجہ بھی ہے کہ ان کے خاندان اور گھروالوں نے گناہوں کو گناہ نہیں سمجھا۔

# چھٹی فصل

لوازمات حفظ

(نظر مبارک جناب رضوان ماتحتی  
نتفیم مدرسہ دینیہ دہلی)

With the grace of Almighty Allah S.W.T and blessings of 14 Masjid we had the honour of attending 1 hour of classes of Quran conducted by Syed Miftah and family. We were extremely impressed with the efforts they are putting and the time they devote to this noble cause.

We pray to Allah S.W.T to grant them success in this cause. Also to bless them with a long and healthy life to promote Quranic Studies throughout the world.

Syed Miftah had also visited Dubai in Ramadaan 1422 and conducted various programmes at different centers. We hope he can visit us again in the near future.

With Salams RIZWAN R. MAJID  
DUBAI

## لوازمات حفظ

دنیا کا کوئی بھی کام کرنے کے لئے وسائل اور لوازم کی ضرورت پڑتی ہے حفظ قرآن کے بھی کچھ لوازمات اور وسائل ہیں جب تمام مقدمات حفظ فراہم ہو جائیں اور قرآن حفظ کرنے والا قرآن حفظ کرنا چاہے تو ان لوازمات کا خیال رکھنا ضروری ہے بغیر ان کے یا تو کامیابی ممکن نہیں ہوگی یاد شوار ہوگی۔

### ۱۔ نسخہ:

دنیا میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب قرآن کریم ہے اس کے کئی رسم الخط ہیں جن میں چار مشہور ہیں۔ عربی رسم الخط ۱۔ فارسی رسم الخط ۲۔ اردو رسم الخط ۳۔ ترکی رسم الخط ۴۔

ان رسم الخط میں بھی اختلاف ہے سب سے مناسب ہے کہ قرآن حفظ کرنے سے پہلے عربی رسم الخط میں عثمان طکا لکھا ہو اور آن انتخاب کرے اور دوسرا نزد کا قرآن لے ایک عدد بڑا قرآن جس سے روزانہ حفظ کرے اور ایک عدد چھوٹا قرآن جو جیب میں رہے سفر میں یا دوسرے اوقات میں اس سے استفادہ کرے اس

کام مطلب یہ نہیں ہے کہ عثمان ط کے علاوہ دوسرے قرآن سے لوگ حفظ نہ کریں یا جن کے پاس عثمان ط کا قرآن نہ ہو وہ حفظ ہی نہ کریں دوسرے قرآن سے بھی حفظ کیا جا سکتا ہے ایک ہی قرآن سے حفظ کرنے میں یہ فائدہ ہے کہ صفحہ، صفحہ کی سطریں اور کلمات یاد ہو جاتے ہیں عثمان ط کے قرآن کی کئی خوبیاں ہیں جیسے:

- ۱۔ دنیا میں ہر جگہ دستیاب ہے۔ ۲۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک مقبول ہے۔
- دوسرے تمام شخصوں سے زیادہ معتر ہے۔ ۳۔ املاء کی غلطی بہت کم ہے۔ ۴۔ ہر جزء تقریباً ۲۰ صفحہ پر مشتمل ہے۔ ۵۔ ہر صفحہ میں ۱۵ سطریں ہیں۔ ۶۔ ہر صفحہ ابتدائے آیت سے شروع ہوتا ہے۔ ۷۔ ہر صفحہ پر آیت ختم ہو جاتی ہے۔

### ۲۔ مکان:

جہاں قرآن حفظ کیا جائے اس جگہ سور شرابا نہیں ہونا چاہئے حفظ کے لئے سکون و اطمینان ضروری ہے مقامات مقدسہ میں حفظ کرنا زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ وہاں زیادہ تر توجہ اللہ کی جانب ہوتی ہے وہاں گھروں کو بھی تلاوت پاک سے خالی نہ رکھے جس کرہ یا جہاں حفظ کر رہا ہے وہاں تصور یا در تکمیل چیزیں نہ ہوں اس لئے کہ وہ بے تو جہی کا باعث ہوتی ہیں مکان سادہ اور پر سکون ہو تو بہتر ہے۔

### ۳۔ زمان:

یوں تو جو بھی وقت حفظ کرنے والے کے لئے بہتر ہو اس کا انتخاب کر لے لیکن میمین کرنا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ کسی دن صبح چھ بجے حفظ کے لئے پیش گئے کسی

دن دو پہر کو اور کسی دن رات کو، جو بھی وقت میکن کرے اس وقت حفظ کرتا بہت مفید ہے تمام اوقات میں رات کو سونے سے پہلے یا صبح کا وقت بہت مناسب ہے اگر صبح کا وقت اختیار کرے تو بہت سے فائدے ظاہر ہوں گے جیسے عام طور سے دوسرے اوقات میں کوئی نکوئی خلل پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے مگر صبح کا وقت بالکل خالی ہوتا ہے صبح کو شور غل نہیں ہوتا لوگ سونے میں مشغول ہوتے ہیں انسان کی توجہ زیادہ ہوتی ہے پدن چونکہ رات بھر آرام پاچکا ہوتا ہے لہذا حفظ کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے دوسرے وقت میں اگر ایک صفحہ اور ٹھیکھنہ میں حفظ ہوتا ہے تو صبح کو ۱۵ رہنمث میں حفظ ہو گا۔

### ۳۔ سوروں کے نام:

قرآن حفظ کرنے سے پہلے بہت بہتر ہے کہ قرآن کریم کے تمام سوروں کے نام حفظ کر لئے جائیں کہ قرآن میں ۱۱۲ سوروں کے یہ نام ہیں اور یہ سورہ اس نمبر پر واقع ہے مثلاً پہلا سورہ حمد ہے دوسرا سورہ بقرہ ہے پچھواں فرقان ہے پچھا سواں ق ہے وغیرہ۔

### ۴۔ کھاں سے شروع کریں:

بہت سے لوگ حفظ قرآن کریم شروع سے کرتے ہیں ایجنبی سورہ حمد پھر بقرہ پھر آل عمران لیکن مناسب ہے کہ قرآن چھوٹے چھوٹے سوروں سے شروع

کیا جائے یعنی تیسویں جزء کا انتخاب کرے اور وہ بھی آخر سے حفظ کرے سب سے پہلے ناس پھر فلق، اخلاص، مسداسی طرح بناء تک حفظ کر لے اس کے بعد سورہ بقرہ شروع کرے خاص کر اگر حفظ کرنے والا چھوٹا بچہ ہے تو آخری جزء کا پہلے حفظ کرنا بہت ضروری ہے اس سے اس کے اندر شوق پیدا ہو گا کہ ہم نے کم مدت میں اتنے زیادہ سورے حفظ کر لئے ہیں۔

تشویق کا ایک پہلو یہ بھی ہو گا جسے میں نے خود اپنایا میرے چھوٹے بیٹے مصطفیٰ نے جب سورہ حمد کے علاوہ آخری جزء حفظ کر لیا تو میں نے کئی جگہوں پر کہی لوگوں سے کہا کہ میرا یہ بیٹا ایک تہائی قرآن کا حافظ ہے اور مصطفیٰ سے کہا کہ بس اب آپ کو دو تہائی مزید حفظ کرتا ہے اس کی تاویل یہ ہے کہ پورے قرآن کریم میں ۱۱۲ سورے ہیں جزء ۳۰ میں ۳۷ سورے ہیں سورہ حمد ملا کر ۳۸ ہو گئے یعنی ۱۱۲ کا ایک تہائی۔

چونکہ تیسویں جزء بہت سے لوگ حفظ کرنا چاہتے ہیں لہذا ان کی آسانی کے لئے ایک جدول (چارٹ) درست کیا جا رہا ہے فرض کرئے کہ کوئی شخص بدھ کے روز قرآن حفظ کرنا شروع کر رہا ہے تو اسی جدول کے مطابق ہر روز حفظ کرتا رہے اس چارٹ میں حفظ مرور اور دورہ تینوں کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے، مرور یعنی جو درس

حال ہی میں حفظ کیا ہے اس کی تکرار کرتا رہے تاکہ پختہ ہو جائے دورہ یعنی جو حفظ کرچکا ہے اسے کبھی کبھی دہراتا رہے تاکہ فراموش نہ ہونے پائے۔

دورة	ہفتہ	روز	حفظ	مرود
۱	بدھ	ناس، فلق	ناس، فلق	حمد
		اخلاص، مسد	اخلاص، مسد	ناس، فلق
		نصر، کافرون	نصر، کافرون	حمد
		کوثر، ماعون	کوثر، ماعون	ناس تا مسد
		قریش، فیل	قریش، فیل	ناس تا کوثر
		حمزہ، عصر	حمزہ، عصر	ناس تا ماعون
		تکاثر	تکاثر	ناس تا فیل
		قارص	قارص	nas تا تکاثر
۲	بدھ	عادیات	عادیات	نصر تا قارص
		زوالہ	زوالہ	کوثر تا عادیات
		بینہ کی ۵ آیتیں	بینہ کی ۵ آیتیں	قریش تا زوالہ
		بینہ تا آخر قدر	بینہ تا آخر قدر	حمزہ تا زوالہ
		علق	علق	تکاثر تا قادر
		تمین	تمین	قارص تا علق
		شرح	شرح	عادیات تا تمین
۳	بدھ	ناس تا کافرون	ناس تا کافرون	

جعرات ضمی	زائرہ تا شرح	قریش تا حکاہ	جعده
سپر	بینہ تا علن	قارعہ تا زرل	لیل تا آیہ ۱۰
شش	علق تا میل	ناس تا ماعون	اتوار
تیس	تمن تا شش	قریش تا قارص	بلد تا آیہ ۱۲
منگل	تمن تا شش	صرہ تا عادیات	بلد تا آخر
۳	شرح تا بلد	زائرہ تا علن	بدھ فجر تا آیہ ۱۳
جعرات فجر تا آیہ ۲۲	شرح تا بلد	ناس تا فل	فجر تا آخر
جعده	ضھی تا فجر	صرہ تا زرل	ضھی تا فجر
سپر	ضھی تا فجر	بینہ تا تمیں	غاشیہ تا آیہ ۱۶
اتوار	لیل تا غاشیہ	ناس تا فل	غاشیہ تا آخر
منگل	شش تا اعلیٰ	ہمزہ تا زرل	اعلیٰ
۵	بلد تا طارق	بینہ تا علن	طارق
بدھ	فجر تا طارق	تمن تا میل	بروج تا آیہ ۱۰
جعرات بروج تا آخر	فجر تا بروج	شش تا غاشیہ	بروج تا آیہ ۱۳
جعده	غاشیہ تا بروج	ناس تا عصر	اشتاق تا آیہ ۱۳
سپر	اعلیٰ تا اشتاق	حکاہ تا بینہ	اشتاق تا آخر
اتوار	اعلیٰ اشتاق	شش تا غاشیہ	مطوفین تا آیہ ۱۳

جیز	مطفقین تا آیہ ۲۸	طارق تا اشتقاق	ناس تا عصر	جیز
منگل	مطفقین تا آخر	بروج تا اشتقاق	کاٹھتابینہ	منگل
بدھ	انفطار تا آیہ ۱۳	انشقاق و مطفقین	قدر تا خی	بدھ
جمعرات	تمام انفطار	انشقاق و مطفقین	لیل تا غایہ	جمعرات
جمع	بکلوریتا آیہ ۱۵۳	مطفقین و انفطار	اعلیٰ تا اشتقاق	جمع
سپتھر	تمام تکلیر	مطفقین و انفطار	ناس تا تکاثر	سپتھر
اوّار	عس تا آیہ ۲۳	مطفقین تا تکلیر	قارعہ تا تمیں	اوّار
ہیز	تمام عس	انفطار تا تکلیر	شرح تا فجر	ہیز
منگل	ناز عات تا آیہ ۱۳	انفطار تا عس	غاییہ تا مطفقین	منگل
بدھ	ناز عات تا آیہ ۳۲	تکلیر و عس	ناس تا قارعہ	بدھ
جمعرات	تمام ناز عات	تکلیر و عس	عادیات تا خی	جمعرات
جمع	نباء تا آیہ ۱۶	تکلیر تا ناز عات	لیل تا اعلیٰ	جمع
سپتھر	نباء تا آیہ ۳۰	عس و ناز عات	طارق تا تکلیر	سپتھر
اوّار	تمام نباء	عس و ناز عات	ناس تا عادیات	اوّار
ہیز	صفر ۲	ناز عات و نباء	رزلہ تا بلد	ہیز
منگل	صفر ۳ تا آیہ ۱۲	ناز عات، نباء، صفر ۴	فجر تا اشتقاق	منگل
بدھ	تمام صفر ۳	ناز عات، نباء، صفر ۴	مطفقین تا نباء	بدھ
جمعرات	صفر ۳ تا آیہ ۲۰	ناز عات، نباء، صفر ۴، ۲، ۲	ناس تا تمیں	جمعرات

جعد	تمام صفحہ ۳	نباء و صفحہ ۱۷ تا ۳۰	شرح تاریخ
سپتھر	صفحہ ۵ تا آئیے ۲۶	نباء و صفحہ ۱۷ تا ۳۰	برون تاریخ
اتوار	تمام صفحہ ۵	صفحہ ۱۷ تا ۳۰	ناز عات و نباء
پیر	صفحہ ۶ تا آئیے ۳۳	صفحات ۱۷ تا ۵	ناس تاریخ
منگل	تمام صفحہ ۶	صفحات ۱۷ تا ۵	بلدتا انقطار
بدھ	صفحہ ۷ تا آئیے ۳۲	صفحات ۱۷ تا ۲	ٹکویر تابناء
جعرات	تمام صفحہ ۷	صفحات ۱۷ تا ۲	ناس تابروج
جعد	صفحہ ۸ تا آئیے ۵۳	صفحات ۱۷ تا ۷	طارق تاناس
سپتھر	تمام صفحہ ۸	صفحات ۱۷ تا ۷	نباء تابروج
اتوار	صفحہ ۹ تا آئیے ۶۰	صفحات ۱۷ تا ۳	طارق تاناس
پیر	تمام صفحہ ۹	صفحات ۱۷ تا ۳	نباء تابروج
منگل	صفحہ ۱۰ تا آئیے ۶۵	صفحات ۱۷ تا ۵	طارق تاناس
بدھ	تمام صفحہ ۱۰	صفحات ۱۷ تا ۵	امتحان جزء ۳۰
جعرات	صفحہ ۱۱ تا آئیے ۷۳	صفحات ۱۷ تا ۱۰	صفحات ۱۷ تا ۵
جعد	تمام صفحہ ۱۱	صفحات ۱۷ تا ۱۰	صفحات ۱۷ تا ۲
سپتھر	صفحہ ۱۲ تا آئیے ۸۰	صفحات ۱۷ تا ۱۱	صفحات ۱۷ تا ۵
اتوار	تمام صفحہ ۱۲	صفحات ۱۷ تا ۱۱	صفحات ۱۷ تا ۲
پیر	صفحہ ۱۳ تا آئیے ۸۵	صفحات ۱۷ تا ۸	صفحات ۱۷ تا ۵

منگل	تہام صفحہ ۱۳	صفحات ۷۲۵	بدھ	صفحہ ۱۳ تا آئیے ۹۰	صفحات ۹۲۹	نباء تناس
جمع	صفحہ ۱۳ تا آئیے ۹۷	صفحات ۹۳۲	جمرات	تہام صفحہ ۱۳	صفحات ۱۳ تا ۹	صفحات ۸۳۲
سبز	تہام صفحہ ۱۵	صفحات ۱۰ تا ۱۰	صفحات ۱۰ تا ۲	صفحہ ۱۵ تا آئیے ۹۷	صفحات ۹۳۲	صفحات ۹۳۲
اور	صفحہ ۱۶ تا آئیے ۱۰۲	صفحات ۱۱ تا ۱۱	پیر	تہام صفحہ ۱۶	صفحات ۱۱ تا ۲	صفحات ۱۱ تا ۲
منگل	صفحہ ۱۷ تا آئیے ۱۰۹	صفحات ۱۲ تا ۱۲	منگل	صفحہ ۱۷ تا آئیے ۱۰۹	صفحات ۱۲ تا ۲	نباء تناس
بدھ	تہام صفحہ ۱۷	صفحات ۱۲ تا ۱۲	جمرات	صفحہ ۱۸ تا آئیے ۱۱۵	صفحات ۱۳ تا ۱۷	صفحات ۱۱ تا ۲
جمع	تہام صفحہ ۱۸	صفحات ۱۳ تا ۱۷	سبز	صفحہ ۱۹ تا آئیے ۱۲۳	صفحات ۱۳ تا ۱۳	صفحات ۱۱ تا ۲
سبز	تہام صفحہ ۱۹	صفحات ۱۳ تا ۱۳	اور	تہام صفحہ ۱۹	صفحات ۱۳ تا ۱۳	صفحات ۱۱ تا ۲
پیر	صفحہ ۲۰ تا آئیے ۱۳۰	صفحات ۱۵ تا ۱۵	منگل	تہام صفحہ ۲۰	صفحات ۱۵ تا ۱۵	نباء تناس
منگل	تہام صفحہ ۲۱	صفحات ۱۶ تا ۱۶	بدھ	صفحہ ۲۱ تا آئیے ۱۳۷	صفحات ۱۶ تا ۱۶	صفحات ۱۱ تا ۲
جمع	تہام صفحہ ۲۱	صفحات ۱۶ تا ۱۶	جمرات	تہام صفحہ ۲۱	صفحات ۱۶ تا ۱۲	صفحات ۱۱ تا ۲
			جمع	تہام صفحہ ۲۲	صفحات ۱۷ تا ۱۷	صفحات ۱۱ تا ۲

سپر	تمام صفحہ	۲۳
اتوار	تمام صفحہ	۲۲
بیبر	تمام صفحہ	۲۵
منگل	تمام صفحہ	۲۶
بدھ	تمام صفحہ	۲۷
جسمرات	تمام صفحہ	۲۸
صفحات ۱۹ تا ۲۱	صفحات ۲۷ تا ۲۹	۲۲
صفحات ۲۰ تا ۲۲	صفحات ۲۹ تا ۳۱	۲۳
صفحات ۲۱ تا ۲۳	صفحات ۳۱ تا ۳۳	۲۴
نیاعتا ناس	صفحات ۳۳ تا ۳۵	۲۵
امتحان جزء اول	صفحات ۳۵ تا ۳۷	۲۶

تیسویں اور پہلے جزو کا امتحان دینے کے بعد اسی طرح ہر روز ایک صفحہ حفظ کرتا جائے مروار و دورہ میں سے بھی ایک صفحہ آگے بڑھا کر پیچھے سے ایک صفحہ کم کر دے اس جدول کو دنوں کے بجائے تاریخ کے اعتبار سے بھی تنظیم کر سکتا ہے مثلاً ۱۸ اور زی انجب یوم غدیر شروع کرے اور جدول کے مطابق کام کرتا رہے، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ تیسویں جزو ۷۰ ہفتہ میں حفظ ہو گا مگر ایسا حفظ ہو گا کہ کہی فراموش نہیں ہو گا۔

# ساتویں فصل

حفظ کے فائدے

(نظر مبارک جمع الاسلام والاسلميين حاج آقا ریاض الحکیم  
فرزند و معلم آیت اللہ العظمی سید سعید الحکیم طباطبائی)

بسم الله الرحمن الرحيم  
لقد سررت عند زيارتي لدار القرآن  
المهود المباركة التي بدلاها حباب الفاضل  
السيد سعود اختر صنوي دام سرهنا و  
باقي المدرسين حيث اثمرت حفظ مجموعة  
من البراعم واليافعين للعديد من احبراء  
القرآن الكريم . داعياً المباري تعالى  
أن يزيد فضله عليهم ، وأن يوفقنا  
إياهم السريع على نفع القرآن الكريم والغرة  
تفيداً لوصيته النبي ص، لامتنا في حديث  
النقلين وغيره . إن شاء الله عجيب .

رياض الحکیم

٨ / رجب الحرام

١٤٢٢ هـ

## حفظ کے فائدے

ممکن ہے بعض ذہنوں میں سوال پیدا ہو کہ حفظ قرآن کریم کا کیا فائدہ ہے اور انسان کی زندگی پر اسکے اثرات کس طرح مرتب ہوتے ہیں حفظ قرآن کریم کے جو فوائد ہیں انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا خاص فوائد جو مشاہدہ میں آچکے ہیں ان کی جانب اشارہ کر دینا مناسب ہے۔

### ۱۔ ثواب آخرت:

جیسا کہ روایات بیان ہو چکیں کہ حفظ قرآن کا سب سے بڑا جزاً و ثواب آخرت ہے حافظ قرآن کا مقام جنت میں سب سے اعلیٰ ہے۔

### ۲۔ ہدایت:

چونکہ حافظ قرآن شروع سے آخر تک قرآن کی آیات میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ حفظ مکمل کر لینے کے بعد بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر روز دو جزء کی تکرار کرے ان آیات کی بنابر حافظ قرآن معاشرہ کا سب سے زیادہ ہدایت یافتہ انسان بن جاتا ہے لوگ اسے نمونہ عمل قرار دیتے ہیں۔

### ۳۔ طمینان قلب:

ہم نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جن کے پاس مادیت کے لحاظ سے ہر چیز فراہم ہے، بہترین مکان، اچھی گاڑی، مال و دولت سب کچھ ہونے کے باوجود سکون و طمینان نہیں ہے اس لئے کہ روح کو سکون نہیں ہے اس کے برخلاف حافظ قرآن چونکہ تمام وقت قرآنی آیات اور ذکر اللہ میں مشغول ہوتا ہے اس لئے مادیت کے لحاظ سے اگر کچھ بھی نہیں ہوتا تب بھی وہ طمینان سے زندگی بسر کرتا ہے اس لئے کہ خود اللہ نے فرمایا ہے: **اللَّهُ تَطْمِينُ الْقُلُوبَ** قرآن کے اسماء میں سے ایک اسم خود ذکر ہے یعنی قرآن ذکر ہے جو طمینان و سکون بخشتا ہے۔

### ۴۔ قوی حافظ:

حفظ قرآن کریم حافظ میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ قرآن کی تلاوت سے حافظ میں زیادتی ہوتی ہے روایات میں ہے کہ جو شخص ہر روز کم سے کم ۵۰ آیات کی تلاوت کرے گا اس کا حافظ بہت قوی ہو گا قرآن کریم حفظ کرنے والا تو روزانہ کئی سوروں اور کئی صفحوں کی تلاوت کرتا ہے جس کا اثر یقیناً اس کے حافظ پر پڑتا ہے خود بختی رضوی سلمہ مثال ہیں انہوں نے تیرے درج کا امتحان دیا اس کے بعد قرآن حفظ کرنے کی بنا پر اسکو نہیں گئے ان کے ساتھی پانچویں کلاس میں پہنچ گئے تھے جب ان سے کوئی پوچھتا تھا کہ اسکوں کہاں تک گئے تو انہیں تیری بتانے میں شرم محسوس ہوتی تھی مگر ایک مخلص و متدین استاد جناب آقا ع عبد اللہ نگہبان صاحب

کی نظارت میں انہوں نے صرف ایک مہینہ میں تیری کتاب کا مطالعہ کیا چوتھے درجہ کی تمام کتابیں پڑھیں اور پانچویں کلاس کی تمام کتابوں کو پڑھ کر امتحان دیا اور الحمد للہ ۹۹ ریصد نمبر سے کامیاب ہوئے ان کے استاد کا کہنا ہے کہ جیسے ہی میں کسی مطلب کی طرف اشارہ کرتا تھا یہ سمجھ لیتے تھے اور ایک بار پڑھنے کے بعد وہ چیز حفظ ہو جاتی تھی کیونکہ انہوں نے کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کی تھی جس کی بنا پر اللہ نے قوی حافظ عطا فرمایا ہے۔

### ۵۔ مonus:

حافظ قرآن بھی بھی تہائی کا احساس نہیں کرتا اور وہ کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا کیونکہ قرآن ہر وقت اس کے ساتھ ہوتا ہے اگر وہ کسی جگہ تہائی کا احساس کرے تو فوراً حفظ کی ہوئی آیات کی تلاوت شروع کر دیتا ہے تہائی ختم ہو جاتی ہے تبھی تو امام زین العابدین نے فرمایا کہ دنیا میں میں تن و تہار ہوں اور قرآن میرے ساتھ ہو تو میں تہائی کا احساس نہیں کروں گا اور کسی بھی چیز سے وحشت طاری نہیں ہوگی قرآن حفظ کرنے والے کا بہترین مonus و ہمدرم قرآن ہے۔

### ۶۔ معنی و مفہوم:

جب انسان پورے قرآن کا حافظ ہو جاتا ہے تو اسے کسی مطلب سے متعلق آیت کو دیکھنے کے لئے لغت یا کشف الآیات کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اس کے ذہن میں تمام آیات موجود ہیں جب بھی وہ مناجات یا دعا کرنا چاہتا ہے فوراً دعا سے

متعلق آیات کی تلاوت کرتا ہے جب بھی کسی تکلیف میں پڑتا ہے فوراً نجات سے متعلق آیت پڑھتا ہے جس کی بنا پر خدا سے ایک خاص رابطہ پیدا کر لیتا ہے اور معانی اور مفہوم سے بھی قریب ہوتا جاتا ہے۔

# آٹھویں فصل

اقسام حفظ

(نظر مبارک عالی جناب مولانا ذاکر محمد حسن رضوی  
 ڈاکٹر اسلام کریم ریسرچ سینٹر پاکستان)

اس سے تعلیٰ  
 نبھے مس سر رحمتی ہے مدنی دارالفنون تھم فرازِ روزانِ نبھے کی  
 صیغہ میں یہ نہستِ خلیل ہے۔ ضادِ عالم اسی نہستِ گرتوں کیلئے  
 ہے۔ مکار کراہی بھی نہیں اے، خوشیں ہیں اے، حنفیوں کو فراز ہے، عالم  
 کو سلسلہ ہے، دارِ عالم۔ اے، خلیل ہے، خلیل ہے، ڈاکٹر اسلام کریم ریسرچ  
 سینٹر کی ایسی نہست ہے۔ اللہ زید فتحی دے  
 مسلمانوں میں اعلیٰ نہست سیمینار

کیمپنی  
 ڈاکٹر محمد حسن ریسرچ  
 ڈاکٹر اسلام کریم ریسرچ سینٹر  
 لام جماعتِ عالم دارالفنون  
 ہائی کورٹ  
 (ڈاکٹر محمد حسن اعلیٰ نہست سیمینار)

## اقسام حفظ

قرآن کریم حفظ کرنے کی دو قسم ہے: ۱۔ حفظ موضوعی ۲۔ حفظ ترتیبی۔

### ۱۔ حفظ موضوعی:

جن لوگوں کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور وہ قرآن کے مطلب کو حفظ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ طریقہ بہت مناسب ہے، سب سے پہلے اسے موضوعات منتخب کرنے ہوں گے مثال کے طور پر فروع دین کا اختاب کر کے پھر نماز، روزہ، حج، زکواۃ، خمس وغیرہ سے متعلق تمام یا کچھ آیات کو علیحدہ کر کے محفوظ کر لے اور جس طرح قرآن کے صفات ہیں اسی طرح تمام آیات کو صفحہ بندی کی صورت میں لکھ کر پھر ہر روز ایک صفحہ کے قریب حفظ کرے ایسا کرنے سے اسے مردود اور دوڑھ کرنے میں آسانی ہو گی۔

### ۲۔ حفظ ترتیبی:

جیسا کہ عالم اسلام میں تصور ہے کہ پورے قرآن کوشرون سے آخر تک حفظ کر لینے والے کو حافظ کہتے ہیں ایسے حفظ کرنے کے طریقہ کو انشاء اللہ آنندہ بیان کیا جائے گا۔

## ۳۔ مرور:

کوئی بھی چیز اگر تین بار پڑھی جائے تو حفظ ہو جاتی ہے حفظ ہونے کے بعد اگر ۱۲ گھنٹے کے اندر اسے دہرالیا جائے تو اور بہتر حفظ ہو جاتی ہے اور اگر ۲۴ گھنٹے میں ایک بار پھر پڑھ لیا جائے تو وہ چیز ۳۰ سے فیصد حفظ ہو جاتی ہے اور اگر اسی چیز کو ۶ روز تک سلسل پڑھا جائے تو پوری پختہ ہو جاتی ہے گذشتہ درس کو مسلسل ۶ روزوں تک پڑھنے کا نام مرور ہے چاہے حفظ موضوعی ہو یا ترتیبی مرور بہت ضروری ہے۔

## ۴۔ دورہ:

جب کوئی آیت یا سورہ یا صفحہ حفظ کرنے اور مرور کرنے کے بعد حفظ ہو جاتا ہے تو اسے محفوظات کے زمرہ میں لے جاتے ہیں محفوظات کی تکرار بہت ضروری ہوتی ہے جب کوئی چیز حفظ کی جائے تو کم سے کم ایک ہفتہ میں اس کی تکرار ہونی چاہئے مثال کے طور پر اگر کسی نے جزء ۳۰ حفظ کر لیا ہے تو حفظ کے بعد ہر ہفتہ جزء ۳۰ کی تکرار کرے اور جب حفظ کو کافی دن ہو جائیں تو ۱۵ روز میں ایک بار تکرار کر لینا کافی ہے اور اگر پورے تسلط اور عبور کے ساتھ قرآن حفظ کیا گیا ہے تو مہینہ میں ایک بار تکرار کر لینا کافی ہے اسی محفوظات کی تکرار کا نام دورہ ہے۔

# نویں فصل

حافظہ

(نظر مبارک جیو الاسلام والسلمین جناب مولانا سید جواد نقی  
فضل و مدرس حوزہ علمیہ قم ایران)

بسم تعالیٰ :

۲۰۰۲ مئی مدرسہ حجور ان شہر ۱۴۲۳ھ بیان ۱۵ آگسٹ

مدرسہ بار الفرزند ماتع مدیر شریعت و نسخہ داری خوب اُمار  
معذر و خدر کا پامست تعلیفیہ تحریر نہادت اعلیٰ قرآن کریم  
تعلیفیہ و معلمین کی خدمت میں شریعتیہ کا موقع ملہ  
اس بہتران فرمادی میں حافظ سورک خوشیہ ساقہ و مدد میں  
رانانہ سرماہہ الحمد للہ نعمتیہ تحریر نہاد کرنا دعا  
صلی و سلی خداوند شہر و تعالیٰ سے دعائیہ کی تمام  
خواصی تحریر کس ترمیت مسیح انصارہ زادہ  
روم ان ذہن مدارس میں حافظہ قرآن کریم اُمار

جوانشہ  
دیکھوں ان کو جیسے  
۱۴۲۳ھ

۴۷

نبہہ تقدیر سید حسین مدرس : ۱۴۲۳ھ  
قمریہ کلمنیہ حج

## حافظہ

دنیا میں جتنے انسان ہیں حافظہ کے اعتبار سے ان کے اندر فرق ہے بہت سے افراد ہیں جو ایک بار کسی کو دیکھ لیتے ہیں تو ہمیشہ کے لئے یاد کر لیتے ہیں اور بہت سے لوگ بار بار ملاقات ہونے کے بعد بھی کہتے ہیں آپ کو تو کہیں دیکھا ہے یہ قوت حافظہ پر ودگار کی ایک نعمت ہے جسے جتنا ملے اسکا اتنا شکریہ ادا کرے حافظہ کو کم کرنے اور بڑھانے کے لئے بھی بہت سی چیزیں موثر ہوتی ہیں کچھ کا تعلق مادیت سے ہے اور کچھ معنوی ہیں ہم حافظہ بڑھانے والی چیزوں کو بیان کرنے کے بعد حافظہ کم کرنے والی چیزیں بھی بیان کریں گے۔

### ۱۔ حافظہ بڑھانے والی چیزیں:

۱۔ تلاوت قرآن۔

۲۔ حضر خیزی۔

۳۔ تقویٰ۔

۴۔ صلوٰات۔

۵۔ مساوک۔

۶۔ خوشبو۔

۷۔ استشاق۔

۸۔ اطمینان و سکون۔

۹۔ قیلولہ (دو پھر کو کھانے کے بعد تھوڑی دری آرام کرنا)

۱۰۔ صحیح نہار منہ ۲۳ روانے مونکہ کھانا۔

۱۱۔ کندر کھانا۔

۱۲۔ کیلہ کھانا۔

۱۳۔ میٹھا سبب۔

۱۴۔ میٹھا انار۔

۱۵۔ پستہ۔

۱۶۔ بادام۔

۱۷۔ سرکہ۔

۱۸۔ سور کی والی یا کھڑا سور۔

۱۹۔ ماش۔

اسی طرح حافظہ کم کرنے والی چیزیں بھی ہوتی ہیں وہ بھی یا ظاہری و مادی

ہیں یا معنوی ان کا بیان کرنا بھی مناسب ہے تاکہ قرآن حفظ کرنے والے ان

چیزوں سے ابھتہاب کریں تاکہ حافظہ کم نہ ہونے پائے۔

### ۲۔ حافظہ کم کرنے والی چیزوں:

- ۱۔ معصیت کا مرٹکب ہوتا۔
- ۲۔ زیادہ ہنسنا خاص کر قبیلہ لگانا۔
- ۳۔ والدین کی بے احترامی کرنا۔
- ۴۔ استاد کی بے احترامی کرنا۔
- ۵۔ دنیا کا گروہیدہ ہوتا۔
- ۶۔ زیادہ ہمسٹری کرنا۔
- ۷۔ سختی چیزوں کھانا۔
- ۸۔ زیادہ پنیر کھانا۔
- ۹۔ قبروں کی تختی پڑھنا۔
- ۱۰۔ پھانسی پر لٹکائے ہوئے انسان کو دیکھنا۔
- ۱۱۔ حالات جتابت میں کھانا پینا۔
- ۱۲۔ پانی والی چیزوں کا زیادہ کھانا۔
- ۱۳۔ کھانا بہت گرم کھانا۔
- ۱۴۔ بدبودار چیزوں سوٹھنا۔
- ۱۵۔ ہر ایسا سوکھا دھپیا کھانا۔

۱۶۔ جھوٹ بولنا۔

یوں تو ہر معصیت الہی حافظہ کو کم کر دیتی ہے مگر خاص کر جھوٹ سے بہت تیزی سے حافظہ کم ہوتا ہے مثل مشہور ہے کہ دروغ گو حافظہ ندارد یعنی جھوٹ بولنے والا حافظہ کا مالک نہیں ہو سکتا۔

# دسویں فصل

مراحل حفظ

(نظر مبارک جمیع الاسلام مولانا محمد حسین)

مدرس جامعہ ناظمیہ لکھنؤ

۱۰۵/۶

### لکھنؤ

برائے دہلی روزانہ نیشنل کالج کا اعلیٰ سطح مدرسہ عدالتی دنیا زان خبر (برابری)  
جیز ایک پیغمبر موسیٰ اعلیٰ سیف الدین مسیح دینی جو علیہ السلام شریعت میں باری بوری  
سے اپنے حسن اور علت درمیان فرقہ کی حد تھے کا درازہ کیجا سے کیجیے تو زان کی طبق کوں ان ہیں  
کیا کہ اپنے خداوندانیت کو لے کر منہ بھروسہ بنا کر دیتے ہے۔ خدا عالم کو کہا دیں  
کہ۔۔۔ ورنہ کہ وہ کوئی دنیا کی قدر نہ ہو تو کہ زندگی سے زندگی میں پہنچ دے  
کیا ہے کہ۔۔۔ اپنی دلچسپی کا اور ان کا اپنے گئے خداوندان پیش کیے اپنے کی وجہ پر  
تھوڑی ایسی ایک دلچسپی کیسے کہا جاتے اور کوئی کوادی سے کہا جاوہ ہے۔۔۔ یہ بچے  
خیلی سب سے بیش صدیوں سے ہے اپنے دلچسپی کو پہنچا دیا جا، اتنا لکھا کر رکھا جا۔

برائے بیک فرمائتے اکتوبر ۱۹۷۵ء تجویز

وزیر

محمد حسین جامعہ ناظمیہ لکھنؤ

۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء

۱۴۲۶ھ

## مراحل حفظ

بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے کون سی عمر مناسب ہے یوں تو جتنی کم عمر میں قرآن حفظ کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے لیکن بڑی عمر کے افراد بھی قرآن حفظ کر سکتے ہیں کلی طور پر قرآن حفظ کرنے کے مراحل ذکر کرنے سے قبل ایک اطیفہ بیان کر دینا مناسب ہے صاحبان عقل خود اس اطیفہ سے نتیجہ اخذ کر لیں گے۔

ایک ہوٹل میں لکھا ہوا تھا کہ آپ کو جتنا بھی کھانا کھانا ہو کھائیے آپ سے پیسے نہیں لیے جائیں گے بلکہ پیسے آپ کے پوتے سے لئے جائیں گے ایک ۲۰ رسال کا نوجوان جس کی خوراک بھی ماشاء اللہ تھی خوش ہو گیا کہ چلو خوب کھاؤ ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی شادی ہو گی بچے ہوں گے پھر ان کی شادی ہو گی پھر ان کے بچے ہوں گے ان سے پیسے لیئے جائیں گے اس نے ہوٹل میں جا کر خوب کھانا کھایا تقریباً اپنے حساب سے ۲۰۰ روپیہ کا کھانا کھا کر خوشی خوشی جب باہر نکلنے لگا تو ہوٹل کے مالک نے ۳۰۰ روپیہ کا بل پیش کر دیا اس نے بگز کر کھا آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے لئے مفت ہے پیسے پوتے سے لئے جائیں گے مالک نے بڑے زم لجھے

میں کہا کہ حضور آپ نے جو کھانا کھایا ہے اس کا پیسہ آپ سے کھاں لیا جا رہا ہے آپ کے پیسے آپ کے پوتے ہی سے لیے جائیں گے یہ ۳۰۰ روپا بل تو وہ ہے جسے آپ کے دادا مرحوم نے کھایا تھا۔

معلوم ہوا کہ باپ دادا کے ان غال و گردار کا اثر اولاد پر مرتب ہوتا ہے اسلامی روایات میں بھی ہے کہ باپ دادا کے بہت سے کاموں کا ذمہ دار بچہ ہوتا ہے جیسے اگر باپ نے نمازیں قضا کیں تو وہ خود تو گناہگار ہے ہی اس کے بینے پر نماز کی قضا بجالانا واجب ہے اسی طرح جب ہم معاشرہ میں کسی نالائق بچے کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اس بچا رے کی کیا خطاب ہے خطاب والدین کی ہے۔

بہت سے قارئین حضرات کی سہولت کے لئے حفظ قرآن کو ہم چار مرحلوں میں تقسیم کرتے ہیں:

- ولادت سے قبل۔
- ۲۔ ولادت سے ۲ سال تک۔
- ۳۔ ۲ سال سے ۷ سال تک۔
- ۴۔ سات سال کے بعد۔

## پہلا مرحلہ: ولادت سے قبل

آپ کو تجہب ہو گا کہ حفظ قرآن کا تعلق ولادت سے بھی قبل کیسے ہے جیسا کہ حفظ قرآن کا اہم تعلق ولادت سے قبل ہے اسے ہم چند نکات کی صورت میں عرض کرتے ہیں۔

### پہلا نکتہ: شریک حیات۔

ہمارے بعض معاشروں میں شریک حیات کے اختاب کو اہمیت نہیں دی جاتی والدین اور بزرگان اپنا حق سمجھتے ہیں کہ جہاں چاہیں شادی کر دیں نہ لڑکے کو چوں چرا کا حق اور نہ بیچاری لڑکی کو، کبھی کبھی تو دیکھنے میں آتا ہے کہ نکاح سے قبل تینک لڑکی کو معلوم کبھی نہیں ہوتا کہ اس کی شادی کہاں اور کس سے ہو رہی ہے صرف رسم کے طور پر نکاح سے قبل مولوی صاحب اجازت کے لئے جاتے ہیں خواہ ناخواہ اس بیچاری کو اجازت دینی ہی پڑتی ہے ورنہ خاندان کی عزت خاک میں ملا دینے کا طعنہ اسے دیا جائے گا۔

اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے یہ بالکل غلط ہے اسلام نے لڑکے اور لڑکی کو شریک حیات کے اختاب کا پورا حق دیا ہے بلکہ اسلامی تعلیمات تو عملی طور پر ایسی ہیں کہ خود شادی کرنے والے نے پیغام بھیجا ہے ایک طرف مجنت، اسلام حضرت خدیجہ ہیں جو واقعہ نمونہ عمل ہیں اس لئے کہ آپ نے جو کچھ کیا اسلام کی ترویج کے لئے کیا ساری دولت ترویج اسلام پر خرچ کر دی آپ نے جب رسالت مآب کے اخلاق و کردار کو دیکھا تو پیغام خود بھیجا جناب ابوطالب خود ہر طرح سے رسول اکرمؐ کے سر پرست تھے اپنے حق کا استعمال کرتے ہوئے رشتہ قبول نہیں کیا بلکہ خود رسالت مآب کو اختیار دیا کہ وہ رشتہ قبول کریں یا رد کر دیں رسول اکرمؐ نے بھی حضرت خدیجہؓ کے اخلاق و کردار کی قدر کرتے ہوئے قبول فرمایا، دوسری جانب جب حضرت

شہزادی کو نین کی خواستگاری کے لئے امیر المؤمنین تشریف لائے تو باوجود واس کے کہ رسول اکرم خود امیر المؤمنین کے سر پرست تھے اور جانتے تھے کہ اس سے بہتر کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا اور یہ رشتہ تو آسمان پر ہو چکا ہے، آپ نے قبول نہیں فرمایا بلکہ کہا کہ میں فاطمہ سے پوچھ کر جواب دوں گا جب شہزادی نے رضایت ظاہر کر دی تب آپ نے نکاح کا انتظام کیا۔

شادی کا مسئلہ بہت اہم ہے ساری زندگی بلکہ نسلوں کا دار و مدار ہے لہذا شریک حیات کے انتخاب کا حق پورے طور پر لڑ کے اور لڑکی کے حوالے کر دیا جائے باس بزرگوں کی نظارت اور راہنمائی ضروری ہے اب جب لڑکے اور لڑکی کو یہ حق حاصل ہو گا تو ہر ایک اپنی پسند اور اپنی خواہش کے لحاظ سے شریک حیات کا انتخاب کرے گا۔

### دوسرائیت: نیت۔

جب لڑکے اور لڑکی کو انتخاب کا حق ملے گا تو دونوں اس نیت سے انتخاب کریں گے کہ اللہ نے انہیں جو اولاد دی اسے حفظ قرآن کے لئے وقف کریں گے اس نیت پر شادی، انعقاد و نطفہ کے وقت بھی باقی رہیں تا کہ اللہ جو اولاد دے وہ خادم قرآن والیں بیٹت بنے۔

### تیسرا نکتہ: جمل۔

جب ماں حاملہ ہوتا سے ہر وقت اس بات کا خیال رہے کہ اللہ نے ایک

امانت اس کے حوالے کی ہے البتہ ہر وقت اس امانت کا خیال رکھتے تاکہ بہتر طور پر امانت حوالے کر سکے اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر وقت طہارت سے رہے جب رات کو سونے لگے وضو کر لے دن کو زیادہ تر وضو سے رہے اس طہارت کا اثر مان اور بچہ دونوں پر پڑے گا دونوں کے نور میں اضافہ ہو گا اس لئے کہ خود وضو نور ہے اور نور عطا کرتا ہے۔

### چوتھا نکتہ: جواب۔

جب لڑکا شریک حیات کا انتخاب کرے اسی وقت اس بات کا خیال رکھ کر بے جواب اور بے پردہ کا انتخاب نہ کرے بلکہ خاندان میں بھی نظرڈائے اگر خاندان ان میں قریبی خواتین بے پردہ ہوں تو لڑکی کا انتخاب نہ کرے اور یہ سوچ لے کہ جو خاندان یا جو لڑکی خدا کے قوانین کی رعایت نہیں کر رہی ہے وہ شوہر کے حقوق کی رعایت کیسے کرے گی لڑکی کو بھی چاہئے کہ حمل کے تمام ایام میں اپنے کو جواب میں رکھے اس جواب کی رعایت کرنے کا اثر اولاد پر بھی پڑے گا۔

### پانچواں نکتہ: گناہوں سے دوری۔

ہمارے معاشرہ میں بعض گناہوں کو بڑا سمجھا جاتا ہے جیسے شراب کا پینا یا سور کا گوشت کھانا مگر کچھ گناہوں کی طرف بالکل توجہ نہیں دی جاتی اور اسے گناہ سمجھنا بھی گناہ بن جاتا ہے مثلاً غیبت کرنا یا تہمت لگانا، تمام افراد کو ان گناہوں سے اجتناب کرنا چاہیے خاص کر حاملہ عورت، جب بھی اس کے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو

فوراً سے نوک دے اس سے اس کے رحم میں تربیت پانے والے بچہ پر اثر پڑے گا، وہ جری اور بہادر پیدا ہوگا اور اگر نہیں نوک لکھی تو کم سے کم وہاں سے اٹھ کر چلی جائے تاکہ غیبت اور تہمت کے عذاب سے محفوظ رہے یوں تو غیبت کم و میش اکثر افراد میں پائی جاتی ہے مگر صنف نساں و طلاب میں بہت زیادہ، یہ ممکن ہی نہیں کہ چار گورتیں جمع ہوں اور کسی کی غیبت نہ کریں دوسرا صنف ہے طلاب اور علماء کی، جہاں بھی دو طالب علم بیٹھے غیبت شروع کروی دو صنفوں میں فرق صرف یہ ہے کہ عورتیں جب غیبت کرتی ہیں تو اسے غیبت اور حرام جانی ہیں مگر طالب علم پہلے اس غیبت کو جائز بنانے کی کوشش کرتا ہے پھر غیبت کرتا ہے لیکن کئی حرام کا مرتكب ایک ساتھ ہوتا ہے ہاں کچھ ایسے بہادر بھی ہیں جو خود بھی غیبت نہیں کرتے اور کیا مجال کر ان کے سامنے کوئی غیبت کرے درود وسلام ہو آج کے دور میں غیبت سے بچنے والوں پر۔

### چھٹا نکتہ: لقمه حلال۔

حلال لقمه کا اثر یقینی طور پر خود انسان کے گوشت و پوست پر پڑتا ہے اور اگر ماں حرام غذاوں سے پرہیز نہیں کرتی تو اولاد پر یقیناً اس کا اثر پڑے گا یوں تو تمام اوقات حرام کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے لیکن حاملہ عورت بہت زیادہ پرہیز کرے اس لئے کہ اگر وہ حرام کھارہی ہے تو گویا اپنے ساتھ اپنے شکم میں پرورش پانے والے بچے کو بھی حرام کھلارہی ہے اسکی مثال بالکل دیے ہی ہے جیسے کوئی خود حرام کھائے اور دوسروں کو بھی حرام کھائے۔

### ساتواں نکتہ: عبادت۔

عبادت ہر حال میں مستحسن ہے جب بھی انسان کا دل چاہے کرے خاص کر حاملہ عورت لے لئے بہت مناسب ہے کہ زیادہ تر وقت عبادت میں صرف کرے اول وقت نماز ادا کرے اور نماز شب کے لئے ضرور اٹھئے اگر زیادہ مشغولیت کی وجہ سے طول و تفصیل سے نماز شب نہ پڑھ سکے تو ایک ہی رکعت پڑھے میں نے خود مشاہدہ کیا کہ میرے بھائی سید محمد مہدی زیدی سلمہ ہمیشہ نماز صحیح سے ایک گھنٹہ قبل بیدار ہو کر کھینے لگتے ہیں ابھی ان کی عمر ۱۰ ارماں کی ہے شروع سے یہ معمول رہا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ہمیشہ نے کبھی نماز شب کے وقت اپنے کو خواب میں نہیں رکھا۔

### آٹھواں نکتہ: تلاوت قرآن۔

حاملہ عورت زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کرے اور یہ طے کر لے کہ دورانِ حمل کم سے کم پنجمن پاک کی عدد کے برابر قرآن پڑھ کر ان کی ارواح طیبہ کو ہدیہ کرے، اور اگر خود اس کے لئے قرآن باعث مشقت ہے یا وہ قرآن پڑھنا نہیں جانتی تو کم سے کم کسی مومن کی زبان سے کی گئی تلاوت کی کیست ہر وقت لگا دیا کرے خود بھی سن اکرے اور اپنے ششم میں پروردش پانے والے پچھے کی بھی تربیت کرتی رہے آوازوں کا اثر پچھے پر پڑتا ہے آئندہ یہ پچھے قرآن سے اتنا مانوس ہو گا کہ بہت جلد حافظ قرآن بنے گا۔

### نوال نکتہ: دعا و مناجات۔

حامدہ عورت کو زیادہ تر وقت دعا و مناجات میں گزارنا چاہئے جب بھی نماز، قرآن اور گھر کے کام سے فرست ملے دعا کرے اپنے لئے، پڑوسیوں کے لئے، قرابت داروں کے لئے، گذشتہ مرحومین کی مغفرت کے لئے، آئندہ آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کرے بالخصوص اس بچے کے لئے دعا کرے جو اس کے شکم میں ہے کہ یہ بچہ قرآن والی بیٹت کے لئے بہترین خدمت گزار بنے۔

### دوسری مرحلہ: ولادت سے دو سال تک

عام طور پر جب کسی کے گھر میں ولادت ہوتی ہے تو پہلا سوال لوگ کرتے ہیں کہ توڑا کا ہے یا لاکی جبکہ بالکل غلط سوال ہے دونوں اللہ کی نعمت و رحمت ہیں دونوں اللہ کا عظیم ہیں، ایک صاحب کے یہاں مسلسل چار لاکیاں ہو گیں تو انہوں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور کہا کہ یہ توڑا کی پیدا کرنے کے علاوہ کچھ جانتی ہی نہیں ان کے ساتھی نے کہا کہ اگر آپ ہی کچھ جانتے ہوتے تو توڑا کی پیدا کرنے کے دکھا دیا ہوتا، جب ولادت کی خبر ہوتا ہم یہ سوال کریں کہ زچہ اور بچہ دونوں صحیح و سالم ہیں؟ اور بچہ خدا کا شکر بجا لائیں۔

ولادت کے بعد ہی حفظ قرآن کا سلسلہ شروع کیا جائے وہ اس طرح کہ ماں زیادہ تر بچے کے سامنے بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرے یا باپ بچے کے سامنے قرآن

پڑھتا رہے اس سے آئندہ بچہ قرآن سے مانوس رہے گا بہت جلد حفظ قرآن جیسی نعمت سے مالامال ہو گا کبھی خیال نہ کریں کہ ایک دو دن یا مہینے کا بچہ قرآن کیسے سمجھے گا اس کے سامنے قرآن پڑھنا بیکار ہے ایسا نہیں ہے بلکہ روایات میں ہے کہ مخصوص بچے کے سامنے کوئی بھی براعمل نہ کرو اس لئے کہ آئندہ وہ اس عمل کا مرتكب ہو گا تاکہ کید کی گئی ہے کہ جب ولادت ہوتی بچے کے دامنے کا ان میں اذان اور بائیس کا ان میں اقامت کہوا اگر بچے کے اندر سننے اور سمجھنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو یہ حکم، اسلام میں ہرگز نہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت دی ہے کہ ہمارا پورا گھر قرآنی ہے جس وقت ہماری چھوٹی بیٹی نسب شکم مادر میں تھیں ہر وقت بچے قرآن پڑھا کرتے تھے ولادت کے بعد بھی ہر وقت گھر میں قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی اور آج بھی سنائی دیتی ہے جب بھی نسب روتی تھیں ان کی ماں بہلاتیں، پھلاتیں، کوئی بھی کام کرتیں مگر نسب خاموش نہیں ہوتیں یہاں تک کہ دو دھنی بھی نہیں چلتیں مگر جیسے ہی مجتبی صاحب گود میں لے کر قرآن کی آیت پڑھتے وہ فوراً خاموش ہو جاتی تھیں آج جب نسب کی عمر ڈھائی سال ہے قرآن سے اتنا مانوس ہیں کہ ہر وقت رحل و قرآن لے کر بیٹھی رہتی ہیں اور اپنے کو پورے قرآن کا حافظ بتاتی ہیں جبکہ صرف ڈریا ہ پاروں کی حافظ ہیں۔

## تیسرا مرحلہ: ۲ رسال سے ۷ رسال تک

دو سال کے بعد بچے کو ماں کا دودھ چھڑا کر غذا میں شروع کرائی جاتی ہیں

اسی وقت مادی غذا کے ساتھ ساتھ معنوی غذا بھی دینی چاہیے جب بھی بچے کو کھانا دیا جائے کھانے سے قبل کوئی چھوٹا سورہ پڑھایا جائے اگر مرحلہ اول و دوم پر عمل ہوا ہو گا تو یہ تیسرا مرحلہ بہت آسان ہو گا کیونکہ بچہ پہلے سے ہی قرآن سے مانوس ہے اگر پورے طور پر عمل کیا جائے تو چار یا پانچ سال کی عمر میں بچہ حافظ قرآن بن کر سامنے آئے گا۔

## چوتھا مرحلہ: ۷ رسال کے بعد

جن لوگوں کے لئے شروع کے مراحل پر عمل نہیں ہوا ہے والدین یا خود انسان نے بعد میں توجہ دی کر اسے حفظ قرآن حصی نعمت حاصل کرنی ہے تاکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں کو سنوار سکے ایسے افراد اس روشن پر عمل کر سکتے ہیں سب سے پہلے تمام سوروں کے نام ترتیب کے ساتھ یاد کریں پھر جو جدول (چارٹ) پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق جزو ۳۰ ر حفظ کریں پھر سورہ بقرہ جدول کے مطابق حفظ کریں یعنی شروع میں آدھے صفحے سے زیادہ حفظ نہ کریں بعد میں ایک صفحہ حفظ کریں پھر دو یا تین صفحہ حفظ کر سکتے ہیں قرآن کریم کا حفظ کرنا بہت مشکل اور بہت آسان بھی نہیں ہے اگر منظم طور پر بتائے گئے اصول کے مطابق کام کیا جائے تو آسان بن جائے گا۔

# گیارہویں فصل

حفظ قرآن؟

(نظر مبارک جنت‌الاسلام و اسلامین جناب مرتفعی علی دینا  
حوزه علمیه قم ایران)

بسم الله تعالى

از تداوتد هنات بستلت بیکنیم که  
هموایین معتمد و استاد زحمتکش دار علوی  
تلرب را عزوف بدارد و تربیت منوعان  
ترات آمده ناییت را صراحت ختند برای  
۱. حیات عقلانی انسانی در پرتوی حق در فسیمانی  
۲. اثبات ارزشی اندیشه در جامعه توسط جانباز  
۳. فسی ندایی و فسی معتمد حافظان عزیزین  
۴. ظلم سنجی و مقابله استکبار جهانی که بینه ساز  
نهاد و مصلحه کار معتبرت حبیت و گرور  
است. ا.

معظیم  
مرتفعی علی دینا  
۱۴۰۵

## حفظ قرآن؟

قرآن کریم خالق کا کلام ہے جب انسان خدا سے گفتگو کرتا چاہے تو وہ قرآن پڑھے قرآن کیوں اور کیسے حفظ کیا جائے اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ اگر کوئی فرزند اپنے والدین سے دور ہو جاتا ہے کافی دنوں کے بعد اسے چیتی مان کا خط ملتا ہے تو وہ خوش ہو کر اسے پڑھتا ہے بار بار پڑھتا ہے اتنا پڑھتا ہے کی خط کی عبارتیں حفظ ہو جاتی ہیں قرآن تو ماں سے لاکھوں درجہ زیادہ محبوب، خدا کا کلام ہے لہذا اسے اتنا پڑھا جائے کہ حفظ ہو جائے خود قرآن نے زیادہ پڑھنے کی دعوت بھی دی ہے سورہ مزمل کی آیت نمبر ۲۰ میں ارشاد ہوتا ہے «فَاقرِأْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ» یعنی جتنا بھی ممکن ہو قرآن پڑھو و سری وجہ حفظ کرنے کی یہ ہے کہ قرآن خالق کا کلام ہے جب انسان قرآن حفظ کرنے بیٹھنے تو اپنے کو خدا کے سامنے فرض کرے تمام اعضاء و جوارح پورے طور پر متوجہ رہیں ادب و احترام سے پڑھے گا تو جلدی حفظ ہو جائے گا اس کی مثال دیتے ہی ہے کہ جب ہم کسی بڑے آدمی کے پاس جاتے ہیں تو بڑے ادب سے بیٹھتے ہیں اس کی با توں کو توجہ سے سنتے ہیں اور یاد کرتے ہیں، جب قرآن یاد کریں تو بڑے ادب سے بیٹھیں غور سے پڑھیں تاکہ تمام آیات حفظ ہو جائیں، غور

و غر کی دعوت بھی قرآن نے دی ہے سورہ محمدؐ کی آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے:

(۷۸) أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَفْفَالُهَا

انہیں دونوں چیزوں کا نام حفظ قرآن ہے یعنی زیادہ اور توجہ سے پڑھاجائے

اگر لطمہ و ترتیب سے انہیں دونوں چیزوں پر توجہ دی جائے تو حفظ قرآن بہت آسان

ہو جائے گا، ہم نے اشارہ کیا کہ حفظ قرآن کے لئے تمن چیزیں ہیں حفظ، مردہ،  
دورہ، انہیں تفصیل سے ذکر کرنا مناسب ہے۔

### روش حفظ:

قرآن حفظ کرنے والے نے جتنا پروگرام بنایا ہے اس کے تحت بغیر ناغد کے  
ہر روز حفظ کرتا رہے جہاں حفظ کر رہا ہے وہاں شور شراب نہ ہو صبح کا وقت بہت  
مناسب ہے بعض افراد آئیوں کے اعتبار سے حفظ کرتے ہیں مثلاً ہر روز دس آیات  
لیکن یہ صبح نہیں ہے حفظ کرنے کے لئے معیار صفحہ قرار دیں کیونکہ آیات چھوٹی بڑی  
ہوتی ہیں آسان و مشکل ہوتی ہیں مگر صفحات برابر ہوتے ہیں قرآن حفظ کرنے والا  
تقریباً ایک سطر کی آیت کو تین بار پڑھے اس کے بعد بغیر دیکھے ہوئے پڑھے یقیناً  
آیت حفظ ہو جائے گی اس کے بعد دوسری آیت اسی طرح حفظ کرے جب دوسری  
آیت حفظ ہو جائے تو پہلی اور دوسری دونوں کو ملا کر پڑھے پھر تیسری آیت حفظ  
کرے جب یہ بھی حفظ ہو جائے تو دوسری اور تیسری کو ملا کر پڑھے اسی طرح چوتھی  
آیت کو حفظ کرے تیسری اور چوتھی ملا کر پڑھے جب پورا صفحہ حفظ ہو جائے تو تمام

صفحہ کو ایک ساتھ پڑھئے اگر آیت ایک سطر سے زیادہ ہے تو ایک سطر کے قریب کے جملوں کو پڑھئے پھر دوسرے جملہ کو، اسی طرح صفحہ حفظ کر لے مرور اور دوسرہ پر روشی ڈالی جا چکی اس پر ضرور عمل کیا جائے۔

### مباحثہ:

انسان جب کوئی درس پڑھئے تو جب تک دوسرے کے سامنے اسے بیان نہ کر دے یقین نہیں ہوتا کہ درس سمجھ لیا ہے لہذا مناسب ہے کہ جب ایک صفحہ حفظ کر لے تو یقین کرنے کے لئے کہ حفظ ہو گیا ہے اسے کسی ساتھی کو سنائے اور وہ ساتھی اسے سنائے اسی سننے اور سنائے کو مباحثہ کرتے ہیں، استاد کے سامنے جانے سے قبل بہت ہی مناسب ہے کہ مباحثہ کر لیا جائے ضروری نہیں ہے کہ مباحثہ کے لئے کوئی ساتھی تلاش کیا جائے بلکہ دو بھائی، ووپینیں، بھائی بھن، یا باپ میں بھی آپس میں مباحثہ کر سکتے ہیں۔

### کیست:

حفظ کر لینے کے بعد بہت مناسب ہے کہ کیست بھی سنی جائے کسی اپنے قاری کی کیست سننے کے بعد حفظ پختہ ہو جاتا ہے، تجوید بھی بہتر ہوتی ہے، کسی دشمن اہل بیت کی کیست سننے سے بہتر ہے کہ کسی محبت اہل بیت کی کیست سنی جائے تاکہ آواز کے ساتھ اسکے ایمانی اثر کو بھی جذب کیا جائے۔

### استاد:

بہت سے افراد ہیں جو حفظ میں استاد کی ضرورت محسوس نہیں کرتے مگر استاد کا اختاب ضروری ہے جو حفظ، مدد، اور دورے کو سئے، حافظ سنائے اور نمبر حاصل کرے، وہ راہنمائی کرتا رہے کہ کس چیز کی کمی ہے استاد دیکھے گا کہ کتنی ترقی ہوئی، کتنی کیفیت بہتر ہوئی، اسی کے مطابق تشویق کرتا رہے گا۔

### کتابت:

محصومین سے حدیث ہے کہ علم کو نتابت کے ذریعہ محفوظ کرو، ایران کی تعلیم کا تجربہ ہے کہ بچوں کو خوب لکھایا جائے، ایران میں ہر روز بچوں کو اتنا درس لکھاتے ہیں کہ تمام درس یاد ہو جاتا ہے، جب ایک صفحہ حفظ ہو جائے تو اسے کاغذ پر خوش خط لکھا جائے اس سے کئی فائدے مرتب ہوں گے مجملہ:

۱. عربی خط اچھا ہو جائے گا۔

۲. عربی املاء بہتر ہو جائے گا۔

۳. وقف اور وصل کے رموز سے والقف ہو جائے گا۔

۴. حفظ پختہ ہو جائے گا۔

۵. ایک دو سال کے اندر خود حافظ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مرتب ہو جائے گا جو اس کے لئے ایک تینی سرمایہ ہو گا، آئندہ آنے والی نسلیں اسے قاری، حافظ، اور کاتب قرآن کے عنوان سے یاد کریں گی۔

**مسابقات:**

حافظ قرآن نے جتنا بھی حفظ کیا ہے ہر وقت تیار رہے جیسے ہی اسے کسی مسابقات یا جلسہ قرآن کی خبر ملے تو حفظ کے مطابق ضرور شرکت کرے شرکت کرنے میں یا تو وہ منتخب ہوگا، یا مردود ہوگا، یا کم نمبر سے قبول ہوگا، تینوں صورتوں میں فائدے ہیں اگر ممتاز حافظ کے عنوان سے منتخب ہوا تو اس کی تشویق ہوگی، تعریف ہوگی، انعامات ملیں گے، تو اس کے حوصلے بلند ہوں گے، اور اگر مردود ہو گیا تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کا حفظ بہت کمزور ہے لہذا اسے بہتر بنا کر آئندہ مسابقوں میں شرکت کرے گا، اگر بہت معمولی نمبر سے قبول ہوا تو اسے یہ معلوم ہو جائے گا کہ کہاں پر حفظ میں کمزوری ہے اور کہاں بہتر ہے لہذا کمزور یوں کو دور کرے گا بلکہ اگر حافظ قرآن کو یقین بھی ہو کہ وہ مسابقات میں منتخب نہیں ہو پائے گا تب بھی شرکت کرے، اس لئے کہ خود شرکت کرنے سے شرم اور خوف ختم ہو جاتا ہے، بہت سے ایسے حفاظ کو دیکھا ہے کہ پورا قرآن حفظ تھا مگر مسابقات میں شریک نہیں ہوئے، لہذا کسی دو آدمی کے سامنے بھی قرآن پڑھنے اور سنانے میں خوف محسوس کرتے ہیں جن کی بنا پر وہ انہیں کوئی حافظ قرآن کے عنوان سے جانتا ہے اور وہ صحیح تبلیغ کرپا تے ہیں۔

**تشویق:**

ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ کسی بھی کھلیل میں شرکت کرنے اور ممتاز آنے پر انعامات دیے جاتے ہیں، یہ انعامات انسان کی زندگی میں بہت اثر انداز ہوتے

ہیں یہ تشویق صرف دنیاوی کاموں میں ہی نہیں ہوتی چاہئے بلکہ دینی اور مذہبی کاموں میں بھی تشویق ہوتی چاہئے۔

ہم نے، جمہوری اسلامی ایران میں دیکھا ہے کہ جب کسی اہم میجھ چینے کے بعد یہاں کی ٹیم واپس آتی ہے تو شایان شان استقبال ہوتا ہے، بہت ہی بڑے بڑے قیمتی انعامات سے نوازا جاتا ہے، بڑی بڑی شخصیتیں تعریفی بیانات دیتی ہیں، جب امریکہ کے مقابلہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کی ٹیم نے فٹ بال میں فتح حاصل کی تو صدر محترم نے بیانات دیے بالخصوص رہبر معظم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای صاحب مدظلہ نے بہت ہی اچھا تعریفی بیان دیا جس کے بعد امریکہ نے الراہم بھی لگایا کہ ایران نے کھیل کو سیاسی بنادیا ہے مگر آقای خامنہ ای نے جو بیان دیا اس کا ثابت اثر جو یہاں کے کھلاڑیوں پر پڑا اس کا اندازہ صرف وہی کھلاڑی لگا سکتے ہیں ایران میں تشویق صرف کھیل میں ہی نہیں ہوتی بلکہ بڑے بڑے مذہبی پروگراموں میں بہت تشویق کی جاتی ہے، یہاں جو حفظ و قراءت اور تفسیر کا میں الاقوامی مسابقه ہوتا ہے اس میں ایک ایک ممتاز افراد کو دو دو تین لاکھ روپیہ کے جواز دے جاتے ہیں، اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد قرآن اور معارف اہل بیت کے سلسلہ میں یہاں بہت زیادہ کام ہوا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس قسم کی تشویق بالکل نہیں ہے یہاں مناسب ہے کہ کچھروایات اور واقعات نقل کے جائیں جس سے معلوم ہو جائے کہ تشویق کرنا ائمہ کی سیرت ہے یہ

ایک مستحسن عمل ہے تشویق کرنا فطری عمل ہے ہاں تشویق کے مراحل میں فرق ہے کبھی مال کے ذریعہ تشویق ہوتی ہے، کبھی تعریف کے ذریعہ تشویق ہوتی ہے، اور کبھی دعاوں کے ذریعہ تشویق ہوتی ہے، جو جس لائق ہے اس کے مطابق تشویق کرے۔

**امیر المؤمنین کی تشویق:** حضرت امیر المؤمنین نے اپنے زمانہ خلافت میں اعلان فرمایا کہ جو بھی قرآن کریم حفظ کرے گا، اسے بیت المال سے ۲۰۰ روپیہ دیا جائے گا اگر حفظ کرنے والے نے دنیا میں پورے طور پر دریافت نہیں کیا تو آخرت میں اس سے بہتر دریافت کرے گا۔

**چور کی معافی:** ایک روز ایک شخص امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا مجھ سے غلطی ہوئی میں نے چوری کی ہے لہذا آپ صد جاری کریں آپ نے فرمایا: کیا تجھے کچھ قرآن حفظ ہے، اس نے عرض کی جی ہاں میں سورہ بقرہ کا حافظ ہوں آپ نے فرمایا: جا چلا جا میں نے سورہ بقرہ حفظ کرنے کی خاطر تجھے بخش دیا ہے، اشعث نے اعتراض کیا کہ آپ الہی قوانین کی پابندی نہیں کر رہے ہیں (اسلامی قوانین میں ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹنے جائیں افسوس اس بات کا ہے کہ امیر المؤمنین جو خود حافظ قرآن اور حافظ شریعت تھے اشعث انہیں شریعت بتا رہا ہے کہ آپ حدود الہی معطل کر رہے ہیں جس سماج اور معاشرہ میں رہبر کی یہ قدر ہو اس نادان سماج اور معاشرہ کا خدا ہی مالک ہے) آپ نے فرمایا: اشعث اگر شاہد ہونے کی بنا پر جرم ثابت ہو تو اسے جاری کرنا ضروری ہے مگر انسان اگر خود جرم کا اعتراف

کرے تو امام کو معاف کرنے کا حق حاصل ہے اس طرح آپ نے سورہ بقرہ حفظ کرنے والے کی تشویق فرمائی کہ وہ آنکہ چوری اور دوسرا گناہوں سے بھی پرہیز کرے اور اپنے حفظ قرآن کو بھی آگے بڑھائے، جب دنیا میں خلیفۃ المسلمين گناہ کو حفظ قرآن کی بنابر معاف کر سکتا ہے تو آخرت میں اللہ یقیناً حافظ قرآن کو معاف کرے گا، بلکہ حافظ قرآن دوسروں کو بھی بخشوائے گا۔

یہاں یہ بھی عرض کر دیا جائے کہ خود قرآن کریم حفظ کرنے والا کسی سے تشویق کی امید نہ رکھے کیونکہ اگر تشویق کے لئے حفظ کرے گا تو خدا کی جانب سے اجر کا مستحق نہیں ہو گا، جب خدا کے لئے حفظ کرے گا تو خدا ہی بہترین تشویق کرے گا۔ دوسری جانب ہمارا وظیفہ اور ذمہ داری ہے کہ حافظ قرآن کی تشویق کریں خاص کر حفظ کرنے والا اگر بچے ہے، میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی شخص نے بھی بغیر تشویق کے کامیابی کے مراحل طے کیا ہو، سب سے پہلے مرحلہ میں خود والدین تشویق کریں، ہم اپنے بچوں کے لئے تمام ضروریات زندگی فراہم کرتے ہیں تو اس کو مناسب طریقہ سے کریں کہ حافظ قرآن کی تشویق بھی ہو جائے اور والدین پر بار بھی نہ ہو، مثلاً جب ہمیں بچوں کے لئے کپڑے بخوا نے ہوں تو ہم کہیں کہ اگر تم نے یہ سورہ حفظ کر کے سنادیا تو تحسیں نیا جوڑا انعام دیں گے اب جب وہ سورہ حفظ کر کے لباس حاصل کرے گا تو اس کے اندر مزید حفظ کا جذبہ پیدا ہو گا اور وہ فخر کرے گا کہ مجھے حفظ کرنے کی بنابر یہ کپڑا ملا ہے، خاندان کے دوسرے افراد بھی

تشویق کریں، بلکہ قوم و ملت کے ہر افراد تشویق کریں، کبھی بھی بچے کی سلامتی کے لئے ایک صلوٰۃ پڑھا دینا بہت بڑی تشویق کا باعث ہوتا ہے۔

ہم نے عرض کیا کہ تشویق کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے، ہم یہ خیال نہ کریں کہ تشویق کا فائدہ صرف حفظ کرنے والے کو حاصل ہوتا ہے بلکہ خود تشویق کرنے والے کے لئے بھی بہت سے فوائد مرتب ہوتے ہیں، تمہلہ درج ذیل فوائد قائل ذکر ہیں:  
 ۱۔ اگر اس کی تشویق نے حفظ قرآن پر اثر ڈالا اور یقیناً اثر پڑتا ہے تو وہ حفظ قرآن کریم کے ثواب میں شریک ہو گا۔

۲۔ وہ مال جو تشویق کے عنوان سے دیا گیا ہے انفاق شمار ہو گا، اور دینے والے کوئی گناز یادہ اللہ تعالیٰ واپس کرے گا۔

۳۔ حافظ قرآن، یا مذہبی افراد کو جو مال تشویق کے عنوان سے ملا ہے اسے بالکل صحیح جگہ خرچ کریں گے لہذا غلط اور حرام جگہ خرچ ہونے کا امکان ہی نہیں ہے یعنی پیسہ کا بہترین مصرف ہے۔

۴۔ ایک سے کئی تشویق ہو گی بارہادیکھا گیا ہے کہ تشویق کے عنوان سے کوئی کتاب ملی اس نے کسی دوسرے کی تشویق کی، اس نے بھی کسی کو دے دیا، اسی طرح بہت سے افراد کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

۵۔ خود تشویق کرنے والا خوشی اور اطمینان محسوس کرتا ہے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک واقع نقل کر دوں، ایک چیف مشر صاحب نے حافظ سید مجتبی

رسوی صاحب سے کہا کہ ہم آپ کو ایک قیمتی تحفہ دینا چاہتے ہیں آپ قرآن کریم سے جواب دیں حافظ سید مجتبی رسوی صاحب نے سورہ نحل کی آیت نمبر ۳۶ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے جو ہمیں عطا کیا ہے وہ آپ کے عطا کرنے سے بہت بہتر ہے بلکہ آپ اپنے تحفے سے خود خوشی محسوس کریں گے فشر صاحب غیر مسلم تھے مگر جیسے ہی ترجمہ سنارونے لگے بہت دعا کیں دیں اور مادی لحاظ سے بھی بہت بڑا انعام دیا۔

قرآن کریم کی آیت ہے کہ جس نے ایک نیکی کی گویا اس نے دل نیکوں کا اجر حاصل کیا، یقیناً حفظ قرآن کریم ایک بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے، تقرب الہی کا باعث ہے، لہذا جس نے بھی قرآن کی راہ میں تشویق کے طور پر ایک روپیہ بھی خرچ کیا یقیناً اس کو دس روپیہ کے برابر اجر ملے گا۔

دینی مدارس اور قرآن: قرآن کریم ہر دور میں بھورتا اور آج بھی بھور ہے، اس لئے کہ ہم تمام علم دین حاصل کرنے والوں کی تعداد کا جب حافظ اور قاری سے مقایسہ کرتے ہیں تو ۱۰ فیصد بھی حافظ اور قاری ہمیں نہیں ملتے ہمیں ایسی فکر کرنی چاہئے کہ کم سے کم ۵۰ فیصد طلاب علوم دینیہ حافظ یا قاری نہیں اس کے لئے جدوجہد کرنی ہوگی، مدارس کے مدیر اور اساتذہ کرام کو تشویقی پروگرام مرتب کرنے ہوں گے، جس طرح حوزہ علیہ قم میں معمول ہے کہ ہفتہ میں ایک دن درس اخلاق رکھا جاتا ہے اسی طرح ہفتہ میں ایک دن حفظ اور قرائت کے لئے مسابقہ کھا جائے۔

# بارہویں فصل

مشکل آیات

(نظر مبارک جنة الاسلام و المسلمين حاج آقای حسن مهدویان  
 معاون محترم تربیت مرکز جهانی علوم اسلامی)

لسم ادیار حسن (الصلی)

ادن الزین آسراء بحیرا الصالحات سیحون لم الیران در آ  
 شرک اینجاست در صحبه درین اضفای یصعری را از القرآن در ک  
 مذکون از تواریخ هادیانی قرآن کریم (از کوچکی تا بزرگی) مخفی بست.  
 چون خوشی ای طلاقی من شور و کسر میگردید از این نایابی  
 نویسندگان هفت دهه در صبوری و خروز نمودند و این بیان  
 لز احمد انصار و خدمت خالص نسبه ساختند از قرآن کریم بست.  
 این ایمه ایون و زریان قرآن تبرانی ایمه ایشان خادیانی کفران  
 پیشند و سیوریت همان آیینه کشند خادیان را به میانی نهادند  
 محبی چشم قرآن کریم (در علماء کفران)

دین از ایران  
 حضرت  
 میرزا

سازمانی برای ایران

## مشکل آیات

قرآن کریم میں بعض کلمہ اور بعض آیات حفظ کے اعتبار سے مشکل ہیں بالخصوص اگر حفظ کرنے والا چھوٹا بچہ ہے، لہذا مناسب ہے کہ استاد آیت کو نکڑے نکڑے کر کے جملہ کی صورت میں پڑھے اور بچہ تحریر کرے، اور اگر کلمہ ختم ہے تو اسے علیحدہ علیحدہ کر کے حروف کی صورت میں پڑھے تاکہ اداگیں کلمات میں آسانی ہو جائے، مثلاً سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۵ ہے: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَنِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾

تو اس طرح پڑھائیں:

ل + ا + آ + خ + ذ + ک + م + اللہ + ب + ل + ل + غ + و + ف + ی +  
ایمانکم...

### مشابہ آیات:

مشابہ آیات کی چند قسمیں ہیں کبھی لفظ اور کلمہ کے اعتبار سے شاہت ہوتی ہے، اور کبھی معنی کے اعتبار سے، ہماری بحث یہاں پر شاہت معنوی سے نہیں ہے،

اس لئے کہ شاہت معنوی سے حافظ قرآن کے لئے مشکل ایجاد نہیں ہوتی، لیکن الفاظ کے تشابہ سے حافظ قرآن بڑی مشکل میں پڑ جاتا ہے، تمام قرآن کریم میں جو آیات مشکل بنتی ہیں انہیں ہم نے پورے طور پر علیحدہ کیا، کئی سالوں کی یہ تحقیق ہے جو قارئین اور حافظین قرآن کی خدمت میں اس امید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ جو دشواری ہمیں ہوئی، انہیں نہ ہو، جو زحمت ہم نے برداشت کی ہے انہیں نہ کرنی پڑے۔

### ۱۔ تشابہ کلی:

یعنی تمام کی تمام آیت میں وہ تکرار ہوئی ہے اسے درج ذیل صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ وہ آیت جو دوبار تکرار ہوئی ہے:

نمبر سورہ	آیت نمبر	صفحہ نمبر	آیت
۱ قلم	۱۵	۵۹۳	﴿إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسْطِرُ الْأَوَّلِينَ﴾
۲ مطہرین	۱۳	۵۸۸	﴿إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسْطِرُ الْأَوَّلِينَ﴾
۳ ط	۲۲	۳۱۳	﴿أَذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ﴾
۴ نازعات	۱۷	۵۸۳	﴿أَذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ﴾
۵ شعراء	۲۰۲	۳۶۵	﴿أَفَيَعْذَابُنَا يَسْعَجِلُونَ﴾
۶ صافات	۱۷۶	۲۵۲	﴿أَفَيَعْذَابُنَا يَسْعَجِلُونَ﴾

آیت

نمبر سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر

۳ آل عمران ۸۹ ۶۱ ﴿اَلَا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

نور ۵ ۳۵۰ ﴿اَلَا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

۵ ججر ۳۰ ۲۶۳ ﴿اَلَا عِبَادُكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصُونَ﴾

ص ۸۳ ۳۵۷ ﴿اَلَا عِبَادُكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصُونَ﴾

۶ شراء ۱۷۱ ۳۷۳ ﴿اَلَا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ﴾

ساقات ۱۳۵ ۳۵۱ ﴿اَلَا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ﴾

۷ مؤمنون ۶ ۳۲۲ ﴿اَلَا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أُولَٰئِكَ الْمُلْكُتُ اِيمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾

معارج ۳۰ ۵۶۹ ﴿اَلَا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أُولَٰئِكَ الْمُلْكُتُ اِيمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾

۸ بقرہ ۵ ۲ ﴿اُولَئِكَ عَلَىٰ هُدَىٰ مِنْ رَبِّهِمْ وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

لقمان ۵ ۳۱ ﴿اُولَئِكَ عَلَىٰ هُدَىٰ مِنْ رَبِّهِمْ وَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

٩	نحل	٣	٣٧٧	﴿الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقَفُونَ﴾
			٣١١	﴿الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقَفُونَ﴾
			٢٦٣	﴿إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾
			٣٥٧	﴿إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾
			٥٢٥	﴿أَمْ تَسْتَلِهمْ أَجْرًا فِيهِمْ مِنْ مَغْرِمٍ مُظْلَقُوْنَ﴾
			٥٦٦	﴿أَمْ تَسْتَلِهمْ أَجْرًا فِيهِمْ مِنْ مَغْرِمٍ مُظْلَقُوْنَ﴾
			٥٢٥	﴿أَمْ عِنْدَهُمْ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ﴾
			٥٦٦	﴿أَمْ عِنْدَهُمْ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ﴾
			٢٨٦	﴿أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يُسْتَطِعُوْنَ سَبِيلًا﴾
	فرقان	٩	٣٦٠	﴿أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يُسْتَطِعُوْنَ سَبِيلًا﴾
			٢٦٣	﴿أَنَّ الْمُتَقِّيِّنَ فِي جَنَّتٍ وَغَيْوِنِ﴾
			٥٢١	﴿أَنَّ الْمُتَقِّيِّنَ فِي جَنَّتٍ وَغَيْوِنِ﴾
	حاذ	٢٠	٥٦٨	﴿إِنَّهُ لِقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾
			٥٨٦	﴿إِنَّهُ لِقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ﴾

١٦ مزمل	۵۷۲	﴿أَنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَيْ رَبِّهِ سَبِيلًا﴾	۲۹ انسان	۵۸۰	﴿أَنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَيْ رَبِّهِ سَبِيلًا﴾
۲۷ زخرف	۳۸۹	﴿وَالْكِتَابُ الْمُبِينُ﴾	۲ دخان	۳۹۶	﴿وَالْكِتَابُ الْمُبِينُ﴾
۱۸ واقعہ	۵۳۶	﴿بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴾	۲۷ قلم	۵۶۵	﴿بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ﴾
۱۹ بقرہ	۱۳۳	﴿تَلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْتَأْنُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾	۲۱ بقرہ	۱۳۱	﴿تَلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْتَأْنُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾
۲۰ جاثیہ	۳۹۹	﴿تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾	۲ احتفاف	۵۰۲	﴿تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾
۲۱ واقعہ	۵۳۷	﴿تَنْزِيلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾	۲۳ حلقہ	۵۶۸	﴿تَنْزِيلٌ مِّنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

۲۲	واحد	۱۳	۵۳۳	﴿لَهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ﴾
۲۳	واحد	۳۹	۵۳۵	﴿لَهُ مِنَ الْأَوَّلِينَ﴾
۲۴	اعراف	۱۰۸	۱۶۳	﴿وَنَرَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءٌ لِلنُّظَرِينَ﴾
۲۵	شراء	۳۶۸	۳۳	﴿وَنَرَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءٌ لِلنُّظَرِينَ﴾
۲۶	کہف	۸۹	۳۰۳	﴿ثُمَّ أَتَيْنَاهُ سَبِيلًا﴾
۲۷	کہف	۹۲	۳۰۳	﴿ثُمَّ أَتَيْنَاهُ سَبِيلًا﴾
۲۸	شراء	۶۶	۳۷۰	﴿ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْأَخْرَيْنَ﴾
۲۹	صفات	۸۲	۳۳۹	﴿ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْأَخْرَيْنَ﴾
۳۰	شراء	۱۷۲	۳۷۳	﴿ثُمَّ دَمَرْنَا الْأَخْرَيْنَ﴾
۳۱	صفات	۱۳۶	۳۵۱	﴿ثُمَّ دَمَرْنَا الْأَخْرَيْنَ﴾
۳۲	بقرہ	۱۶۲	۲۳	﴿خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنَظَّرُونَ﴾
۳۳	آل عمران	۸۸	۶۱	﴿خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنَظَّرُونَ﴾
۳۴	آل عمران	۱۸۲	۷۳	﴿ذَلِكَ بِمَا فَلَمْ تُمْتَأْدِي إِلَيْكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبْدِ﴾
۳۵	انفال	۱۸۳	۵۱	﴿ذَلِكَ بِمَا فَلَمْ تُمْتَأْدِي إِلَيْكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبْدِ﴾

- |       |        |     |   |   |
|-------|--------|-----|---|---|
| ۲۹    | اعراف  | ۱۲۲ | ۱۶۵   | ﴿رَبُّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ﴾  |
| شراء  | ۳۸     | ۳۶۹ | ﴿رَبُّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ﴾  |   |
| ۳۰    | ہود    | ۹۶  | ۲۳۲   | ﴿وَلَقَدْ أَرَسْلَنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾                             |
| غافر  | ۲۳     | ۳۶۹ | ﴿وَلَقَدْ أَرَسْلَنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ﴾                             |   |
| ۳۱    | حشر    | ۱   | ۵۳۵   | ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ<br>وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ |
| صف    | ۱      | ۵۵۱ | ﴿سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ<br>وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ |   |
| ۳۲    | مطففين | ۲۳  | ۵۸۸   | ﴿عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظَرُونَ﴾  |
| ۳۵    | مطففين | ۳۵  | ۵۸۹   | ﴿عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظَرُونَ﴾  |
| ۳۳    | جر     | ۲۹  | ۲۶۳   | ﴿فَإِذَا سَوَيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ<br>سَاجِدِينَ﴾               |
| ص     | ۷۲     | ۳۵۷ | ﴿فَإِذَا سَوَيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ<br>سَاجِدِينَ﴾               |   |
| ۳۴    | زخرف   | ۸۳  | ۳۹۵   | ﴿فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلْقَوْا يَوْمَهُمُ<br>الَّذِي يُوعَدُونَ﴾      |
| معارج | ۳۳     | ۵۷۰ | ﴿فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلْقَوْا يَوْمَهُمُ<br>الَّذِي يُوعَدُونَ﴾      |   |

۳۵	جر	۳۰	۲۶۳	﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾
ص	۷۳	۵۵۷	۲۵۷	﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾
۳۶	مؤمنون	۷	۳۲۲	﴿فَمَنِ ابْغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾
معارج	۳۱	۵۶۹	۵۶۹	﴿فَمَنِ ابْغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾
۳۷	مرث	۵۵	۵۷۷	﴿فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ﴾
عس	۱۲	۵۸۵	۵۸۵	﴿فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ﴾
۳۸	حاق	۲۱	۵۶۷	﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ﴾
۳۹	قارص	۷	۶۰۰	﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ﴾
۴۰	صفات	۳۳۷	۳۳۷	﴿فِي جَنَّتِ الْعِيمِ﴾
۴۱	واقد	۱۲	۵۳۲	﴿فِي جَنَّتِ الْعِيمِ﴾
۴۲	شعراء	۱۲۷	۳۷۳	﴿فِي جَنَّتٍ وَغَيْرُهُنَّ﴾
۴۳	دخان	۵۲	۳۹۸	﴿فِي جَنَّتٍ وَغَيْرُهُنَّ﴾
۴۴	حاق	۲۲	۵۶۷	﴿فِي جَنَّةٍ غَالِبَةٍ﴾
۴۵	غاشرہ	۱۰	۵۹۲	﴿فِي جَنَّةٍ غَالِبَةٍ﴾
۴۶	مؤمنون	۲۶	۳۲۳	﴿فَالَّرَبُّ انْصَرَنِي بِمَا كَذَّبُوكُنَّ﴾
۴۷	مؤمنون	۳۹	۳۲۳	﴿فَالَّرَبُّ انْصَرَنِي بِمَا كَذَّبُوكُنَّ﴾

- |          |   |
|----------|---|
| ٣٣ ججر   | ٢٦٣ ﴿قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ﴾   |
| ص        | ٣٥٧ ﴿قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ﴾   |
| ٣٣ ججر   | ٢٦٣ ﴿قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾   |
| ص        | ٣٥٧ ﴿قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾   |
| ٣٥ بقرہ  | ٧ ﴿يَا بَنِي إِسْرَاءَءِيلَ اذْكُرُوا نَعْمَلَتِي الَّتِي<br>أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَلَّتُكُمْ عَلَى<br>الْعَالَمِينَ﴾   |
| بقرہ     | ١٢٢ ﴿يَا بَنِي إِسْرَاءَءِيلَ اذْكُرُوا نَعْمَلَتِي الَّتِي<br>أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَلَّتُكُمْ عَلَى<br>الْعَالَمِينَ﴾ |
| ٣٦ ججر   | ٥٧ ﴿قَالَ فَمَا حَطَبْكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾   |
| ذاریات   | ٥٢٢ ﴿قَالَ فَمَا حَطَبْكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾  |
| ٣٧ اعراف | ١٦٥ ﴿قَالُوا أَءَ امْنَأْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾  |
| شعراء    | ٣٦٩ ﴿قَالُوا أَءَ امْنَأْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾  |
| ٣٨ ججر   | ٥٨ ﴿قَالُوا إِنَّا رَسْلَنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ﴾   |
| ذاریات   | ٥٢٢ ﴿قَالُوا إِنَّا رَسْلَنَا إِلَى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ﴾  |
| ٣٩ شعراء | ٣٢٣ ﴿قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمَسْحَرِينَ﴾   |
| شعراء    | ١٨٥ ﴿قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمَسْحَرِينَ﴾   |

۵۰ انعام ۱۵ ۱۲۹ ﴿فَلْ آتَيْ أَخَافَ أَنْ عَصَيْتَ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

عَظِيمٍ﴾

زمر ۱۳ ۳۶۰ ﴿فَلْ آتَيْ أَخَافَ أَنْ عَصَيْتَ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ

عَظِيمٍ﴾

۵۱ مطففين ۹ ۵۸۸ ﴿كِتَابٌ مَرْفُومٌ﴾

مطففين ۲۰ ۵۸۸ ﴿كِتَابٌ مَرْفُومٌ﴾

۵۲ طور ۱۹ ۵۲۳ ﴿كُلُوا وَاشْرِبُوا هَيْنَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

مرسلات ۳۳ ۵۸۱ ﴿كُلُوا وَاشْرِبُوا هَيْنَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

۵۳ توبہ ۷۳ ۱۹۹ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدُ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ وَمَا وَاهِمُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

تحريم ۹ ۵۶۱ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدُ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ

عَلَيْهِمْ وَمَا وَاهِمُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

۵۴ حجر ۵ ۲۶۲ ﴿مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجْلَهَا وَمَا يَسْتَخْرُونَ﴾

مؤمنون ۳۳ ۳۲۵ ﴿مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجْلَهَا وَمَا يَسْتَخْرُونَ﴾

۵۵ صافات ۱۵۳ ۳۵۲ ﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴾

قلم ۳۶ ۵۶۵ ﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴾

۵۶ نازعات ۳۳ ۵۸۳ ﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلَا نَعْمَلُكُمْ﴾

بعض ۳۲ ۵۸۵ ﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلَا نَعْمَلُكُمْ﴾

- |    |           |   |
|----|-----------|---|
| ۵۷ | انشقاق ۲  | ۵۸۹ ﴿وَادْنَتْ لِرَبَّهَا وَحَقْتْ﴾   |
| ۵۸ | انشقاق ۵  | ۵۸۹ ﴿وَادْنَتْ لِرَبَّهَا وَحَقْتْ﴾   |
| ۵۸ | صافات ۲۷  | ۳۳۷ ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بَسَاءَ لُونَ﴾                                      |
| ۵۹ | طور ۲۵    | ۵۲۲ ﴿وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ بَسَاءَ لُونَ﴾                                      |
| ۶۰ | مؤمنون ۸  | ۳۳۲ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لَا مَا نَاتَهُمْ وَعَهْدُهُمْ رَاغُونَ﴾                              |
| ۶۱ | معارج ۳۲  | ۵۶۹ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لَا مَا نَاتَهُمْ وَعَهْدُهُمْ رَاغُونَ﴾                              |
| ۶۲ | معارج ۵   | ۳۳۲ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَفَظُونَ﴾  |
| ۶۲ | معارج ۲۹  | ۵۶۹ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَفَظُونَ﴾  |
| ۶۲ | شعراء ۱۷۳ | ۳۷۳ ﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْذَرِينَ﴾                        |
| ۶۲ | نمل ۵۸    | ۳۸۲ ﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْذَرِينَ﴾                        |
| ۶۲ | قصص ۶۲    | ۳۹۳ ﴿وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِ إِنَّ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرْعَمُونَ﴾ |
| ۶۲ | قصص ۷۳    | ۳۹۳ ﴿وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِ إِنَّ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرْعَمُونَ﴾ |
| ۶۲ | اعراف ۱۸۳ | ۱۷۲ ﴿وَأَمْلَى لَهُمْ أَنَّ كَيْدِي مَيْتَنَ﴾   |
| ۶۲ | قلم ۳۵    | ۵۶۶ ﴿وَأَمْلَى لَهُمْ أَنَّ كَيْدِي مَيْتَنَ﴾   |

- |    |  |
|----|--|
| ۲۳ | کافرون ۳ ۶۰۳ ﴿وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَغْبَدُ﴾  |
| ۲۴ | کافرون ۵ ۶۰۳ ﴿وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَغْبَدُ﴾  |
| ۲۵ | حاتہ ۳۳ ۵۶۷ ﴿وَلَا يَخْضُنْ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِنِ﴾   |
| ۲۶ | ماعون ۳ ۶۰۲ ﴿وَلَا يَخْضُنْ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِنِ﴾   |
| ۲۷ | ہود ۱۱۰ ۲۳۳ ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَإِخْتَلَفَ فِيهِ<br>وَلَوْلَا كَلِمَةُ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ<br>وَأَنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٌ﴾ |
| ۲۸ | فصلت ۲۵ ۳۸۱ ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَإِخْتَلَفَ فِيهِ<br>وَلَوْلَا كَلِمَةُ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ<br>وَأَنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٌ﴾ |
| ۲۹ | انعام ۳ ۱۲۸ ﴿وَمَا تَأْتِيهِم مِنْ آيَةٍ مِنْ آياتِ رَبِّهِمْ إِلَّا<br>كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾   |
| ۳۰ | لیل ۳۶ ۳۳۳ ﴿وَمَا تَأْتِيهِم مِنْ آيَةٍ مِنْ آياتِ رَبِّهِمْ إِلَّا<br>كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ﴾  |
| ۳۱ | نحل ۸۱ ۳۸۲ ﴿وَمَا أَنْتَ بِهِدِي الْعُمَّى عَنْ ضَلَالِهِمْ إِنْ<br>تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ﴾  |
| ۳۲ | روم ۵۳ ۳۱۰ ﴿وَمَا أَنْتَ بِهِدِي الْعُمَّى عَنْ ضَلَالِهِمْ إِنْ<br>تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ﴾  |

۶۹ شراء ۲ ۳۶۷ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِين﴾

قصص ۲ ۳۸۵ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِين﴾

۲۔ وہ آیت جو تین بار تکرار ہوئی ہے:

نمبر سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر آیت

۱ قمر ۱۶ ۵۲۹ ﴿فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيٌ وَنُذُرِيٌ﴾

۲ قمر ۲۱ ۵۲۹ ﴿فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيٌ وَنُذُرِيٌ﴾

۳ قمر ۳۰ ۵۳۰ ﴿فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيٌ وَنُذُرِيٌ﴾

۴ واقعہ ۷۳ ۵۳۶ ﴿فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾

۵ واقعہ ۹۶ ۵۳۷ ﴿فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾

۶ حلقہ ۵۲ ۵۶۸ ﴿فَسَبَّحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾

۷ زمر ۱ ۳۵۸ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

۸ جاثیہ ۲ ۳۹۹ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

۹ احتقاف ۲ ۵۰۲ ﴿تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

۱۰ صفات ۸۱ ۳۳۹ ﴿إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۱ صفات ۱۱۱ ۳۵۰ ﴿إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۲ صفات ۱۳۲ ۳۵۱ ﴿إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾

۱۳ صفات ۷۸ ۳۳۹ ﴿وَتَرَكَنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾

صافات ۱۰۸	۳۵۰	﴿وَتَرْكُنَا عَلَيْهِ فِي الْأَخْرِينَ﴾
صافات ۱۲۹	۳۵۱	﴿وَتَرْكُنَا عَلَيْهِ فِي الْأَخْرِينَ﴾
صافات ۱۴۳	۳۳۸	﴿الْأَعْبَادُ اللَّهُ الْمُخْلُصُونَ﴾
صافات ۱۴۸	۳۵۱	﴿الْأَعْبَادُ اللَّهُ الْمُخْلُصُونَ﴾
صافات ۱۶۰	۳۵۲	﴿الْأَعْبَادُ اللَّهُ الْمُخْلُصُونَ﴾

۳۔ وہ آیت جو بارگھار ہوئی ہے:

نمبر سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر آیت

۱	صافات ۸۰	۳۳۹	﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾
	صافات ۱۲۱	۳۵۰	﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾
	صافات ۱۳۱	۳۵۱	﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾
	مرسلات ۳۳	۵۸۱	﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾
۲	قر ۱۷	۵۲۹	﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾
	قر ۲۲	۵۲۹	﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾
	قر ۳۲	۵۳۰	﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾
	قر ۳۰	۵۳۰	﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكْرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾

۳۔ وہ آیت جو ۵ بار تکرار ہوئی ہے:

نمبر سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر آیت

۱ شعراء ۱۰۹ ۳۷۱ ﴿وَمَا أَسْنَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا  
عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

شعراء ۱۲۷ ۳۷۲ ﴿وَمَا أَسْنَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا  
عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

شعراء ۱۳۵ ۳۷۳ ﴿وَمَا أَسْنَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا  
عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

شعراء ۱۶۳ ۳۷۴ ﴿وَمَا أَسْنَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا  
عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

شعراء ۱۸۰ ۳۷۵ ﴿وَمَا أَسْنَلْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنَّ أَجْرَى إِلَّا  
عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

۲ شعراء ۱۰۷ ۳۷۱ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾

شعراء ۱۳۵ ۳۷۲ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾

شعراء ۱۳۳ ۳۷۳ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾

شعراء ۱۶۲ ۳۷۴ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾

شعراء ۱۷۸ ۳۷۵ ﴿إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ﴾

۵۔ وہ آیت جو بار بکرار ہوئی ہے:

نبر سورہ آیت نبر صفحہ نمبر آیت

۱ شعرا ۸ ۳۶۷ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

شعراء ۲۷ ۳۶۰ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

شعراء ۱۰۳ ۳۶۱ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

شعراء ۱۲۱ ۳۶۲ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

شعراء ۱۷۳ ۳۶۳ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

شعراء ۱۹۰ ۳۶۵ ﴿إِنْ فِي ذَلِكَ لَا يَهُدِّي وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مُؤْمِنِينَ﴾

پونس ۲۸ ۲۱۳ ﴿وَيَقُولُونَ مَنْ أَنْهَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

صَادِقِينَ﴾

انبیاء ۳۸ ۳۲۵ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

نمل ۷۱ ۳۸۳ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

سباء ۲۹ ۳۳۱ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

لیل ۲۸ ۳۳۳ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

ملک ۲۵ ۵۶۳ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

۶۔ وہ آیت جو ۸ بار تکرار ہوئی ہے:

نمبر سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر آیت

شعراء ۹ ۳۶۷ ﴿وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

شعراء ۶۸ ۳۷۰ ﴿وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

شعراء ۱۰۳ ۳۷۱ ﴿وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

شعراء ۱۲۲ ۳۷۲ ﴿وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

شعراء ۱۳۰ ۳۷۳ ﴿وَإِنْ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

شعراء ۱۵۹ ۳۷۳ ﴿وَإِن رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾  
 شعراء ۱۷۵ ۳۷۴ ﴿وَإِن رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾  
 شعراء ۱۹۱ ۳۷۵ ﴿وَإِن رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾  
 شعراء ۱۰۸ ۳۷۱ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾

شعراء ۱۱۰ ۳۷۱ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۲۶ ۳۷۲ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۳۱ ۳۷۲ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۳۲ ۳۷۳ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۴۰ ۳۷۳ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۵۰ ۳۷۳ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۶۳ ۳۷۳ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾  
 شعراء ۱۷۹ ۳۷۳ ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ﴾

لے۔ وہ آیت جو ابا تکرار ہوئی ہے:

مرسلات ۱۵ ۵۸۰ ﴿وَيَلِّ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾  
 مرسلات ۱۹ ۵۸۰ ﴿وَيَلِّ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾  
 مرسلات ۲۳ ۵۸۱ ﴿وَيَلِّ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾  
 مرسلات ۲۸ ۵۸۱ ﴿وَيَلِّ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾  
 مرسلات ۳۳ ۵۸۱ ﴿وَيَلِّ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾

مرسلات ۲۷	۵۸۱	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾
مرسلات ۳۰	۵۸۱	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾
مرسلات ۳۵	۵۸۱	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾
مرسلات ۳۷	۵۸۱	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾
مرسلات ۳۹	۵۸۱	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾
مطہفین ۱۰	۵۸۸	﴿وَيَلْ يَوْمَنِدِ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾

۸۔ وہ آیت جو ۳ بار تکرار ہوئی ہے:

سورہ آیت نمبر صفحہ نمبر آیت

رحمن ۱۳	۵۳۱	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۱۶	۵۳۱	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۱۸	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۲۱	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۲۳	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۲۵	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۲۸	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۳۰	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
رحمن ۳۲	۵۳۲	﴿فَبَأْيَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

الرحمن ۳۳	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۳۶	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۳۸	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۴۰	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۴۲	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۴۵	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۴۷	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۴۹	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۵۱	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۵۳	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۵۵	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۵۷	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۵۹	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۶۱	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۶۳	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۶۵	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲
الرحمن ۶۷	﴿فِيَّ الْأَءِرِبِكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾	۵۲۲

الرحمن	۶۹	۵۳۳ ﴿فَبِإِلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
الرحمن	۷۱	۵۳۳ ﴿فَبِإِلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
الرحمن	۷۳	۵۳۳ ﴿فَبِإِلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
الرحمن	۷۵	۵۳۳ ﴿فَبِإِلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
الرحمن	۷۷	۵۳۳ ﴿فَبِإِلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

## ۲۔ تشابہ کلی لیکن معمولی فرق:

قرآن کریم میں بہت سی آیات اسی ہیں جو بالکل ایک جیسی ہیں بہت سی معمولی فرق ہے جس کے کچھ نمونے ہم حفاظت کی انسانی کے لئے تحریر کر رہے ہیں۔

۱۔ سورہ مومنون آیت نمبر ۹ صفحہ ۳۲۲: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَواتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ یہی آیت سورہ معارج آیت نمبر ۳۲ صفحہ نمبر ۵۲۹ پر بہت معمولی فرق کے ساتھ ذکر ہے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾

۲۔ دو آیتیں ہیں دونوں میں مساوی حروف ہیں صرف تقدیم اور تآخر کے اعتبار سے فرق ہے سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۱۲ صفحہ نمبر ۱۶۳ ہے: ﴿يَأُتُوكَ بِكُلِّ سَاجِرٍ عَلَيْمٍ﴾ لیکن سورہ شعرا کی آیت نمبر ۳۷ صفحہ نمبر ۱۳۶۸ اس طرح ہے: ﴿يَأُتُوكَ بِكُلِّ سَحَارٍ عَلَيْمٍ﴾

۳۔ دو آیتیں بالکل ایک ہی ہیں ایک میں ہو اور الف ولام (ال) ہے دوسری میں نہیں ہے سورہ اعراف آیت نمبر ۲۰۰ صفحہ نمبر ۶۷: ﴿وَامَّا يَنْزَعُكَ

منَ الشَّيْطَانِ نَزَعَ فَاسْتَعِدُ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلَيْهِمْ (بغير الف ولام کے) لیکن سورہ فصلت آیت نمبر ۳۶ صفحہ نمبر ۲۸۰ پر ہو اور الف ولام کے ساتھ ہے: (وَإِمَّا يُرَغِّبُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزَعَ فَاسْتَعِدُ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)

۳۔ سورہ حجر آیت ۲۵: صفحہ نمبر ۲۶۳ (وَإِنَّ عَلَيْكَ اللُّغْةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ) یعنی آیت سورہ حجر آیت نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۵ پر اس صورت میں ہے: (وَإِنَّ عَلَيْكَ لُغْتَنِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ) یعنی یہاں پر لعنتی ہے حجر میں لعنة تھا۔

۵۔ بہت معمولی سے فرق کے ساتھ تین جگہ آیت آئی ہے سورہ تین میں صفحہ نمبر ۷ آیت نمبر ۲ ہے: (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ) سورہ انشقاق صفحہ نمبر ۵۸۹ کی آخری آیت بالکل یہی ہے صرف ”ف“ نہیں ہے اور سورہ فصلت آیت ۸ صفحہ نمبر ۷ میں بجا ایسے ایسے ہے اور ف بھی نہیں ہے۔

۶۔ آیت کے پورے کلمات ہیں مگر دوسری جگہ اضافہ بھی ہے جیسے سورہ زمر آیت ۳۹ صفحہ نمبر ۲۶۲: (فَلْ يَا قَوْمَ اغْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّهُ عَامِلٌ فَسُوقُ تَعْلَمُونَ) سورہ انعام کی آیت ۱۳۵ صفحہ نمبر ۱۲۵ میں یہ پوری آیت موجود ہے اس کے بعد (مَنْ تَكُونَ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يَفْلُخُ الظَّالِمُونَ) اضافہ بھی ہے اسی طرح سورہ حود آیت ۹۳ صفحہ نمبر ۲۳۲ میں پوری آیت تکرار ہونے کے بعد (مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَادِبٌ وَأَرْتَقُبُو الَّتِي مَعَكُمْ

رَقِبٌ) اضافہ بھی ہے لیکن یہاں پر شروع میں قل نہیں ہے۔

ز۔ سورہ اعراف آیت ۲۵ صفحہ ۱۵۶ پر ہے ﴿الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَعْمَلُونَهَا عَيْوَجَاوَهُمْ بِالْآخِرَةِ كُفَّارُونَ﴾

جبکہ سورہ ہمود آیت نمبر ۱۹ صفحہ ۲۲۳ پر صرف ہم کے اضافہ کے ساتھ ہے۔

### ۳۔ کلمہ میں اشتبہ:

بعض آیات شروع سے آخر تک مختلف ہیں مگر ان کا آخری کلمہ ایک جیسا ہے جس کی بنابرہت سے حفاظ کلمہ کو جانجا کرتے ہیں جیسے آل عمران کی (۷۶، ۷۸، ۷۹، ۸۰) آیات کا آخری کلمہ عظیم، الیم اور محسن ہے اس بات کو یاد رکھنے کے لئے کہ کون سا کلمہ پہلے آیا ہے ایک رمز بنالیا جائے عظیم سے عین الیم سے الف محسن سے میم تینوں کو ملا کر عبارت بنالے، عامتا کہ اشتبہ نہ ہو۔

### ۴۔ داستان میں اشتبہ:

بعض آیات ایسی ہیں جہاں کلمات میں مشابہت نہیں ہے مگر چونکہ داستان ایک ہے لہذا اشتبہ ہوتا ہے جیسے سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۶ سے اے تک بنی اسرائیل کی گائے کا واقعہ ہے تینوں آیات میں اس طرح ہے: ﴿فَالْوَادِعُ لِنَارِ بَكَ  
بَيْنَ لَنَاءِ﴾

بہت سے حفظ کرنے والے اشتبہ کرتے ہیں مگر اس طرح حفظ کیا جائے کہ پہلی مرتبہ گائے کی حقیقت یعنی اس کی عمر دریافت کی گئی ہے دوسری

مرتبہ گائے کے رنگ کو دریافت کیا گیا ہے اور جب رنگ بھی معلوم ہو گیا تو گائے کی طاقت اور کام دریافت کیا گیا ہے۔

دوسری مثال: حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے قصہ کی ہے قرآن کریم میں کئی جگہ یہ واقعہ نقل ہوا ہے چونکہ بہت معمولی سے الفاظ کا فرق بے لہذا بہت سے حفاظ ایک دوسرے کو ملا دیتے ہیں اگر تھوڑی توجہ دی جائے تو اشتباہ پیش نہ آئے۔ سورہ اعراف آیہ ۱۱ سے ایک صفحہ ۱۵۲ اور ۱۵۳ اس طرح ہے:

۱۱ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَرْنَاكُمْ .. لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ﴾

۱۲ ﴿قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَا تَسْجُدَ إِذَا أَمْرُتُكَ .. وَخَلَقْنَاهُ مِنْ طِينٍ﴾

۱۳ ﴿قَالَ فَأَهْبِطْ مِنْهَا ... إِنَّكَ مِنَ الصَّغِيرِينَ﴾

۱۴ ﴿قَالَ أَنْظُرْنِي إِلَى يَوْمِ يَعْنَوْنَ﴾

۱۵ ﴿قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾

۱۶ ﴿قَالَ فِيمَا أَغْوَيْتَنِي ... صِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمُ﴾

اسی سے ملتی جلتی آیات سورہ حجر ۳۰ سے ۳۹ تک صفحہ ۲۶۳ و ۲۶۴ میں ہیں

اور سورہ حس آیہ ۷۸ سے ۸۲ صفحہ ۲۵۷ پر بھی اس قسم کی آیات ہیں، لہذا حافظ جیسے ہی سورہ کی قرائت کرے، متوجہ رہے کہ کس سورہ کو پڑھ رہا ہے اور اس میں کون سے کلمات ہیں۔

تیسرا مثال: حضرت لوط علیہ السلام کے قصہ کی ہے، قرآن کریم میں تین

جگہ پر آپ کا اور آپ کی سرکش قوم کا تذکرہ ہے ان تینوں جگہوں میں الفاظ کا فرق بہت معمولی ہے، لہذا قاری و حافظ قرآن کو چاہئے کہ آیت نمبر سے تسلط پیدا کرے تاکہ اشتباہ نہ ہو۔ مثال کے طور پر:

سورہ اعراف آیات ۸۰ تا ۸۴ صفحہ ۱۶۰ و ۱۶۱

۸۰ ﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ... أَحِدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴾

۸۱ ﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ ... قَوْمٌ مُسِرُّفُونَ ﴾

۸۲ ﴿ وَمَا كَانَ ... إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴾

۸۳ ﴿ فَانْجِنَاهُ ... مِنَ الْغَايِرِينَ ﴾

۸۴ ﴿ وَامْطَرْنَا ... عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴾

سورہ نحل ۵۷ تا ۵۹ صفحہ ۳۸۲ و ۳۸۳ پر اس طرح ہے:

۵۳ ﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ... وَأَنْتُمْ تُنْصَرُونَ ﴾

۵۵ ﴿ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ ... بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴾

۵۶ ﴿ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ ... إِنَّهُمْ أَنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴾

۵۷ ﴿ فَانْجِنَاهُ ... مِنَ الْغَايِرِينَ ﴾

۵۸ ﴿ وَامْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطْرًا فَسَاءَ مَطْرُ الْمُنْذَرِينَ ﴾

سورہ عنكبوت آیت ۲۸ و ۲۹ صفحہ ۳۹۹ پر اس طرح ہے:

۲۸ ﴿ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ... أَحِدٌ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴾

﴿إِنْكُمْ لَتَاتُونَ الرِّجَالَ ... إِنْ كُنْتُ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾

### ۵۔ تقدم و تأخير میں تشابہ:

بعض آیتیں ایسی ہیں جو بالکل ایک جیسی ہیں، کلمات بھی وہی ہیں صرف بعض کلمات مقدم یا متأخر ہو گئے ہیں، انہیں اگر آیت نمبر سے حفظ کیا جائے تو آسان ہو جاتا ہے ورنہ بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے چند مثالیں پیش کرتے ہیں:

مثال ۱۔ صفحہ ۷ سورہ بقرہ آیت ۳۸: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجُزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْءًا وَلَا يَقْبِلُ مِنْهَا شَفاعةً وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ﴾  
یہی آیت اسی سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۳ میں اس طرح ہے: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجُزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْءًا وَلَا يَقْبِلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفاعةً وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ﴾ ان دونوں آیات میں درج ذیل فرق ہیں:

۱۔ پہلی آیت میں شفاعة پہلے ذکر ہوا ہے بعد میں عدل آیا ہے لیکن دوسری آیت میں عدل پہلے آیا ہے شفاعة بعد میں۔

۲۔ پہلی آیت میں لفظ **يُؤْخَذُ** آیا ہے لیکن دوسری آیت میں نہیں آیا۔

۳۔ دوسری آیت میں لفظ **تَنْفَعُهَا** آیا ہے لیکن پہلی آیت میں نہیں آیا۔

مثال ۲۔ سورہ توبہ صفحہ ۱۹۶ آیت ۵۵: ﴿فَلَا تُعْجِنِكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَرْهَقُ أَنْفَسَهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ﴾ اسی سورہ توبہ آیت نمبر ۸۵ میں اس طرح ہے: ﴿وَلَا

تُفْجِبَ أَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا  
وَتَرْهِقَ الْفَسَقَهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٤﴾

حافظ قرآن کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے طور پر ان دونوں آیتوں کے فرق کی جانب متوجہ رہے ورنہ اشتباہ ہو گا درج ذیل فرق کی طرف توجہ رکھے:

۱۔ پہلی آیت فاء سے شروع ہوتی ہے جبکہ دوسری واو سے۔

۲۔ پہلی آیت میں اولاد سے قبل لا ہے دوسری آیت میں نہیں ہے۔

۳۔ پہلی آیت میں لیعذبہم ہے جبکہ دوسری میں آن لیعذبہم۔

۴۔ پہلی آیت میں حیواۃ ذکر ہوا ہے جبکہ دوسری میں ذکر نہیں ہوا۔

مثال ۳۔ سورہ آل عمران آیت ۱۸۳ صفحہ ۱۵

۱۸۳ میں اس طرح ہے: ﴿كَذَابٌ آلٍ فِرْعَوْنٍ وَالَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ... ﴾ سورہ انفال آیت ۵۲

۱۸۲ صفحہ میں اس طرح ہے: ﴿كَذَابٌ آلٍ فِرْعَوْنٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ... ﴾ اسی سورہ انفال آیت ۵۲ صفحہ

۱۸۲ میں ہے: ﴿كَذَابٌ آلٍ فِرْعَوْنٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَبُوا بِآيَاتِ  
رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ... ﴾ یہ تینوں آیتوں بہت ہی مشابہ ہیں، مگر تینوں

کے درمیان کافی فرق ہے، اگر حافظ نے آیت نمبر کے اعتبار سے فرق جان لیا تو

آسان ہے ورنہ بہت مشکل ہے درج ذیل فرق کا یاد رکھنا ضروری ہے:

۱۔ پہلی اور تیسری آیت میں لفظ كَذَبُوا آیا ہے مگر دوسری میں كَفَرُوا ہے

- ۲۔ پہلی آیت میں بیاناتا ہے مگر دوسری اور تیسری میں بیانات ہے
  - ۳۔ دوسری آیت میں بیانات کے ساتھ لفظ اللہ موجود ہے
  - ۴۔ تیسری آیت میں بیانات کے ساتھ لفظ رَبِّهِمْ موجود ہے
  - ۵۔ پہلی اور دوسری آیت فَاخْدُهُمُ اللَّهُ ہے جبکہ تیسری میں فَأَهْلُكُنَا ہے
- مثال ۶۔ کچھ آیات و کلمات مفہوم کے اعتبار سے بالکل ایک جیسے ہیں بہت معمولی فرق ہے کسی میں تقدیم و تاثیر کا فرق ہے، کسی میں ماضی مفارع کا فرق ہے۔ مثال کے طور پر:

سورہ انعام آیت ۳۷ صفحہ ۱۳۲: ﴿وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَبِّهِ﴾

سورہ یوس آیت ۲۰ صفحہ ۲۱۰: ﴿وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَبِّهِ﴾

(رَبِّهِ..)

سورہ رعد آیت ۷ صفحہ ۲۵۰: ﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَبِّهِ...﴾

سورہ رعد آیت ۷ صفحہ ۲۵۲: ﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَبِّهِ...﴾

سورہ عنكبوت آیت ۵۰ صفحہ ۳۰۲: ﴿وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٍ مِّنْ رَبِّهِ...﴾

فرق ا۔ سورہ رعد کی دونوں آیتوں میں ﴿مِنْ رَبِّهِ﴾ تک کوئی فرق نہیں ہے

فرق صرف بعد کے جملات میں ہے

فرق ۲۔ سورہ انعام اور سورہ عنكبوت میں ماضی کا صیغہ قالوا ہے جبکہ دوسری آیات میں مضارع ہے

فرق ۳۔ سورہ انعام میں نزل ہے جبکہ تمام آیات میں انزل ہے

فرق ۴۔ سورہ یونس میں یقولون ہے جبکہ دوسری آیات میں قالوا یا یقول ہے

فرق ۵۔ سورہ رعد کی دونوں آیتوں میں کفروا ہے، جبکہ دوسری آیات میں

نہیں ہے۔

یہ تسلط بہت زیادہ کام کرنے اور توجہ دینے پر حاصل ہوگا۔

(نظر مبارک ججه الاسلام و اسلامیین حاج آقا اعرافی

مدیر مرکز جهانی علوم اسلامی)

بسم الله الرحمن الرحيم

۲۷ ربیع المیض

«باد دیدن این دارالقرآن شاهد تعالیٰ ارزشند بودم و این  
که مرا به دیدن شفعت دادند و باید بر این حکمت بخوبی دعایلیان تقدیر  
کریم آفرین گفت، امسی دام مرزاچوی قدر این سرای هاچه  
گرانها را بداند در این فصل و نزدیک و حافظه این گرانقدر بروج  
بسیم و حکمت اصل هیئت در سراسر جهان بشنید  
آزادی ترقیت باز همچنان برگره آقا سید کبیر گزیری  
دام داشت از امر و ز طلب رسی حوزه در کرجی نی  
علم و سعدی خواصند بود.

بریم سیلاد حضرت دام حجراج علیہ السلام

۱۴

۸۱/۶/۲۷

## سالانہ رپورٹ

آمدی و خرچ تا آخر ۱۴۸۰ھ ش مطابق ۲۰۰۲ مارچ

الحمد لله رب العالمين، آئه الہ بیت و قرآن کریم کی عنایات شامل حال رہیں کہ ایک سال تک علوی دار القرآن نے مزید قرآنی خدمات جاری رکھی ہم ان تمام حضرات کا تذلل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے معارف الہ بیت اور قرآنی تعلیمات کی فروغ میں مادی یا معنوی تعاون فرمایا با الخصوص درج ذیل مومنین کے ممنون و مشکور ہیں جن کی عنایات تاقابل فراموش ہیں خدا انہیں جزاۓ خیر عطا فرمائے صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر، روزی میں برکت عطا کرے ان کے مرحومین کی مغفرت فرمائے:

حضرت آیت اللہ جزاری مدظلہ قم، ججۃ الاسلام و المسلمين سید رفیق حسین نقوی واشتن، ججۃ الاسلام و المسلمين جناب سید کلب جواد نقوی لکھنؤ، ججۃ الاسلام و المسلمين جناب سید احتشام عباس زیدی قم، ججۃ الاسلام سید تیز الحسن رضوی، ججۃ الاسلام مولانا مختار عباس وسایا، ججۃ الاسلام سید نسیم رضا زیدی آصف قم، ججۃ الاسلام سید گوہر علی رضوی قم، جناب محصوم علی انتیا قم، جناب دلاؤر عباس بسمی، شیر بھائی کلیان بسمی، شیر بھائی سند رانی مصوا، عباس دکیل دہنی، رجب علی بھائی ڈھوسانی

احمد آباد، مشتاق مرچنٹ حسین بھائی احمد آباد، صابر حسین و رتبجی بخاونگر، حسین علی بھائی  
مویں کانودر، اولیس غلام مومن واسو، آخر میں مرکز جهانی علوم اسلامی بالخصوص مدیر  
مرکز جمیع الاسلام والاسلمین جتاب آقای اعرافی اور معاون امور تربیتی جمیع الاسلام  
والاسلمین جتاب آقای مہدویان کے شرکتگذار ہیں جن کی راہنمائیوں سے ادارہ نے  
کافی ترقی کی ہے۔

82720	دوکان	11000000	بلڈنگ
13600	ثقافتی خرچ	1931550	تعیر
3805	مراسلات	821565	بلڈنگ کے وسائل
23000	تفصیل	19440	کتب
65705	مہمانداری	286780	انعامات
10000	خادم	84330	اسٹیشنری
2500	مڈیکل	96325	پروگرام
17400	کمپیوٹر	336350	بچوں کا کرایہ (سردیں)
192000	معلیمین کی تحویل	100925	تغذیہ
15167895	کل خرچ	79900	پانی، گیس، بجلی، فون

تمام آمدنی و خرچ کی تفصیل:

کل آمدنی	3952223	تومان = 4940 ڈالر
کل خرچ	15167895	تومان = 18960 ڈالر
خسارہ	11215672	تومان = 14020 ڈالر

حفظ قرآن کریم اور معارف اہل بیت ﷺ کے سلسلے میں ہم سے رابطہ قائم کریں  
ہمیں آپ کے سوالوں کے جوابات دے کر خوشی ہوگی، ہمیں آپ کے مفید مشوروں کا  
بھی انتظار ہے گا۔

نیروگاہ، توحید ۶، کوچہ خلیفات، پلاک ۳۲

فون نمبر: 0098+251+8810865-6

فیکس نمبر: 0098+251+8827400

ای میل: alavidarulquran@hotmail.com

خادم قرآن و اهلبیت

علوی دار القرآن

## فہرست انتشارات علوی دارالقرآن

۱۔ اسلامی بینک

تألیف: جمیع الاسلام والملمین جناب سید مسعود اختر رضوی

۲۔ حفظ قرآن: کیوں اور کیسے؟

تألیف: جمیع الاسلام والملمین جناب سید مسعود اختر رضوی

### آمادۂ چاپ:

۳۔ قرآنی سورے

تألیف: جمیع الاسلام والملمین جناب سید مسعود اختر رضوی

۴۔ شیعہ عقائد

تألیف: جمیع الاسلام والملمین جناب سید مسعود اختر رضوی

۵۔ قرآنی معہ

تألیف: حافظ کل قرآن و نجی البلاغ سید مجتبی رضوی

۶۔ مجتبی رضوی اور قرآن

تألیف: سید محمد رضوی



قال رسول الله (ص)

مَنْ يَحْكُمُ بِالْقُرْآنِ فَلَهُ الْعُلْمُ الْعَالِمُ  
مَنْ يَحْكُمُ بِالْقُرْآنِ فَلَهُ الْعُلْمُ الْعَالِمُ  
مَنْ يَحْكُمُ بِالْقُرْآنِ فَلَهُ الْعُلْمُ الْعَالِمُ



قال رسول الله(ص)

على مع القرآن والقرآن مع على

على "قرآن" کے ساتھ ہیں اور

"قرآن على" کے ساتھ



اہل سنت فاؤنڈیشن، ۱۹۷۴ء  
Ahl-e-Sunnat Foundation, 1974 AD

جیسا کوئی مسٹر نہیں کر سکتا

کہ قرآن میں کوئی مسٹر نہیں

